یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.
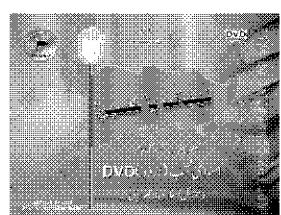
سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

لئے میں خاموش رہا اب (جبرائیل نے آکر کہا ———

"اے محمدؐ! اگر تم نے (اسلام کی قریش کو) تبلیغ نہ کی تو، تمہارا رب تمہیں عذاب دے گا"

اے علیؑ! بکری کی ایک ران پکواؤ، ایک صاع کھانا، ایک پیالہ دودھ کا مہیا کرو۔ پھر اولاد عبدالمطلب کو جمع کرو، میں نے یہ تمام انتظام کر لیا، چالیس آدمی جمع ہوئے، ایک کم ہوگا۔ یا ایک آدمی زائد ہوگا۔ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مندرجہ ذیل چچا بھی موجود تھے، عباس، حمزہ، ابوطالب اور ابولہب کافر، میں نے ان حضرات کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس سے گوشت کا ٹکڑا لیا۔ دندان مبارکہ سے ٹکڑے کرکے پیالے کے کونوں میں پھیلا دیا، پھر فرمایا خدا کا نام لیکر کھانا کھاؤ، انہوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ حالانکہ یہ صرف ایک آدمی کا کھانا تھا۔ ——— آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ! ان کو دودھ پلاؤ، میں نے انہیں دودھ کا پیالہ پیش کیا، انہوں نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا، حالانکہ یہ دودھ صرف ایک آدمی پی سکتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کلام فرمانا چاہا تو ابولہب نے مداخلت کرتے ہوئے کہا ———

"محمدؐ نے جادو کر دیا ہے، اٹھکر چلے جاؤ"

اس روز رسول اللہ صلعم کوئی بات نہ کر سکے، دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ——— اے علیؑ! کل کی طرح کھانے پینے کا بندوبست کرو اس شخص (ابولہب) نے میرے معاملہ میں مداخلت کی ہے اور مجھے لوگوں سے بات نہیں کرنے دی ——— میں نے گذشتہ روز کی طرح تمام انتظام کیا، انہوں نے خوب کھایا اور پیا، حالانکہ کھانا اتنا تھا کہ جس سے صرف ایک آدمی سیر ہو سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ———

"اے اولادِ عبد المطلب! میں دُنیا اور آخرت کی بھلائی لایا ہوں، تم میں سے کون اس بات میں میرا وزیر بنتا ہے: تاکہ کل وہ میرا بھائی اور ولی بنے گا"

اس بات کا کسی نے کوئی جواب نہ دیا، صرف علی علیہ السلام نے فرمایا ———

"یا رسول اللہ! میں اس بات میں آپ کا وزیر بنتا ہوں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے گلے سے لگا لیا پھر فرمایا ———

"یہ (علیؑ) میرا بھائی اور میرا ولی ہے، اس کی اطاعت کرو" ——— وہ لوگ مذاق کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوطالب سے کہنے لگے، تم اپنے بیٹے کی اچھی طرح اطاعت کرو"

ملک ،ازنی سے مروی ہے کہ ابو سعید خدری کی خدمت میں نو اشخاص آکر کہنے لگے اس شخص کے بارے میں لوگ بڑی باتیں بیان کرتے ہیں، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے! ——— ابو سعید خدری نے پوچھا کہ تم کس شخص کے بارے میں پوچھتے ہو؟ کہا، علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں، کہا ———

"مجھ سے اس شخص کے بارے میں پوچھتے ہو، جو دفلی (درخت) سے زیادہ کڑوا، شہد سے زیادہ میٹھا، پرندے کے پر سے زیادہ ہلکا، پہاڑ سے زیادہ بھاری۔ مومنین کی زبان پر شیریں اور مومنین کے دلوں پر خفیف لگتا ہے جو شخص آپ کو خدا اور رسولؐ کی خاطر دوست رکھے گا۔ اس کو خدا قیامت میں امن والوں کیساتھ جمع کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے گروہ میں شامل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا گروہ غالب آنے والا ہے، علیؑ صرف کافر کی زبان کو کڑوا اور منافق کی زبان کو بھاری لگتا ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ عبداللہ بن عباس اس آیت کو یوں پڑھتے تھے

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَاهِطَكَ الْمُخْلِصِينَ

اپنے قریبی رشتہ داروں اور اپنے مخلص گروہ کو ڈراؤ۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ ——

"خداوند عالم کی نعمتوں اور مصیبتوں پر ہم اہل بیت شکر ادا کرتے ہیں۔ دنیا کے مصائب اور آخرت کے خطرات سے اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، محمدؐ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ مجھے تمام مخلوق کے لیے رسولؐ بنا کر بھیجا گیا ہے: تاکہ جو شخص ہلاک ہو یا زندہ ہو تو دلیل کیساتھ۔ تمام جہانوں میں گذشتہ اور آنے والے لوگوں سے مجھے برگزیدہ کیا۔ اپنے خزانہ کی کنجیاں مجھے عنایت کیں، اپنا راز میرے سپرد کیا، اپنا حکم مجھے دیا۔ وہ ہمیشہ سے قائم ہے میں خاتم الانبیاء ہوں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ خدا سے اتنا ڈرو، جتنا کہ ڈرنے کا حق ہے، مسلمان ہونے کی حالت میں مرو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے ہر چیز کا ایک محیط ہے۔ خدا ہر چیز کو جانتا ہے اے لوگو! میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو میری تکذیب کرے گی۔ کچھ لوگ اس بات پر عمل کریں گے۔ میرے بعد ایسے کام ظاہر ہوں گے لوگ خیال کریں گے کہ وہ مجھ سے صادر ہوئے ہیں۔ خدا کی پناہ، میں تو حق بات کروں گا میں صرف وہ حکم دوں گا، جسکا مجھے خدا نے حکم دیا ہے۔ میں تو خدا کی طرف بلاؤں گا۔ —— وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ —— عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں:

عبادہ بن صامت نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ یہ باتیں کب صادر ہوں گی؛ یہ کون لوگ ہوں گے؛ تاکہ ان سے ہم پرہیز کریں ——— فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آج سے خلافت کے حصول کی تیاری شروع کر دی ہے۔ عنقریب نمودار ہوں گے۔ جب میری جان یہاں پہنچ جائے گی۔ آنحضرتؐ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔

عبادہ بن صامت نے عرض کیا، یارسول اللہ جب یہ وقت آجائے تو ہم کس کا ساتھ دیں؟ ——— فرمایا، جب یہ وقت آجائے تو تمہیں میری عترت کے سابقین لوگوں کی اتباع کرنی چاہیئے۔ وہ تمہیں بغاوت سے روکیں گے۔ صحیح راستے کی ہدایت کریں گے حق کی طرف بلائیں گے۔ وہ کتاب خدا، میری سنت اور میری حدیث کو زندہ کریں گے، بدعت کو ختم کر دیں گے۔ ——— اے لوگو! خدا نے میرے اہل بیت اور مجھے ایک مٹی سے پیدا کیا، اس وقت ہیں اور ہمارے دوستوں کے سوا کسی کو پیدا نہیں کیا تھا۔ خدا نے پیدا کرنے کی ابتدا ہم سے کی، جب ہمیں پیدا کر چکا تو ہمارے نور سے تاریکی کو شگافتہ کیا۔ ہر پاک مٹی کو ہمارے ذریعے زندہ کیا، خبیث مٹی کو ہمارے ذریعے مردہ کیا، پھر فرمایا

یہ میرے چنے ہوئے بندے ہیں، میرے عرش کو اٹھانے والے ہیں، میرے علم کے خازن، زمین اور آسمان والوں کے سردار۔ یہ نیک ہدایت کرنے والے اور خود ہدایت یافتہ ہیں۔ جو شخص میرے پاس اس حالت میں آئے گا کہ ان کی ولایت اس کے دل میں ہو گی اور ان کی اتباع کی ہو گی، میں اس کو اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ اپنی کرامت عطا کروں گا۔ جو اس حالت میں میرے پاس آیا کہ اس کے دل میں ان کا بغض ہو گا اور ان سے بیزاری کرتا ہو گا۔ میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا اور دگنا عذاب دوں گا

وَ ذٰلِكَ جَزَاءُ الظّٰلِمِيْنَ

یہ ظالموں کی سزا ہے

پھر فرمایا ـــــ نَحْنُ اَهْلُ الْاِیْمَانِ بِاللهِ ۔ خدا کی قسم ایمان لانے والے ہم ہیں۔ ہماری وجہ سے نیک اعمال درست ہوتے ہیں۔ اولین اور آخرین میں خدا کی وصیت ہم ہیں۔ ـــــ وَاِنَّ مِنَّا الرَّقِیْبُ عَلٰی خَلْقِ اللهِ ۔ مخلوقِ خدا پر ہم ہی سے ایک نگران مقرر ہوتا ہے۔ ہم خدا کی وہ قسم ہیں، جس کی خدا نے ہمارے ساتھ قسم کھائی تھی۔ اور کہتا ہے

وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۔

اے لوگو! ـــــ خدا نے ہم اہل بیت کو مندرجہ ذیل چیزوں سے بچایا ہے۔ ہم جھوٹے نہیں ہیں، کاہن نہیں ہیں، جادوگر نہیں ہیں۔ عاق نہیں ہیں۔ خائن نہیں ہیں۔ دھوکا دینے والے، بدعتی، شکی اور حق سے روکنے والے نہیں ہیں۔ منافق نہیں ہیں۔ جس شخص میں یہ باتیں موجود ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم اس سے نہیں ہیں۔ خدا اس سے بیزار ہے، ہم بھی اس سے بری ہیں۔ جس سے خدا بری ہوگا۔ خدا اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ وہ برا ٹھکانا ہے۔ خدا نے ہم اہل بیت کو ہر ناپاک چیز سے پاک کیا ہے۔ عالم ہیں جب ہم سے سوال کیا جائے۔ ودیعت چیز کی حفاظت کرتے ہیں۔ خدا نے ہم میں دس صفات جمع کی ہیں۔ ہمارے بعد وہ کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہونگی۔ علم، حلم، دانائی، فتوۃ، بہادری، صدق، طہارت، پاک دامنی اور ولایت۔ ہم خدا کا کلمۂ تقویٰ، سبیل ہدیٰ، مثل اعلیٰ، حجت عظمیٰ، مضبوط رسی۔ وہ حق جس کا خدا نے آیت مودت میں حکم دیا ہے۔ حق پر قائم ہونے کے بعد اور راستہ اختیار کرنا کھلی گمراہی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ کہاں بھاگتے ہو؟

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت ـــ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ـــــ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے

شیعوں کو اس قدر بلند درجے عطا کرے گا کہ ہم اور ہمارے شیعہ قیامت کے روز لوگوں کی شفاعت کریں گے، جن لوگوں میں یہ بات نہیں ہوگی، وہ پکار اُٹھیں گے۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ

"ہمارا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے اور ہمارا نہ ہی کوئی مخلص دوست ہے۔"

ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اولادِ عبد المطلب کے چالیس آدمیوں کو ایک شب میں جمع کیا، بکری کی ران کی ثرید بنا کر گوشت اور شوربا بلا کر ان کے سامنے کھانے کے لئے پیش کیا، پھر دودھ کے ایک پیالے سے سب کو سیراب کیا، ابولہب نے یہ دیکھکر کہا۔ یہ تو اس قدر کھانا تھا کہ ایک آدمی بھی پوری طرح سیر ہو کر نہ کھاتا، چہ جائیکہ ۴۰ آدمی سیر ہو کر کھائیں، یہ صرف ابن ابی کبشہ کا جادو ہے۔ ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"خدا نے مجھے اپنے قریبی رشتہ داروں اور مخلص گروہ کو ڈرانے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی دُنیا میں بھیجا اس کے اعزا میں سے ایک کو اس کا بھائی، وارث اور وصی قرار دیا ہے، تم میں سے کون میرا ساتھ دینا چاہتا ہے؟"

سب لوگ خاموش رہے، حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا، میں آپ کا ساتھ دوں گا ——— رسول اللہؐ نے فرمایا ———

"علیؑ میرے بھائی، وزیر اور میرے وارث ہیں، میرے وصی اور میرے اہل میں میرے خلیفہ ہیں، ان کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے حاصل تھی، ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

لوگ سُنکر خاموش رہے، علیؑ نے کھڑے ہو کر آنحضرتؐ کی دعوت پر لبیک کہا اور پ... ت کی۔ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا — میرے قریب ہو جاؤ۔ جب قریب

ہوئے تو آنحضرتؐ نے آپ کے دہن میں اپنا لعاب ملایا، دونوں شانوں اور پستانوں کے درمیان تھوکا، ابولہب نے کہا اپنے ابن عم کو دعوت قبول کرنے کا اچھا صلہ دیا ہے، کہ ان کا منہ اور چہرہ تھوک سے بھر دیا ہے، فرمایا ——— نہیں، بلکہ میں نے علم، حلم اور فہم سے دماغ کو بھر دیا ہے۔

جابرؓ نے امام محمدؑ باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، فرزند رسولؐ میں آپ پر قربان جاؤں، مجھے اپنی جدہ فاطمہ علیہا السلام کی فضیلت کی کوئی بات بتایئے: میں یہ بات شیعوں کو بتاؤں گا تو وہ سن کر بہت خوش ہوں گے۔ امامؑ نے فرمایا ———

"مجھے میرے باپ نے میرے دادا رسولؐ اللہ کی حدیث بیان کی کہ جب قیامت کا روز ہوگا۔ انبیاء اور رسولوں کے لئے نور کے بنے ہوئے منبر نصب ہوں گے۔ میرا منبر سب سے اونچا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا۔ اے محمدؐ! خطبہ پڑھو۔ میں خطبہ پڑھوں گا۔ انبیاء اور رسولوں نے ایسا خطبہ کبھی نہیں سنا ہوگا۔ پھر اوصیاء کی خاطر نور کے منبر نصب ہوں گے۔ میرے وصی علی بن ابی طالب علیہ السلام کا نور کا منبر ان سب کے وسط میں نصب ہوگا۔ آپ کا منبر سب سے زیادہ بلند ہوگا۔ اللہ تعالیٰ علیؑ سے فرمائے گا خطبہ دو۔ آپ خطبہ دیں گے اوصیاء نے ایسا بہترین خطبہ کبھی نہ سنا ہوگا پھر اولادِ انبیاء اور رسولوں کے نور کے منبر نصب ہوں گے، میرے دونوں فرزندوں اور دنیا میں میری زندگی میں میری خوشبوؤں (حسنؑ اور حسینؑ) کے نور کے دو منبر نصب ہوں گے۔ ان سے کہا جائیگا خطبہ دو، دونوں خطبہ دیں گے۔ ایسا خطبہ اولادِ انبیاء اور مرسلین نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ پھر جبرائیل ندا دے گا۔ کہ فاطمہؑ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خدیجہؑ بنت خویلد، مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم، اور یحییٰ بن ذکریا کی ماں

ام کلثوم کہاں ہیں ! یہ سب مخدرات کھڑی ہوجائیں ، خداوندِ عالم مجمع
سے کہے گا ، آج عزت و بزرگی والا کون ہے ؟ محمدؐ ، علیؑ ، حسنؑ ، حسینؑ اور
فاطمہؑ کہیں گی ، خدا واحد قہار ہے ، خداوندِ عالم مجھ سے کہے گا ، میں نے عزت
اور بزرگی ، محمدؐ ، علیؑ ، حسنؑ ، حسینؑ اور فاطمہؑ کو دی ہے ، اے گروہ حاضرین
اپنے اپنے سر نیچے کرلو ، اور آنکھیں بند کرلو ، فاطمہ علیہا السلام جنت کی طرف
تشریف لے جارہی ہیں ، جبرائیلؑ جنت کی اونٹنی سواری کے لئے پیش کریں گے
جس کی مہار موتیوں کی اور رحل مرجان کا ہوگا ۔ سیدہ سلام اللہ علیہا اس پر
سوار ہوں گی اور وہ اونٹنی اس شان سے روانہ ہوگی کہ ایک لاکھ فرشتے دائیں
طرف اور ایک لاکھ بائیں طرف چلتے ہوں گے ، خداوندِ عالم ایک لاکھ
فرشتے اور بھیجے گا ۔ جو اس اونٹنی کو اپنے پروں پر اٹھالیں گے ، اور اسی
حالت میں جنت کے دروازے پر پہنچیں گے ، سیدہؑ جب جنت کے
دروازہ پر تشریف لائیں گی تو اِدھر اُدھر دیکھیں گی ، خداوندِ عالم فرمائے گا
میرے حبیبؐ کی بیٹی ! اِدھر اُدھر کیوں دیکھتی ہے ، میں نے تمہیں جنت
میں جانے کا حکم دیا ہے ، عرض کریں گی ——— پالنے والے آج
لوگوں میں میری منزلت معلوم ہونی چاہیئے ۔ خداوندِ عالم فرمائے گا
واپس پلٹ کر مجمع میں تشریف لے جایئے دیکھو جس کے دل میں تیری
یا تیری اولاد میں سے کسی ایک کی محبت ہو اس کے ہاتھ کو پکڑ کر جنت
میں لے جایئے ۔ ——— امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ———

وَاللہ یا جابرُ انھا ذلکَ الیوم لتلتقط شیعتھا و
محبیھا کما یلتقط الطیر الحب الجید من الحب الردی

بخدا اے جابرؓ اس روز سیدہؑ اپنے شیعوں کو اس طرح چن لیں گی

جس طرح پرندہ اچھے دانوں کو گندے دانوں سے جدا کر لیتا ہے۔

فاذا صار شیعتہا معہا عند باب الجنۃ یلقی اللہ فی قلوبہم ان یلتفتوا فیقول اللہ یا احبائی ما التفاتکم وقد شفعت فیکم فاطمۃ بنت حبیبی فیقولون یارب احببنا ان یعرف قدرنا فی مثل ھذا الیوم فیقول اللہ یا احبائی ارجعوا وانظروا من احبکم محب فاطمہ انظروا من اطعمکم لحب اللہ وانظروا من سقاکم شربۃً فی حب فاطمۃ انظروا من رد عنکم غیبۃ فی حُب فاطمۃ وانظروا من کساکم لحب فاطمۃ خذوا بیدہ وادخلوہ الجنّۃ

شیعہ جنت کے دروازے پر سیدہؑ کیساتھ وارد ہوں گے۔ خدا ان کے دلوں میں القا کرے گا، وہ اِدھر اُدھر دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا میرے دوستوں اِدھر اُدھر کیوں دیکھتے ہو فاطمہؑ نے تمہاری سفارش کی ہے، عرض کریں گے آج لوگوں کو ہماری منزلت معلوم ہونی چاہیئے۔ خدا فرمائے گا میرے دوستو! واپس لوگوں میں چلے جاؤ۔ اور ان لوگوں کو تلاش کرو جنہوں نے تمہیں خدا کی خوشنودی میں کھانا کھلایا فاطمہؑ کی محبت میں پانی پلایا اور کپڑا پہنایا۔ اُن کو ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں اپنے ساتھ لے جاؤ۔"

امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا، خدا کی قسم! صرف مشرک، کافر اور منافق باقی رہ جائیں گے، باقی سب لوگ جنت میں داخل ہو جائیں۔ ——— یہ لوگ دوزخ کے طبقات کے درمیان آواز دیں گے۔ جس طرح خداوند عالم فرماتا ہے ———

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ

اب ہماری کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا کوئی سچّا

دوست ہے۔ ــــ اور کہیں گے ــــــ
فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔
اگر ہم دنیا میں دوبارہ جاتے تو مومن ہو جاتے ـــــ امامؑ نے فرمایا
افسوس افسوس ان کا مطالبہ پورا نہیں ہوگا ـــــ
وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ
اگر ان کو واپس دنیا میں بھیج دیا جائے تو یہ ممنوعہ کاموں کو پھر کریں گے، یہ لوگ
اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔"

سورۃ النمل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے ـــــ وَهُمْ مِنْ
فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ کے بارے میں پوچھا، فرمایا ـــــ
"مجھ سے اس آیت کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا، جس طرح آپ نے پوچھا
اسی طرح میں نے رسول اللہ سے پوچھا تھا، رسول اللہ نے فرمایا، میں نے
جبرائیلؑ سے پوچھا تھا، اس نے کہا ـــــ یا محمدؐ! جب قیامت کا روز ہوگا
تو اللہ تعالیٰ تمہیں، تمہارے اہل بیت، تمہارے دوستوں اور تمہارے
شیعوں کو جمع کرے گا۔ وہ خدا کے سامنے پیش ہوں گے، تمہاری،
تمہارے اہل بیت اور علیؑ کی محبت میں خدا بڑی گھبراہٹ کے وقت ان
کی (عیوب کی) پردہ پوشی کرے گا۔
يَا عَلِيُّ شِيْعَتُكَ وَاللهِ آمِنُوْنَ فَرِحُوْنَ ـــــ اے علیؑ! تمہارے

شیعہ امن میں ہوں گے اور خوش ہوں گے۔ فیشفعون، فیشفعون وہ لوگوں کی سفارش کریں گے، اور اُن کی سفارش قبول ہوگی، پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ــــــــ

فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ

"قیامت میں کوئی نسب باقی نہیں رہے گا اور نہ اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔"

ابو باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ پانچ آیات ــــــ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً اِلٰی قَوْلِهٖ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ (کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا) ــــــ نازل ہوئیں، اس وقت حضرت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلو میں موجود تھے، آپ چڑیا کی طرح پھڑپھڑانے لگے۔

رسول اللہؐ ــــــ علیؑ! تمہیں کیا ہوگیا ہے؟

علیؑ ــــــ ان لوگوں کی جرأت اور اللہ تعالیٰ کے حلم پر۔

رسول اللہؐ ــــــ (علیؑ کے چہرہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) اے علیؑ! تمہیں بشارت ہو منافق تمہیں دوست اور مومن تم سے بغض نہیں رکھے گا۔

وَلولا انت لم یعرف حزب اللّٰہ وحزب رسولہٖ

"اگر تم نہ ہوتے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کے گروہ کی پہچان نہ ہوتی۔"

ابو عبداللہ جدلی امیرالمؤمنین سے روایت کرتے ہیں۔

امیرالمؤمنینؑ ــــــ اے ابو عبداللہ کیا تمہیں وہ نیکی بتلاؤں، جس پر عمل کرنے والا قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوگا۔

ابوعبداللہ ــــــ ہاں!

امیرالمومنینؑ ـــــ وہ نیکی ہم اہل بیت سے محبت کرنا ہے۔ وہ برائی بھی بتاؤں، جس پر کاربند شخص کو خدا قیامت کے روز مُنہ کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔

ابو عبداللہ ـــــ ہاں! (یا امیرالمومنینؑ)

امیرالمومنینؑ ـــــ وہ ہم اہل بیت سے بغض رکھنا ہے، پھر امیرالمومنینؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ـــــ

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

"جو نیکی کرے گا۔ اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا۔ جو برائی کرے گا اس کو مُنہ کے بل دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ جو کچھ تم عمل کرو گے ویسا بدلہ ملے گا۔"

سُورۃ القصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔

(اے رسولؐ) جس وقت ہم نے موسیٰؑ کا معاملہ طے کیا۔ اس وقت تم طور کی غربی جانب موجود نہیں تھے اور نہ تم اس معاملہ کے دیکھنے والوں میں تھے

ابن عباس نے کہا کہ خدا نے موسیٰؑ کے بعد یوشع بن نون کی خلافت کا فیصلہ کیا تھا۔ خدا نے موسیٰؑ سے کہا میں نے ہر نبیؐ کا وصیؑ مقرر کیا ہے، میں عربی نبیؐ مبعوث کروں گا اس کا وصی علیؑ کو قرار دوں گا۔

ابن عباس نے کہا جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا وصی مقرر نہیں کیا وہ خدا پر جھوٹ باندھتا ہے اور اپنے نبیؐ کی طرف جہالت کی نسبت دیتا ہے خدا نے نبیؐ کو قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی تھی۔

امام زین العابدین علیہ السلام ثویر بن ابی فاختہ سے پوچھتے ہیں۔

امامؑ ——— قرآن پڑھتا ہے!

ثویر ——— پڑھتا ہوں۔

امامؑ ——— طٰسٓمٓ سورہ موسیٰؑ و فرعون پڑھو۔

ثویر ——— میں نے اوّل سے چار آیات پڑھیں

وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ تک

ہم نے ان میں امام بنائے اور ہم نے اُن میں وارث بنائے

امامؑ ——— بس ٹھہر جاؤ! اُس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا، ابرار لوگوں سے ہم اہل بیت مراد ہیں۔ ان کے شیعہ موسیٰؑ اور موسیٰؑ کے شیعوں کی مانند ہیں۔"

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ———

"ہمارا اور لوگوں کا معاملہ آسمان اور زمین کی خلقت کے وقت سے موسیٰؑ اور موسیٰؑ کے شیعوں جیسا ہے، اور ہمارے دشمنوں کا قصہ پیدائش آسمان اور زمین کے وقت سے فرعون اور اس کا اتباع کرنے والوں جیسا ہے جس شخص کو اس واقعہ کی حقیقت معلوم کرنی ہو، اس کو چاہیئے کہ سورہ کے شروع سے لیکر یَحْذَرُوْنَ تک کی آیات پڑھے۔"

زید بن سلام جعفیؒ نے کہا کہ میں امام محمدؐ باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ خیثمہ جعفیؒ نے آپ کی حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا ہے ———

وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّۃً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِیْنَ ۔ میں ائمہ اور وارثین سے مراد آپ حضرات ہیں! ——— فرمایا خیثمہ نے سچ کہا میں نے اس کو اسی طرح بتایا تھا"

ابو سعید مدائنی سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا

جس وقت ہم نے آواز دی تم طور کے کسی پہلو میں موجود نہیں تھے،

فرمایا ——— اے ابو سعید کتاب خدا میں اس کے قول پر تحریر موجود تھی، مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے پھر خدا نے اسکو اپنے ساتھ عرش پر رکھا، یا عرش کے نیچے رکھا، اس میں یہ بات تحریر تھی۔ ———

یاشیعۃ ال محمد اعطیتکم قبل ان تسألونی وغفرت لکم قبل ان تستغفرونی ومن اتانی منکم بولایۃ محمد و آل محمد اسکنتہ جنتی برحمتی۔

" اے آل محمدؐ کے شیعو! میں تمہیں مانگنے سے پہلے دوں گا مغفرت طلب کرنے سے پہلے بخشش دوں گا۔ ولایت محمدؐ و آل محمدؐ لیکر میرے پاس جو آئیگا، میں اپنی رحمت سے اس کو جنت میں ساکن کرونگا"

سورۃ العنکبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ علی علیہ السلام کو آتا دیکھکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا ——— الحمد للہ رب العالمین

لاشریک لہٗ ـــــ ہم نے بھی الحمد للہ ربّ العالمین لاشریک لہٗ کہا۔ عرض کیا کہ یہ کلمات آپ نے تعجب کی وجہ سے کہے ہیں۔

فرمایا ـــــ ہاں ایسا ہی ہے۔ علیؑ کو آتے ہوئے دیکھ کر جبرائیلؑ کی بتائی ہوئی ایک بات یاد آگئی۔ میں نے خدا سے سوال کیا کہ علیؑ کی خلافت پر تمام اُمت قائم ہو جائے۔ خدا نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ وہ لوگوں کا امتحان لے گا۔ تاکہ خبیث پاک سے الگ ہو جائے۔ ہم پر یہ آیت نازل ہوئی ـــــ

الٓمٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ اِلیٰ آخِرہٖ ـــ

الٓمٓ۔ کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ اتنا کہنے سے چھوٹ جائیں گے، کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ بیشک ہم نے پہلوں کو بھی آزمایا تھا۔ اللہ ان کو بھی ضرور جان لے گا جو سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی ضرور جان لے گا۔"

اور اس کے عوض خدا نے علیؑ کو سات خصوصیتیں عطا فرمائیں۔ ـــــ

تجھے کفن دیں گے، تیرا قرض اور وعدے پورے کریں گے؛ حوض کے کنارے آپ کے ساتھ ہوں گے۔ قیامت میں آپ کے لئے فانوس کا کام دیں گے ایمان لانے کے بعد کافر نہیں ہوں گے، شادی کے بعد زانی نہیں ہوں گے

علیؑ کے اسلام میں بڑے بڑے کارنامے ہیں، سب سے پہلے ایمان لائے کلامِ خدا کا علم، دینِ خدا میں کامل فہم آپ میں ہے، ساتھ ساتھ دامادِ رسولؐ ہیں۔ قرابت دارِ نبیؐ ہیں، جنگ میں بڑے بہادر، غریبوں میں مال خرچ

کرنا، امر معروف اور نہی منکر کرنا آپ کا حصہ تھا۔ میرے دوست سے دوستی میرے دشمن سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اے محمدؐ! ان کو اس بات کی خوشخبری سنا دو۔"

سدی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا سے مراد علیؑ اور اصحابِ علیؑ ہیں۔

اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ۔

محمد بن موسیٰ صاحب الاکسیہ نے کہا کہ میں نے زید بن علیؑ کو اس آیت کے متعلق کہتے ہوئے سنا ہے۔

تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ وَمَا یَعْقِلُھَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ۔

"وہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ جن کو حق کے ساتھ تم پر تلاوت کیا۔ اس کو نہیں سمجھتے مگر علم والے"۔ ———— وہ عالم ہم ہیں۔ پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا ————

بَلْ ھُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ۔

"بلکہ یہ آیات ہیں روشن جو ان لوگوں ہیں۔ جن کو علم دیا گیا ہے۔ ہماری آیات کا انکار ظالم کرتے ہیں"۔

(جن کو علم دیا گیا وہ ہم ہیں)

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ ہم اہل بیت کے حق میں

نازل ہوئی ہے۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ

"وہ جو ہمارے (دین) کے بارے میں کوشش کریں گے، ہم ضرور بالضرور ان کو اپنا راستہ دکھلا دیں گے۔ اللہ ضرور نیکی کرنیوالوں کے ساتھ (ساتھ) ہے"

جو لوگ ہماری راہ کی تلاش میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنے راستوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ بیشک خداوند عالم نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

زید بن سلام جعفی رض کا بیان ہے کہ میں امام محمدؑ باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا کہ خثیمہ نے مجھے آپ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ ——

بَلْ ھُوَ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ

خاص آپ حضرات کے حق میں نازل ہوئی ہے اور آپ ہی وہ حضرات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے —— فرمایا، خثیمہ نے سچ کہا میں نے اسی طرح اس سے حدیث بیان کی تھی۔

ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے خطبہ میں فرماتے ہوئے سُنا ہے ——

"اے لوگو! علیؑ کو گالیاں نہ دو، میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہیں، میں اس کو دوست رکھتا ہوں، تم بھی اس سے دوستی رکھو، میری عزت کی خاطر اس کی عزت کرو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی خاطر اس کی عزت کرو، اس سے ہدایت حاصل کرو، میرے بعد وہ تمہیں خدا کی راہ دکھلانے والے ہیں، میں نے علیؑ کا امر تم پر واضح کر دیا ہے، اس کو گرہ

مائدہ لو ومـا عـلی الـرسول الا البـلاغ المبـین ۔ رسول کا کام تو صرف پہنچانا ہے ۔

سورۃ الروم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت علی النبیؐ الایۃ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبیٰ حَقَّہٗ ، قال دعا النبی (ص) فاطمہ علیہا السلام فاعطاھا فدکاً فقال ھذا لک و لعقبک من بعدک ۔

" ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ جب آیت (اے رسولؐ) اپنے رشتہ داروں کو ان کا حق دیدو ، رسولؐ اللہ پر نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے فاطمہؑ کو بلا کر آپ کو فدک دے دیا ۔ اور فرمایا ۔ یہ تیرا اور تیرے بعد تیری اولاد کا حق ہے ۔"

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جب آیت ———

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبیٰ حَقَّہٗ

" اپنے قربیٰ کو ان کا حق دے دو "

اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فاطمہؑ کو بلا کر ان کا حق دے دیا ، جو علاقہ بغیر جہاد کے ہاتھ لگ جائے ۔ تو وہ خالص رسولؐ اللہ کا ہوتا ہے ۔ وہ جس شخص کو چاہیں ، عطا کر دیں ۔"

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آیت وَاٰتِ ذَا الْقُرْبیٰ حَقَّہٗ نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے فاطمہؑ کو بلا کر فدک آپ کے حوالے کر دیا ۔

ابان بن تغلب نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ـــ رسولؐ اللہ نے فاطمہؑ کو فدک دے دیا تھا ـــ فرمایا ـــ
"بلکہ خدا نے فاطمہؑ کو فدک دے دیا تھا"
ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں ـــ
فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
"خدا کی بنائی ہوئی سرشت جس پر اس نے آدمیوں کو پیدا کیا یہی ہے":
یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو خلق کیا ـــ فرمایا کہ خدا نے اپنی توحید، محمدؐ کے رسول اور علیؑ کے امیر المومنین ہونے پر لوگوں کو پیدا کیا۔

سورۃ لقمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
زیاد بن منذر راوی ہیں کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو اس آیت
اَنِ اشْكُرْلِىْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَىَّ الْمَصِيْرُ ٥
میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو، آخری بازگشت میری طرف ہوگی
کے بارے میں جابر کے سوال کے جواب میں فرماتے ہوئے سُنا، والدین سے مراد رسولؐ اللہ اور علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

سورۃ السجدۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ابن عباس نے آیت ـــ
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ
"مومن اور فاسق برابر نہیں ہیں ـــ کے تحت کہا کہ مومن سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ فاسق سے مراد ولید بن عقبہ ہیں، جو خدا کے نزدیک طاغت

اور ثواب میں برابر نہیں ہیں۔
ایک اور روایت میں ابن عباس سے مروی ہے کہ مومن سے مراد علی بن ابی طالبؑ اور فاسق سے مراد عقبہ یا عتبہ ہیں۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا

ہم نے اُن میں سے بعض کو امام بنایا، جو ہمارے امر کیساتھ ہدایت کرتے ہیں
اس آیت کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اولادِ فاطمہؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ـــــ کی تفسیر میں ابن عباس نے کہا مومن سے مراد علیؑ اور فاسق سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط مراد ہے اور

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ

جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے جنت ہے ـــــ علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور ـــــ

أَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ

جو فاسق ہیں اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے ـــــ ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ـــــ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا خاص اولادِ فاطمہؑ کے بارے میں نازل ہوئی، خدا نے ان میں سے بعض کو امام بنایا جو اس کے امر سے ہدایت کرتے ہیں۔

سورۃ الاحزاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہر بن حوشب نے کہا کہ میں اُم سلمہؓ زوجہ رسولؐ کی خدمت میں سلام عرض کرنے

کی خاطر حاضر ہوا۔ عرض کیا یا اُم المومنینؑ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً۔ پ ۲۲ ع ۱

اے اہل بیت سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ خدا یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دُور کر دے اور ایسا پاک کر دے، جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

کہنے لگی کہ ——— رسول اللہ میری باری کے دن خیبر چادر اوڑھ کر سوئے ہوئے تھے۔ فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو ہمراہ لئے تشریف لائیں، رسول اللہ نے پوچھا۔ تمہارے ابن عم کہاں ہیں؟ عرض کیا گھر میں ہیں۔ فرمایا جاؤ بلا لاؤ۔ آپ بُلا کر لائیں۔ رسول اللہ نے ان تمام حضرات پر چادر ڈال دی اور فرمایا———

"اے پالنے والے یہ میرے اہلِ بیت ہیں، ان سے نجاست کو دور رکھ اور پوری طرح ان کو پاکیزہ بنا"

ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ کے عقب میں بیٹھی ہوئی تھی، عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے بھی چادر میں داخل فرما لیجئے فرمایا——— انت علی خیر (تمہارا انجام بھلائی پر ہوگا۔ اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً۔

نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں:

ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں گھر میں موجود تھی۔ نوکر نے کہا کہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ڈیوڑھی میں تشریف فرما ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم چلی جاؤ میں جا کر ایک کونہ میں بیٹھ گئی، فاطمہؑ تشریف لائیں، آپ نے ان کے سر پہ بوسہ دیا اور گلے لگایا اسی طرح علیؑ کو بوسہ دیا اور گلے لگایا، حسنؑ اور حسینؑ کو سینے سے لگایا پھر سب پر سیاہ

چادر ڈال دی۔ پھر فرمایا ———————

"اے پالنے والے ان کی بازگشت تیری طرف ہو نہ کہ آگ کی طرف۔"

میں نے عرض کیا مجھے بھی چادر کے اندر داخل فرمایئے۔ فرمایا

"تیرا انجام بخیر ہوگا۔"

عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) انه قال ایها الناس ان اهل بیت بیتکم شرفهم الله بکرامته واعزهم بهداه وخصهم لدینه وفضلهم لعلمه واستحفظهم وارعهم علمه فی غیبه عماد لدینه شهداء علیه واوتاد فی ارضه قوام بامره برأهم قبل خلقه اظلة عن یمین عرشه نجباء فی علمه اختارهم وانتجبهم وارتضاهم واصطفاهم فجعلهم علماً لعباده وادلاء علی صراطه فهم الائمة والدعاة والقادة الهادیة والقضاة الحکام والنجوم الاعلام والاسوة المتخیرة والعترة المطهرة والامة الوسطی والصراط الاعلم والسبیل الاقوم زینة النجباء وورثة الانبیاء وهم الرحم الموصولة والکهف الحصین للمؤمنین ونور ابصار المهتدین وعصمة لمن لجأ الیهم وامن لمن استجار بهم ونجاة لمن تبعهم یغتبط من والاهم ویهلک عاداهم ویفوز من تمسک بهم والراغب عنهم فارق واللازم لهم لاحق وهم الباب المبتلی به من اتاه نجی ومن اباه هوی حطة لمن دخله وحجة علی من ترکه الی الله یدعون وبامره یعملون بکتابه

یحکمون وبایاته یرشدون فیھم نزلت رسالته وعلیھم
ھبطت ملائکته والیھم بعث روح الامین فضلاً منه
ورحمة واتاھم مالم یوت احداً من العالمین فھم الفروع
الطیبة والشجرة المبارکة ومعدن العلم ومنتھی الحلم
وموضع الرسالة ومختلف الملائکة فھم اھل البیت
الرحمة والبرکة الذین اذھب الله عنھم الرجس
وطھرھم تطھیراً ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! خدا نے تمہارے نبیؐ کے اہل بیت کو اپنی کرامت سے مشرف کیا۔ ان کو اپنے دین کے لئے مخصوص کیا۔ اپنے علم سے ان کو فضیلت دی۔ اس کے دین کے ستون اور گواہ ہیں زمین میں اس کی کیلیں ہیں۔ اس کے امر کے قوام ہیں۔ مخلوق سے پہلے ان کو پیدا کیا۔ عرش کے دائیں جانب وہ سائبان تھے۔ علم میں اس کے نجیب ہیں۔ انہیں منتخب کیا، چُنا، پسند کیا۔ اور برگزیدہ کیا۔ مخلوق کے لئے ان کو اپنا علم قرار دیا۔ انہیں اپنے راستے کا بتانے والا مقرر کیا۔ وہ امام ہیں۔ (خدا کی طرف) بلانے والے۔ ہدایت کرنے والے قائد ہیں۔ فیصلہ کرنیوالے حکام، بلند ستارے، بہترین نمونہ، پاک اولاد، درمیانی امت، صراط اعلم سبیل اقوم، بحبار کی زینت، انبیاء کے وارث، رحم موصولہ۔ تلاؤ۔ کان مومنین کے لئے ہدایت، لوگوں کی آنکھوں کا نور، پناہ لینے والوں کی پناہ گاہ، پناہ طلب کرنے والوں کے لئے جائے امن، پیروکاروں کے لئے نجات۔ وہ قابل رشک ہے، جس نے ان کا اتباع کیا۔ ان کا دشمن ہلاک ہوا۔ ان کا دامن پکڑنے والا کامیاب ہوا۔ ان سے روگردانی کرنے

والا حق سے نکل گیا۔ ان کا دامن تھامنے والا منزلِ مقصود تک پہنچ گیا۔ یہ حضرات آزمائش کا دروازہ ہیں، جو ان کے دروازے سے آیا نجات پا گیا، جس نے ان کا انکار کیا ہلاک ہوا۔ (باب) حطہ ہیں جو اس سے داخل ہوا۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کے لئے حجت ہیں۔ اللہ کی طرف بلاتے ہیں اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ اس کی کتاب سے حکم کرتے ہیں۔ اس کی آیات سے ہدایت کرتے ہیں، ان میں رسالت نازل ہوئی، اُن پر فرشتے اُترتے ہیں۔ اللہ نے فضل اور رحمت سے ان کے پاس روح امین بھیجا، خدا نے ان کو اس قدر دیا کہ کسی اور کو نہیں دیا۔ وہ پاکیزہ شاخیں، برکت والا درخت، معدنِ علم، حلم کی انتہا، رسالت کا مقام، فرشتوں کے اُترنے کی جگہ، رحمت اور برکت والے اہل بیت، جن سے خدا نے ناپاک چیز کو دُور رکھا، ایسا پاک کیا۔ جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے:

امام محمد باقر علیہ السلام نے مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا

"جو مظلوم ہو کر مارا جائے۔ ہم نے اس کے ولی کو اس کے خون کا وارث بنایا ہے:—— مظلوم سے مراد امام حسین علیہ السلام ہیں۔

فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا

ظالم کے قتل کرنے میں زیادتی نہ کرے۔ وہ مدد کیا ہوا ہے۔

فرمایا —— خدا نے مہدیؑ کا نام منصور رکھا ہے۔ جس طرح احمدؐ کا نام محمدؐ اور عیسیٰؑ کا نام مسیحؑ :

ابو ہاشم نے کہا میں مسجد حرام میں صادق آل محمد علیہم السلام کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا حاکمِ وقت نے جمعہ کے خطبہ میں کہا ——

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیّ (ص) یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

"خدا اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی آپؐ

پر درود اور سلام بھیجو"

امامؑ نے فرمایا آیت تو پڑھی ہے لیکن اس کی تفسیر نہیں جانتا۔ فرمایا ولایت علیؑ کے

ہاں سپرد کرو، سپرد کرنا۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس روز تک

علیؑ کے دروازے پر آکر یوں فرماتے ہے ———

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اھل البیت ——— (اے

اہل بیت تم پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں) ——— انما یرید اللہ

لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً انا حارب

لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم۔ (اے اہل بیت خدا نے ارادہ کر لیا

ہے کہ تم سے رجس کو دور کر دے پوری طرح پاک کر دے، جس سے تمہاری

جنگ اس سے میری جنگ، جس سے تمہاری صلح اس سے میری صلح")

زید بن علی علیہ السلام نے کہا کہ معصومینؑ ہم میں صرف پانچ ہیں، چھٹا کوئی نہیں ہے، وہ

وہ حضرات جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ

وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔

رسول اللہؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔ باقی ہم سب اہل بیت خدا کی رحمت

کے خواستگار ہیں۔

اُم سلمہؓ زوجہ رسولؐ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے حریرہ بنانے کا حکم

دیا میں نے تیار کر لیا۔ رات سخت سرد تھی، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو طلب فرمایا، فدک والی چادر ان پر ڈال کر تین مرتبہ فرمایا ——————

"اے پالنے والے یہ میرے اہل بیت ہیں ناپاکی ان سے دور رکھ۔ ان کو پاک کر جس طرح پاک کرنیکا حق ہے۔"

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آیت تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی، جس کے مصداق سات افراد ہیں، جبرائیلؑ، میکائیلؑ، رسول اللہؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔

ام سلمہؓ نے کہا کہ میں دروازے پر موجود تھی، میں نے رسول اللہؐ کی خدمت عرض کی۔ یا رسول اللہ کیا میں اہل بیت نہیں ہوں؟ فرمایا —— تم نبیؐ کی بیوی ہو، اہل بیت میں شامل نہیں ہو۔"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

" انما یرید اللہ الی اخرہ کا مصداق میں خود اور میرے اہل بیت ہیں جو آفات اور گناہوں سے پاک ہیں۔"

ابوالحمراؑ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو ماہ یا دس ماہ خدمت کی۔ نو ماہ میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ رسول اللہؐ روزانہ طلوع فجر کے وقت، فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے دروازے کے دونوں کواڑ پکڑ کر فرماتے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور رسول اللہؐ اس آیت کی تلاوت فرماتے۔ ——

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

ابوعبداللہ جدلی نے کہا کہ میں بی بی عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے پوچھا کہ آیت تطہیر کہاں نازل ہوئی —— کہا۔ ام سلمہؓ کے گھر میں۔

ام سلمہؓ نے کہا کہ اگر تو اس آیت کے بارے میں عائشہ سے پوچھے گا کہ کہاں نازل

ہوئی تو وہ کہے گی : میرے گھر میں۔

ام سلمہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے ، فرمانے لگے اگر او رآدمی ہوتا تو علیؑ ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزندوں کو بلا کر میرے پاس لاتا ، میں نے عرض کیا ، میرے سوا کوئی موجود نہیں ہے ، میں خود جا کر ان حضرات کو بلا کر لائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو اپنے سامنے حسنؑ اور حسینؑ کو دائیں بائیں اور فاطمہؑ کو اپنے پیچھے بٹھایا ، ان پر خیبری چادر ڈال دی ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ــــــــــــ

" تیری طرف آگ نہیں ۔ یہ میری عترت ، میرے اہل بیت ، میرے گوشت اور خون سے بنے ہیں "

ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ مجھے بھی ان کے ساتھ چادر میں داخل فرمایئے ، فرمایا تم میری نیک بیویوں میں سے ہو اور یہ آیت نازل ہوئی انما یرید اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شہر بن حوشب سے مروی ہے کہ میں نے ام سلمہؓ زوجہ رسولؐ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب حسینؑ قتل ہوئے تو میں نے اہل عراق پر لعنت کی ۔ کہا ــــــــــــ

" عراقیوں نے حسینؑ کو قتل کیا ، خدا ان پر لعنت کرے "

فاطمہؑ عصیدہ پکا کر تھال میں رکھ کر ہمارے لئے لائیں ، رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا ، رسولؐ اللہ نے پوچھا ، تمہارا ابن عم کہاں ہے ؟ عرض کیا وہ گھر میں ہے ، فرمایا اس کو اور اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر لاؤ ــــــــــــ فاطمہؑ اپنے دونوں بچوں کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے آئیں ۔ علیؑ ان کے نشانِ قدم پر قدم رکھ رہے تھے ، سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، آنحضرتؐ نے دونوں شہزادوں کو اپنے زانوؤں پر بٹھلایا ۔ علیؑ دائیں طرف اور فاطمہؑ رسولؐ اللہ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں ۔

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے میرے نیچے سے خیبری چادر لی اور ان کے

کے اوپر ڈال دی، چادر کا شمالی کونہ لیا۔ اس کو آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا ——

"پالنے والے یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے ناپاک چیز کو دور رکھ، ان
کو اچھی طرح پاک فرما۔"

تین مرتبہ فرمایا —— ام سلمہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ میں آپ کے اہل
میں نہیں ہوں! —— فرمایا، ہاں —— مجھے چادر کے اندر اس وقت داخل کیا جب
اپنے ابن عم، اپنے دونوں بیٹوں اور اپنی بیٹی فاطمہ کے لئے دعا ختم کر چکے تھے۔"

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمی
ابن عباس کے پاس آئے اور کہنے لگے، ہمارا ساتھ دیتے ہو یا نہیں؟ کہا میں تمہارا ساتھ دیتا
ہوں۔ اس وقت ابن عباس کی بینائی درست تھی۔ ہمیں اس بات کا علم نہیں کہ انہوں نے
ابن عباس کو کیا کہا مگر جب وہ واپس آئے تو کپڑے جھاڑتے افسوس ہے، افسوس ہے کہتے
ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ یہ لوگ ایک ایسے شخص کا گلہ کرتے ہیں جس کی دس ایسی خصوصیات
ہیں جو کسی اور شخص میں نہیں پائی جاتی۔

خیبر کی جنگ کے روز رسول اللہؐ نے فرمایا ——

"میں کل اس شخص کو فوج کا علم دوں گا۔ جس کو اللہ اور اس کا رسولؐ دوست
رکھتے ہیں، جس کو خدا نے کبھی ناکام نہیں کیا۔"

ایسے شرف کی تمنا بڑے بڑے صحابہ نے کی مگر کسی کو حاصل نہ ہوا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا
علیؑ کہاں ہیں؟ —— عرض کیا گیا آٹا پیس رہے ہیں۔ فرمایا کوئی تم میں سے جا کر یہ
یہ کام کرے۔ آنحضرتؐ نے علیؑ کو طلب کیا۔ آپ کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ رسول اللہؐ نے
اپنا لعاب دہن لگایا۔ تین دفعہ جھنڈے کو حرکت دی پھر علیؑ کے حوالے کیا۔

ابوبکر سورہ برأت کی چند آیات لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ رسول اللہؐ نے علیؑ کو
ان کے پیچھے روانہ کیا —— علیؑ نے آیات ابوبکر سے لے لیں۔ آپ نے علیؑ سے کہا

"میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے"

کہا ــــــــ "ان آیات کی تبلیغ میں کروں گا۔ یا وہ شخص کریگا جو مجھ سے ہوگا"

رسول اللہؐ نے اپنے عم کی اولاد سے فرمایا تھا تم میں کون دُنیا و آخرت میں میرا ولی ہو گا ؟

علیؑ نے عرض کیا میں دُنیا اور آخرت میں آپ کا ولی ہوں گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

تم میرے دُنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو جمع کرکے فرمایا

"پالنے والے، یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص آدمی ہیں، ان سے

ناپاک چیز کو دور رکھ ان کو پوری طرح پاک کر"

خدیجہؓ کے بعد رسول اللہؐ پر سب سے پہلے ایمان لائے۔

علیؑ نے رسولؐ کی خاطر اپنی جان فروخت کر دی ــــــــ رسول اللہؐ کی چادر اوڑھ کر بستر رسولؐ پر سو گئے۔ مشرک علیؑ کو رسول اللہؐ تصور کرتے رہے اور آپ آرام سے بستر رسولؐ پر سوتے رہے، ابوبکر آئے تو علیؑ کو یا نبیؐ اللہ کہکر پکارا۔ ابوبکر علیؑ کو رسول اللہ سمجھتے رہے علیؑ نے فرمایا ــــــــ رسولؐ اللہ میمون کنوئیں کی طرف چلے گئے ہیں۔ ابوبکر وہاں جاکر رسول اللہؐ سے ملے اور آپؐ کے ساتھ غار میں چلے گئے۔

جنگِ تبوک کے وقت اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ جانے لگے تو علیؑ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ رسول اللہ نے منع فرمایا تو حضرت علیؑ یہ سنکر رونے لگے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ــــــــ

"تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسےٰؑ سے تھا۔ لیکن تم نبی نہیں ہو"

رسول اللہؐ نے مسجد میں کھلنے والے اصحاب کے تمام دروازے بند کرا دیئے۔ مگر علیؑ کا دروازہ کھلا رہا اور آپ جنب کی حالت سے وہاں سے گزرتے تھے۔

خم غدیر کے مقام پر آخری حج کے موقع پر رسول اللہؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ـــــ

"جس کا میں ولی ہوں اس کے یہ ولی ہیں ـــــ اے پالنے والے تو اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے۔ اور تو اس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے، اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے، اور اس کو چھوڑ دے، جو علیؑ کو چھوڑ دے۔"

امام جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس روز صبح کے وقت فاطمہؑ کے دروازے پر آکر زور سے دروازہ کھٹکھٹاتے اور فرماتے ـــــ

"تم پر سلام اے اہل بیت، رسالت کی کان، فرشتوں کے اترنے کی جگہ خدا کی صلواۃ اور رحمت تم پر ہو۔"

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ .... کی تلاوت فرماتے پھر بہت زیادہ سخت دروازے کو پیٹتے اور فرماتے ـــــ

"میری اس سے صلح ہے جس سے ان کی صلح ہے۔ اور میری اس سے جنگ ہے۔ جس کی ان سے جنگ ہے۔"

عقرب سے روایت ہے کہ ـــــ میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ لوگ اس شخص علیؑ کے بارے میں بہت باتیں کرتے ہیں۔ کوئی آپ کی تعریف کرتا ہے اور کوئی آپ کی مذمت ـــــ ام سلمہؓ نے پوچھا تم تعریف کرنے والوں میں سے ہو یا برائی کرنے والوں میں؟ میں نے کہا کہ تعریف کرنے والوں میں۔ کہا ـــــ

"یہی بات درست ہے، خدا کی قسم علیؑ حق پر تھے۔"

میں نے آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ ...... کے بارے میں پوچھا تو کہا ـــــ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی اور اس وقت گھر میں سات افراد موجود تھے۔ جبرائیلؑ۔ میکائیلؑ۔ محمدؐ۔ علیؑ فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ، جبرائیلؑ نبیؐ کا

بہارا لئے ہوئے تھے، اور نبیؐ علیؑ کا۔

عمرہ ہمدانیہ کہتی ہے کہ ام سلمہؓ نے مجھے کہا کہ تم عمرہ ہمدانیہ ہو، میں نے کہا ہاں،
عمرہ نے کہا کہ مجھے ایسے شخص کے بارے میں آگاہ فرمایئے جس کو بعض لوگ دوست اور بعض
دشمن رکھتے ہیں۔ فرمانے لگیں، تم دوست رکھتی ہو یا دشمن؟ میں نے کہا میں نہ دوست رکھتی
ہوں نہ دشمن۔ ام سلمہؓ نے کہا کہ خداوند عالم نے آیت انما یرید اللہ ۔۔۔۔۔۔
میرے گھر میں اتاری، گھر میں صرف یہ حضرات موجود تھے، جبرائیلؑ، میکائیلؑ، محمد رسول اللہؐ
علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ، میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں اہل بیت میں سے ہوں
فرمایا، تم نیک ہو۔ اے عمرہ! اگر رسول اللہؐ ہاں فرماتے تو میرے لئے یہ بات کائنات
کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب تھی"

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آیت انما یرید اللہ ۔۔۔۔۔۔
میرے گھر میں نازل ہوئی، رسول اللہؐ نے اپنی مسجد میں ان پر چادر ڈال دی اور چادر
کا کونہ پکڑ کر فرمایا ــــــــــ

"اے پالنے والے! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو دور رکھ
جس طرح تو نے اس کو اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ سے دور رکھا
تھا، ان کو ناپاکی سے اس طرح پاک کر جس طرح آل لوطؑ، آل عمرانؑ اور
آل ہارونؑ کو پاک کیا تھا"

میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں آپ حضرات کیساتھ چادر میں اندر آسکتی ہوں؟
فرمایا تم بھلائی پر قائم ہو اور تمہارا انجام بھلائی پر ہوگا، تم رسول اللہ کی بیوی ہو، خدا
نے مجھے صرف ان پانچ حضرات کے بارے میں یہ کاروائی کرنے کا حکم دیا ہے، دعا میں
صرف ان کو مخصوص کیا ہے، یہ بات انہوں نے آل ابراہیمؑ سے میراث میں پائی ہے اس
آیت کی وجہ سے ــــــــــ

اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ

جب ابراہیمؑ کعبہ کی دیوار کو اٹھا رہے تھے ——— آلِ ابراہیمؑ ہماری دُعا میں شریک ہے، رسولؐ اللہ نے دُعائے ابراہیمؑ کی تجدید کی ہے،

میثم کہنے لگی اے اللہ کی بندی وہ لوگ کون ہیں، کہنے لگیں فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔

سُورۃُ السّبا

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

امام محمد باقر علیہ السلام سے ابو حمزہ ثمالیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ———

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ .....

کہو میں تم لوگوں کو ایک نصیحت کرتا ہوں

کی تفسیر آپ سے پوچھی۔ فرمایا ——— میں تمہیں علیؑ کی ولایت رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں، یہی ایک چیز ہے، جس کے متعلق خدا نے کہا ہے میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔"

عمر بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ———

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ .....

میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں

کی تفسیر پوچھی ——— فرمایا اس سے مراد ولایت ہے۔ عرض کیا یہ کیونکر؟ فرمایا خم غدیر کے مقام پر رسولؐ اللہ نے علیؑ کو کھڑا کر کے فرمایا تھا ———

"جس کا میں حاکم ہوں، اس کے علیؑ حاکم ہیں۔"

لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ محمدؐ ہر وقت ہمیں ایک نئی بات کی دعوت دیتا ہے۔ اپنے اہل بیت کو ہماری گردنوں پر مسلط کر دیا ہے۔ ــــــــــ آنحضرتؐ نے فرمایا خداوند عالم نے قرآن میں ایک آیت نازل فرمائی ــــ اے محمدؐ! کہو میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں، میں نے وہ فرض ادا کر دیا ہے جو تم پر واجب تھا۔

عرض کیا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَ فُرَادٰی

تم اللہ کے لئے دو ہو کر یا ایک ہو کر اُٹھو

فرمایا ــــ دو سے رسولؐ اللہ اور امیر المومنین کی اطاعت مراد ہے، فرادی ایک سے مراد ان کی اولاد سے ہونے والے امام مراد ہیں، خدا کی قسم اس کے علاوہ اور کوئی چیز مراد نہیں۔

عمر بن یزید بھی روایت صادق آل محمد علیہ السلام سے کرتے ہیں، الفاظ بالکل یہی ہیں ــــ عمر بن عبدالعزیز ایک اور سلسلۂ روات سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اِنَّمَا اَعِظُکُمْ سے مراد ولایت (علیؑ) ہے اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَ فُرَادٰی میں مثنیٰ سے مراد رسول اللہؐ اور علیؑ۔ فرادیٰ سے ان کی اولاد میں جو امام ہوں گے وہ مراد ہیں۔

سُورَۃُ الفَاطِر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابو جارود کہتا ہے میں نے ــــــــ

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ

" پھر ہم نے اپنی کتاب کا وارث ان کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں سے منتخب کر لیا تھا۔ پس ان میں کچھ کو اپنے بندوں سے منتخب کر لیا تھا پس ان میں کچھ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں :

کی تفسیر امام محمدؑ باقر علیہ السلام سے پوچھی، فرمایا ظالم لنفسہ لوگوں میں کوئی نہیں ہے مقتصد سے مراد بیٹھنے والا عبادت گزار سابق بالخیر تلوار نکال کر جہاد کرنے والا،

غالب بن عثمان منذری کہتا ہے کہ میں حج ادا کرنے کی خاطر گیا، میں امام محمدؑ باقر علیہ السلام کے پاس سے گزرا، اور اس آیت ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ........ کا مطلب پوچھا۔ ————

فرمایا ———— اے ابو اسحاق! تیری قوم یعنی کوفہ والے کیا کہتے ہیں؟ عرض کیا وہ تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے، فرمایا، جب جنت میں ہوں گے تو پھر کس چیز سے ڈریں گے! ———— عرض کیا، اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

فرمایا ———— " اے ابو اسحاق! یہ آیت خاص طور پر ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے، سابق بالخیر، علی بن ابی طالبؑ، حسنؑ، حسینؑ اور اہل بیت میں سے شہید مراد ہیں۔ ظالم لنفسہ اگر لوگوں میں ہے تو اس کی مغفرت ہو چکی ہے مقتصد سے مراد قائم اللیل اور صائم النہار ہے۔ اے ابو اسحاق! ہماری وجہ سے خدا تمہاری غلطیاں اور ٹھوکریں معاف کرتا ہے، ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے قرضے ادا کرتا ہے، ہماری وجہ سے تمہاری گردنوں سے ذلت دور کرتا ہے، ہماری وجہ سے (دنیا کا سلسلہ) ختم کرے گا۔ ہماری وجہ سے (دنیا کا سلسلہ) شروع کیا، تمہاری وجہ سے نہیں، ہم تمہارے لئے اصحاب کہف کی کان کی طرح ایک کان ہیں، نوحؑ کی کشتی کی طرح تمہارے

لئے کشتی ہیں، اولادِ اسرائیل کے باب حطہ کی طرح تمہارے لئے باب حطہ ہیں"

عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ (ص) یقول لعلی یا علی (ع) البشر و لبشر فلیس لشیعتک کرب عند الموت ولا وحشۃ فی القبور ینفضون التراب من رؤسہم و لحاھم یقولون الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا الغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب۔

ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا تجھے بشارت ہو کہ تمہارے شیعوں کو موت کے وقت تکلیف نہیں ہو گی، اور نہ ہی ان کو قبر میں کوئی پریشانی ہو گی، سر اور داڑھی سے مٹی جھاڑتے ہوئے اٹھیں گے اور کہیں گے شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اس نے ہم سے غم دور کیا، بے شک ہمارا رب بخشنے والا ہے، قدر دان ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں لا اتارا، جس میں ہم کو کوئی رنج نہیں پہنچے گا اور اس میں کوئی تھکن پہنچے گی"

عن علی (ع) قال انا و شیعتی یوم القیامۃ علی منابر من نور فیمر علینا الملائکۃ فیسلم علینا فیقولون من ھذا الرجل و من ھؤلاء فیقال لھم ھذا علی ابن ابی طالب بن عم النبی (ص) فیقال من ھؤلاء فیقال لھم ھؤلاء شیعتہ قال فیقولون ابن النبی (ص) العربی و ابن عمہ فیقولون ھما عند العرش قال فینادی مناد من السماء عند رب العزۃ یا علی ادخل الجنۃ انت و شیعتک لا حساب علیک ولا علیھم

فیدخلون الجنّة فیتنعمون فیھا من فواکھھا ویلبسون السندس والاستبرق ومالم ترعین فیقولون الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی من علینا بنبیہ محمد (ص) ولوصیہ علی بن ابی طالب (ع) والحمد للہ الذی من علینا بھما من فضلہ وادخلنا الجنة فنعم اجر العاملین فینادی مناد من السماء کلوا واشربوا ھنیئا قد نظر الیکم الرّحمٰن بنظرۃ فلاباس علیکم ولاحساب ولاعذاب ۔

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے روز میں اور میرے شیعہ نور کے منبروں پر تشریف فرما ہونگے ۔ فرشتے ہمارے ہاں سے گزریں گے اور ہمیں سلام کہیں گے ۔ اور پوچھیں گے یہ شخص اور یہ حضرات کون ہیں ؟ کہا جائے گا کہ یہ علیؑ ہیں اور یہ آپ کے شیعہ ہیں ۔ پوچھیں گے کہ نبیؐ عربی اور اس کا ابن عم کہاں ہے ؟ جواب دیں گے دونوں عرش کے پاس موجود ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے ایک منادی ندا دے گا ، اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ جنت میں داخل ہوجائیں ، تم پر اور تمہارے شیعوں پر کوئی حساب نہیں ہے ، جنت میں داخل ہوں گے ، وہاں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے ، پھل کھائیں گے ، سندس اور ریشم کے کپڑے پہنیں گے ، جن کو آج تک آنکھ نے نہیں دیکھا ہوگا ۔ کہیں گے شکر ہے خدا کا جس نے ہم سے غم دُور کیا ، ہمارا ربّ بخشنے والا قدر دان ہے ۔ جس نے اپنے نبی محمدؐ اور اپنے وصی علی ابن ابی طالبؑ کو بھیج کر ہم پر احسان کیا ۔ شکر ہے اس خدا کا جس نے اپنے فضل سے دونوں کو بھیج کر ہم پر احسان کیا اور ہم کو جنت

میں داخل کیا، جو عمل کرنے والوں کے لئے اچھی جگہ ہے، آسمان سے منادی ندا دے گا۔ خوب کھاؤ پیو۔ خداوند عالم نے تمہیں ایسی نگاہ سے دیکھا ہے جس سے تم پر کوئی خوف حساب اور عذاب نہیں ہے۔

جہم بن حر سے مروی ہے کہ میں مسجد مدینہ میں داخل ہوا، دو رکعت نماز ساریہ پر پڑھی۔ خدا سے دُعا کی کہ میرے پاس باتیں کرنے کے لئے ایسا نیک ساتھی بھیج جس کی باتوں سے مجھے خدا فائدہ دے، میری تنہائی دُور ہو ابو درداؓ آکر بیٹھ گئے۔ میں نے اس کو اپنی دعا بتائی کہا تیری دعا پر میں بہت خوش ہوا ہوں کہ خدا نے مجھے تیرا نیک ساتھی بنایا، عنقریب میں تم کو ایک ایسی حدیث سناؤں گا، جو تم سے پہلے کسی کو نہیں سنائی اور نہ ہی تیرے بعد کسی اور کو سناؤں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ آیت تلاوت فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا اِلٰى جَنّٰتِ عَدْنٍ تک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"سابق جنت میں بغیر حساب داخل ہوگا، میانہ رو سے تھوڑا سا حساب ہوگا اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ایک دن قید ہوگا۔ اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔ اس کے دل میں غم داخل ہوگا، خدا اس پر رحم فرما کر جنت میں داخل کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، شکر ہے اس ذات کا جس نے غم کو ہم سے دُور کیا، جس کو لوگوں کے دلوں میں محشر کے میدان میں داخل کرے گا۔ ہمارا رب بخشش کرنے والا اور قدر دان ہے، ان کا عمل قلیل تھوڑے شکر کے ساتھ قبول کرتا ہے اور ان کے بڑے بڑے گناہ بخش دیتا ہے۔"

سلمان فارسیؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کے بارے میں طویل کلام کیا۔ اس کا ذکر علیؑ سے سلمان فارسیؓ نے کیا تو علیؑ نے کہا خدا کی قسم اے سلمانؓ رسول اللہؐ نے مجھے اس

بات سے آگاہ کیا تھا جس سے تم کو آگاہ کیا ہے. فرمایا تھا ــــــــــــ

" اے علیؑ! تیری فضیلت خدا کی جانب سے ایسی کبھی نہیں سُنی تھی جس کا تذکرہ آسمان والے کرتے تھے. میں نے آسمان کو دیکھا جو سخت گردش میں تھا. فرشتے میرے پاس آتے تھے. آسمان کی گردش کے خوف سے، اس بارے میں خداوندعالم کا کلام ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَہُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا

" بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ یہ دراپنی اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔ اگر یہ اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو اس کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو ان کو روک دیتا، بے شک وہ بڑا بُردبار اور بخشنے والا ہے "

اس وقت آسمان میں تیرے امر کی تعظیم ہو گی، حتیٰ کہ فرشتے خدا کی جانب سے آواز سنیں گے، اے بندو! چپ ہو جاؤ. میں نے اپنے ایک بندے پر اپنی محبت ڈال دی ہے، اپنی اطاعت سے مکرم اور اپنی کرامت سے چُن لیا ہے فرشتے کہیں گے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن شکر ہے اس ذات کا جس نے ہمارا غم دُور کیا۔ تم سے خدا کے نزدیک کون زیادہ مکرم ہے خدا کی قسم محمدؐ اور اس کے تمام اہل بیت بلند مرتبہ ہوں گے، تیری (علیؑ کی) فضیلت سے آسمان والوں پر فخر کریں گے. محمدؐ کہیں گے شکر ہے خدا کا جس نے میرے بھائی کے بارے میں اپنا وعدہ پورا کیا. جو خدا کی مخلوق سے میرے منتخب اور چُنے ہوئے ہیں. میں خدا کے ہاں سے نہیں اٹھا تھا. مگر اس نے مجھے وہ بشارت دی، جس کو میں نے دیکھا، محمدؐ وسیلہ کے مقام نور کے ایک

منبر پر تشریف فرما ہوں گے اور فرمائیں گے ——————

الحمد لله الذی احلنا دار المقامة من فضله لا یمسنا

فیها نصب ولا یمسنا فیها لغوب۔

خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو ہمیشہ رہنے والی جگہ میں لا اتارا ہے اپنے فضل کی وجہ سے جہاں ہمیں کوئی تکلیف اور تھکن نہیں پہنچے گی۔

خدا کی قسم اے علیؑ! تمہارے شیعوں کو ہر جمعہ کو تمہارے پاس آنے کی اجازت ہوگی، وہ اپنے اپنے مقامات سے تمہیں اس طرح ملاحظہ کریں گے، جس طرح زمین والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں، تم مقام اعلیٰ علیین میں ایک غرفہ میں ہوں گے۔ اس سے اونچا اور کوئی درجہ مخلوق کے لئے نہیں ہوگا.....

سورۃ یٰسٓ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو لیلیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ——————

"صدیق تین ہیں، حبیب نجار مومن آل یٰسٓ، جو کہتا تھا ——

"اے قوم رسولوں کی اتباع کرو"

اور حزقیل مومن آل فرعون، جس نے کہا تھا ——————

"اس آدمی کو قتل کرتے ہو، جو کہتا ہے، میرا رب اللہ ہے"

تیسرے علی بن ابی طالبؑ ہیں، جو ان سے افضل ہیں"

ابو ایوب انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

صدیق تین ہیں ۔۔۔۔۔ حزقیل مومن آلِ فرعون، حبیب نجار مومن آل یٰسٓ، اور علی بن ابی طالب، جو ان سے افضل ہیں۔

سورۃ الصافات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ

(قیامت کے روز) ان کو ٹھہراؤ، ان سے سوالات کئے جائیں گے۔

ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ ان سے علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

ابن عباس نے آیت ۔۔۔۔۔ سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسٓ (آل یٰسٓ پر سلام ہو) کی تفسیر میں فرمایا کہ آل یٰسٓ سے مراد آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سلیم بن قیسؓ عامری نے کہا کہ میں نے علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا ۔۔۔۔۔

" یٰسٓ سے مراد رسول اللہ ہیں اور ہم ان کی آل ہیں۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ۔۔۔۔۔ کے بارے میں کہا کہ ان سے علیؑ کی ولایت کی بابت پوچھا جائے گا۔

صادق آل محمد علیہم السلام نے آیت ۔۔۔۔۔

وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ۔

" ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے، جس کے لئے ایک معین ٹھکانہ نہ ہو۔ یقیناً ہم صف باندھنے والے ہیں اور بے شک ہم تسبیح کرنیوالے ہیں"

کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ آیت آئمہ اور اوصیاء آل محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

سورۃ ص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ

" آیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے، زمین میں فساد کرنے والوں کے برابر سمجھیں گے، یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر رکھیں گے:"

ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ تین مسلمانوں کے بارے میں جو متقی اور نیک عمل کرنے والے ہیں جو علیؑ حمزہؓ اور عبیدہؓ ہیں اور تین مشرکوں کے بارے میں جو زمین پر فسادی ہیں جو عتبہ بن ربیعہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ ہیں۔ جنگ بدر میں علیؑ نے ولید کو حمزہؓ نے عتبہ بن ربیعہ کو اور عبیدہؓ نے شیبہ کو قتل کیا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں ———

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ

"دوزخی کہیں گے، جن لوگوں کو ہم دنیا میں شراتی سمجھتے تھے ان کو یہاں نہیں دیکھتے"——— فرمایا۔ اے گروہ شیعہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس سے تمہیں مراد لیا ہے۔

سماعہ بن مہران نے کہا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ، تم لوگوں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟——— عرض کیا۔ ہم لوگوں سے بُرا ان کے نزدیک کوئی نہیں وہ تو ہمیں یہودیوں۔ نصاریٰ، مجوسیوں اور مشرکوں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں، فرمایا۔

"خدا کی قسم، تم میں سے دو، بلکہ ایک بھی دوزخ میں نہیں ہوگا، تم وہ لوگ ہو
جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے،
وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ
أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ
اور وہ کہیں گے کہ کیا ہوگیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم بدوں میں
شمار کرتے تھے، یا ان کو ہم نے مسخرہ بنا لیا تھا، یا نگاہیں اُن سے پھر گئی ہیں"
سلیمان دیلمی سے مروی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا
کہ ابو بصیرؓ تشریف لائے، جن کا سانس چڑھا ہوا تھا،
فرمایا ـــــ اے ابو محمدؒ! لمبے لمبے سانس کیوں بھرتے ہو؟ عرض کیا فرزندِ رسولؐ
پر قربان جاؤں، بوڑھا اور لاغر ہوگیا ہوں، موت قریب ہے انجام کا پتہ نہیں۔
فرمایا ـــ اے ابو محمدؒ! تم ایسی باتیں کرتے ہو!
عرض کیا ـــــ قربان جاؤں، یہ کیونکر نہ کہوں؟
فرمایا ـــــ اے ابو محمدؒ! خدا نے تمہارا ذکر قرآن میں دشمن کی زبان سے
حکایت کیا ہے ـــــ
قَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ
أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ۔ إِنَّ ذَٰلِكَ
لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ۔
اور وہ کہیں گے کہ کیا ہوگیا ہے، کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنکو ہم بدوں
میں شمار کرتے تھے، آیا ہم نے ان کو مسخرہ بنا لیا تھا، یا نگاہیں ان سے پھر گئیں ہیں
بے شک یہ اہل جہنم کا آپس میں لڑنا برحق ہے"
خدا کی قسم اس سے تم لوگ مراد ہو، اگرچہ اس دنیا میں لوگ تمہیں شرانی کہتے ہیں حالانکہ

تمہاری جنت میں عزت کی جائے گی، دوزخ میں تمہیں تلاش کیا جائیگا۔

عند لهذا العالم شرار الناس فانتم والله في الجنة تحبرون وفي

النار تطلبون ۔

سورۃ الزمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہم لوگوں سے کئی قسم کی احادیث بیان کرتے ہیں ہماری بعض احادیث وہ ہیں جنکو ہم بلا خوف و خطر منبر پر بیان کرتے ہیں، جو ہمارے لئے زینت کا اور ہمارے دشمنوں کے لئے رسوائی کا باعث ہیں، بعض احادیث وہ ہیں جو ہم صرف اپنے شیعوں سے بیان کرتے ہیں، جس پر وہ اتحاد اور اتفاق کرتے ہیں، بعض احادیث وہ ہیں جو صرف ایک یا دو آدمیوں سے بیان کرتے ہیں، اگر ایسی حدیث تین آدمیوں سے بیان کی جائے تو وہ بے کار ہو جاتی ہے، ایک حدیث ہماری وہ ہے، جس کو ہم صرف محفوظ قلعوں، امین دلوں، فہم رسا، عقول اور سنجیدہ کے سپرد کرتے ہیں۔ ایسے لوگ حدیث کے برتن، نگہبان، دعوت دینے والے حفاظت کرنے والے گواہ بن جاتے ہیں، جو شخص ہماری حدیث بیان کرتا ہے، ہم ایک دن اُس سے ضرور پوچھیں گے، اگر جھوٹا ہو گا تو حدیث کی تکذیب کر دے گا۔ اگر سچا ہو گا تو اس کی تصدیق کر دے گا، ایسا شخص سچا کہلائے گا، ہر آنے والی آنکھ سے اس کی ایسی بات کی وجہ سے طعنہ زنی نہ کرو، جس سے دل نفرت کرے۔

علیؑ بن حسینؑ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں۔ ــــــــــــ

أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ۔

"کوئی اس وقت کہے کہ ہے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں کیسی کمی کی اور میں ہمیشہ ہنسی اڑانے والوں میں رہا۔"

جنب اللہ (خدائی کا پہلو) سے مراد علیؑ ہیں، قیامت کے روز تمام مخلوق پر خدا کی حجت ہیں۔ —— اذکان یوم القیامۃ امر اللہ خزان جہنم ان یدفع مفاتیح جہنم الی علی (ع) فیدخل من یرید و ینجی من یرید۔

"قیامت کے روز خدا خازن جہنم کو حکم دے گا کہ وہ دوزخ کی کنجیاں علیؑ کے حوالے کر دے، آپ جس شخص کو چاہیں گے دوزخ میں داخل کریں گے۔ اور جس کو چاہیں گے دوزخ میں داخل نہیں کریں گے۔"

و ذلک رسول اللہ (ص) قال من احبک فقد احبنی و من ابغضک فقد ابغضنی، یا علیؑ انت اخی و انا اخوک یا علی ان لواء الحمد مع یوم القیامۃ تقدم بہ قدام امتی و المؤذنون عن یمینک و عن شمالک۔

"اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے (اے علیؑ) جس شخص نے تمہیں دوست رکھا۔ اس نے مجھے دوست رکھا، جس نے تم سے بغض رکھا۔ اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اے علیؑ تو میرا اور میں تیرا، آپس میں بھائی ہیں، قیامت کے روز لواء الحمد تمہارے ہاتھ میں ہوگا اور تم اس کو لیکر میری امت کے آگے چلو گے، موذن تیرے دائیں بائیں ہوں گے۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ——————

لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

اگر شرکت کیا تو تمہارے عمل سب درست جائیں گے۔ تو نقصان اٹھانے والوں

میں ہو جائے گا" ــــــ اگر علیؑ کی ولایت میں کسی کو شریک کیا تو تمہارے اعمال مٹا دوں گا۔

ابوذر غفاریؓ کا بیان ہے کہ میں ام سلمہؓ کے گھر میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ حدیث بیان فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا، اس دوران میں علیؑ تشریف لائے۔ آپ کو دیکھتے ہی رسول اللہؐ کا چہرہ خوشی اور مسرت سے چمک اٹھا آپ کو سینے سے لگایا اور آنکھوں کے درمیان بوسے دیئے۔ میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا آنے والے شخص کو اچھی طرح جانتے ہو؟

ابوذرؓ نے کہا ــــــ یا رسول اللہؐ، تیرے بھائی، تیرے ابن عم، شوہر فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سرداران جنت کے باپ ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ــــــ

یا اباذر ھذا الامام الازھر و رمح الاطول وباب اللہ الاکبر

اے ابوذرؓ! یہ امام ازہر، خدا کا لمبا نیزہ اور خدا کا بڑا دروازہ ہیں، جو شخص خدا کے پاس جانا چاہے۔ وہ اس دروازہ سے داخل ہو۔ اے ابوذرؓ! یہ خدا کا انصاف قائم رکھنے والے ہیں۔ خدا کی حریم سے بھگانے والے ہیں۔ خدا کے دین کے ناصر، مخلوق پر حجت خدا، یہ ہر امت میں حجت خدا ہیں،

یا اباذر ان اللہ خلق کل رکن فی ارکان عرشہ سبعون الف ملک لیس لھم تسبیح ولا عبادۃ الا الدعا لعلی (ع) ــــــ اے ابوذرؓ! خدا نے اپنے عرش کے ہر رکن کے لئے ستر ہزار فرشتے خلق کئے ہیں ان کی تسبیح اور عبادت علیؑ کے لئے دعا کرنا ہے۔ اور آپ کے دشمنوں پر لعنت کرنا ہے لولا علیؑ لا ابان الحق من باطل ــــــ اگر علیؑ نہ ہوتے تو حق باطل سے الگ نہ ہوتا ولا مومن من الکافر نہ مومن کافر سے جدا ہوتا۔ نہ خدا کی عبادت

ہوتی، علیؑ نے مشرکین کو اسقدر مارا حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گئے، خدا کی عبادت کرنے لگے، اگر علیؑ نہ ہوتے تو ثواب اور عذاب کا تصور بالکل نہ ہوتا۔ خدا کے سامنے اس کا کوئی پردہ اور حجاب نہیں ہے۔ وہ خود پردہ اور حجاب ہیں۔
پھر رسول اللہ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ——————

شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحاً والذی اوحینا الیک وما اوحینا بہ ابراھیم وموسےٰ و عیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ کبر علی المشرکین ماتدعوھم الیہ - اللہ یجتبی الیہ من یشآ ویھدی الیہ من ینیب (اردو ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

اے ابوذرؓ! خدا اپنی خدائی وحدانیت اور یکتائیت میں خود مختار ہے اپنے مخلص بندوں کو اپنی ذات کا تعارف کراتا ہے، تاکہ ان کے لئے اپنی جنت جائز قرار دے، جس کو ہدایت دیتا ہے اسں کو علیؑ کی ولایت کی معرفت دیتا ہے، جس کے دل کو سکون نہیں دینا چاہتا، اسں کو علیؑ کی معرفت نہیں دیتا۔

یا ابا ذر ھذا رایۃ الھدی وکلمۃ التقوی والعروۃ الوثقی وامام اولیائی ونور من اطاعنی وھو الکلمۃ التی الزمتھا المتقین فمن احبہ کان مؤمنا ومن ابغضہ کان کافرا ومن ترک ولایتہ کان ضالا مضلا ومن جحد حقہ کان مشرکا یا ابا ذر! یؤتی بجاحد حق علی (ع) وولایۃ علی (ع) یوم القیامۃ اصم واعمی وابکم یتکبکب فی ظلمات یوم القیامۃ ینادی مناد

یا حسرتاه علی ما فرطت فی جنب الله والقی فی عنقه
طوق من نار ولذلک الطوق ثلثمائة شعبة علی کل
شعبة شیطان یتفل فی وجهه الکلح من جوف قبره
الی النار فقال ابوذر قلت فداک ابی وامی یارسول الله (ص)
ملئت قلبی فرحا وسرورا فزدنی فقال یا اباذر لما ان
عرج بی الی السماء فعبرت فی السماء الدنیا ادرکت ملکا من
الملائکة واقام الصلوة فاخذ بیدی جبرئیل فقدمنی
فقال یا محمد (ص) صل بالملائکة فقد طال شوقهم الیک
فصلیت بسبعین صفاً الصف ما بین المشرق والمغرب
لایعلم عددهم الا الذی خلقهم فلما انفتلت من صلوتی
واخذت فی التسبیح والتقدیس اقبلت الی شرذمة بعد
شرذمة من الملائکة فسلموا علی وقالوا یا محمد لنا
الیک حاجة هل تقضیها یارسول الله (ص) فظننت ان
الملائکة یسألون الشفاعة عند رب العالمین لان
الله فضلنی بالحوض والشفاعة علی جمیع الانبیاء قلت
ماحاجتکم ملائکة ربی قالوا یا نبی الله اذا رجعت
الی الارض فاقرء علی بن ابی طالب منا السلام و
اعلمه بان قد طال شوقنا الیه قلت ملائکة ربی
هل تعرفونا حق معرفتنا فقالوا یا نبی الله وکیف
لانعرفکم وانتم اول خلق الله خلقکم اشباح نور
من نور فی نور من سناء عزه ومن سناء ملکه ومن

نور وجهه الكريم وجعل لكم مقاعد في ملكوت
سلطانه وعرشه على الماء قبل ان تكون السماء مبنية
والارض مدحية وهو في الموضع الذي ينوي فيه ثم
خلق السموات والارضين في ستة ايام ثم رفع العرش
الى السماء السابعة فاستوى على عرشه وانتم امام
عرشه تسبحون وتقدسون وتكبرون ثم خلق الملائكة
من بدو ما اراد من انوار شتى وكنا نمر بكم وانتم
تقدسون وتهللون وتكبرون وتسبحون وتمجدون
فنسبح ونقدس ونمجد ونهلل تسبيحكم وتقديسكم
وتهليلكم فما نزل من الله فاليكم وما صعد الى الله
فمن عندكم فلم لا نعرفكم اقرء عليا (ع) منا السلام
واعلمه بان قد طال شوقنا اليه۔

"اے ابوذرؓ! یہ ہدایت کا جھنڈا، پرہیزگاری کا کلمہ، مضبوط رسی، میرے
دوستوں کا امام، جس نے میری اطاعت کی اس کے لئے نور، علیؑ وہ کلمہ
ہے جس کو متقین نے گرہ باندھ لیا ہے۔ جس نے اس کو دوست رکھا مومن
ہوا۔ جس نے بغض رکھا کافر بنا، جس نے علیؑ کی ولایت کو ترک کیا وہ گمراہ
اور گمراہ کرنے والا بنا۔ جس نے آپ کی ولایت کا انکار کیا۔ وہ مشرک
ہوا۔ اے ابوذرؓ! علیؑ کے حق اور ولایت کا منکر قیامت کے روز بہرہ،
اندھا اور گونگا محشور ہوگا۔ قیامت کے روز کی تاریکی میں ادھر ادھر گرتا
پڑتا ہوگا اور کہتا ہوگا۔ ہے افسوس! میں نے جنب اللہ کے بارے میں
کوتاہی کی۔ اس کے گلے میں آگ کا طوق ڈال دیا جائے گا۔ جس کے

تین سو شعبے ہوں گے، ہر ایک پر شیطان موجود ہوگا۔ اس کے سیاہ چہرے پر تھوکے گا۔ قبر سے لیکر دوزخ تک۔ ابوذرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یارسول اللہؐ آپ نے میرے دل کو مسرت اور خوشی سے پُر کر دیا ہے۔ کچھ اور اضافہ فرمایئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: میں آسمان پر گیا، آسمان دنیا عبور کیا ایک فرشتہ کو پایا، اس نے اقامت کہی جبرائیلؑ نے مجھے آگے کر دیا کہا یا محمدؐ! نماز پڑھایئے، ان کو مدت سے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا شوق تھا میں نے ستر صفوں کو نماز پڑھائی ایک صف مشرق سے مغرب تک لمبی تھی، ان کی تعداد کو صرف وہ ذات جانتی ہے، جس نے ان کو پیدا کیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے تسبیح اور تقدیس خدا شروع کی تو فرشتوں کے گروہ میرے پاس آتے اور مجھے سلام کرتے، عرض کرتے یا محمدؐ! ہماری ایک درخواست منظور فرمایئے۔ مجھے خیال ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کا سوال کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حوض کوثر اور شفاعت کا اعزاز دیگر تمام انبیاء پر فضیلت عطا کی ہے۔ میں نے کہا میرے رب کے فرشتوں کیا درخواست ہے۔ عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ جب آپ واپس زمین پر تشریف لے جائیں تو علیؑ کو ہمارا سلام کہنا، آپ کو آگاہ کرنا کہ آپ کے شوق میں زمانہ بہت لمبا ہو گیا ہے، میں نے کہا، میرے رب کے فرشتو! ہمیں پوری طرح جانتے ہو، عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ، آپ حضرات کو کیونکر نہ جانیں آپ حضرات اللہ تعالیٰ کی پہلی مخلوق ہیں، آپ کو اشباح نور کی شکل میں نور سے پیدا کیا۔ اپنے وجہ کریم کے نور سے پیدا کیا۔ اپنے ملکوت سلطان میں ٹھہرایا۔ خدا کا عرش پانی پر قائم تھا۔ اس وقت آسمان کا شامیانہ نہیں لگا تھا۔ اور نہ ہی زمین بچھی تھی۔

پھر چھ دن کے

اندر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ پھر عرش کو ساتویں آسمان پر قائم کیا۔ آپ عرش کے سامنے تسبیح تقدیس اور تکبیر کہہ رہے تھے، اپنی قدرت سے پھر فرشتوں اور مختلف انوار کو پیدا کیا، ہم آپ حضرات کے قریب سے گزرتے، آپ حضرات تسبیح تہلیل، تکبیر، تسبیح اور تحمید میں مشغول ہوتے، آپ حضرات کی تسبیح تقدیس اور تہلیل سن کر ہم تسبیح، تقدیس تحمید اور تہلیل بیان کرتے، اللہ تعالیٰ کی باتیں جو تمہارے پاس آتی ہیں اور تمہاری باتیں جو اس کے پاس جاتی ہیں، ان کا ہمیں علم نہیں ہے۔ علی علیہ السلام کو ہمارا سلام کہدینا اور کہنا کہ ہم آپ کی کی زیارت کے بہت زیادہ مشتاق ہیں، پھر میں دوسرے آسمان پر گیا، مجھے فرشتے ملے، انہوں نے مجھے سلام کیا، انہوں نے بھی وہی باتیں کیں جو ان کے ساتھیوں نے کی تھیں، میں نے کہا اے میرے رب کے فرشتو تم ہمیں اچھی طرح جانتے ہو، کہنے لگے، خدا کے نبیؐ آپ حضرات کو کیونکر نہ جانیں تم مخلوق میں اللہ کے برگزیدہ ہو، اس کے علم کے خزانہ۔ اس کی مضبوط رسّی اس کی حجت، جانب، جنب انتم الکرسی تم خدا کی کرسی ہو، اصول العلم علم کا اصول، تمہارا قائم، بہترین قائم، تمہارا ناطق، بہترین ناطق، خدا نے تمہاری وجہ سے اپنے دین کا افتتاح کیا۔ اور تمہاری وجہ سے ختم کریگا علیؑ کو ہمارا سلام کہنا اور آپ کو آگاہ کرنا کہ ہم مدت سے آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔

تیسرے آسمان پر گیا فرشتوں سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے سلام کیا انہوں نے بھی وہی گفتگو کی جو ان کے ساتھی فرشتوں نے کی تھی، میں نے کہا میرے رب کے فرشتو کیا تم ہمیں پوری طرح جانتے ہو، کہنے لگے یا نبیؐ اللہ لم لا نعرفکم ہم کیوں کر آپ کو نہ جانیں وانتم باب اللہ وحجۃ الخصام و

علی دابۃ الارض وفاصل القضا ثم اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہو، حجت خصام ہو، علیؑ دابۃ الارض، مقدمات کے فیصلے کرنے والے، عضبا (اونٹنی) کے سوار وقسیم النار غداً کل دوزخ کی تقسیم کرنے والے سفینۃ النجاۃ نجات کی کشتی، من رکبھا نجیٰ ومن تخلف عنھا فی النار پیتر دی جو اس پر سوار ہوا نجات پاگیا، جس نے اس کو کھو دیا دوزخ میں داخل ہوا۔ ....
ہم آپ حضرات کو کیونکر نہ جانیں، علی علیہ السلام کو ہمارا سلام کہنا، انہیں آگاہ کرنا کہ ہم ان کی زیارت کے بے حد مشتاق ہیں۔
جب میں چوتھے آسمان پر پہنچا تو فرشتوں نے مجھ سے ملاقات کی جو مجھے سلام کیا انہوں نے بھی وہی باتیں کیں جو پہلے فرشتوں نے کی تھیں۔ میں نے کہا کیا تم ہمیں اچھی طرح جانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم کیونکر نہ جانیں انتم شجرۃ النبوۃ و بیت الرحمۃ ومعدن رسالۃ و مختلف الملائکۃ آپ نبوت کا درخت رحمت کا گھر، رسالت کی کان، فرشتوں کے آنے جانے کی جگہ، وعلیکم جبرائیل ینزل بالوحی من السماء من عند رب العالمین، خدا کی بارگاہ سے جبرائیل وحی لیکر تمہارے پاس آتے ہیں، علیؑ کو ہمارا سلام کہنا اور ہمارے شوق کے بارے میں آگاہ کرنا۔
پانچویں آسمان پر پہنچا تو فرشتوں نے ملاقات کی، سلام کیا، انہوں نے بھی دوسرے فرشتوں کی طرح گفتگو کی، میں نے کہا میرے رب کے فرشتو! آپ ہمیں اچھی طرح جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہم صبح و شام عرش پر ہوتے ہیں ساق عرش پر لکھی ہوئی یہ عبارت دیکھتے ہیں۔
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ص) ایدہ اللہ لعلی بن ابی طالب (ع) فعلی بن ابی طالب ولی اللہ والعلم

بینہ وبین خلقہ وھو دافع المشرکین ومبیر الکافرین نعلمنا عند ذلک ان علیاً ولی من اولیاء اللہ فاقرئہ منا السلام واعلمہ بشوقنا الیہ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ خدا نے ان کی تائید علیؑ کے ذریعے کی ہے، علیؑ خدا اور مخلوق کے درمیان جھنڈا ہیں، علیؑ، کافروں کو دفع کرنے والے اور کافروں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ اس سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ علیؑ اولیاء اللہ میں سے ہیں، ان سے ہمارا سلام کہنا ہماری خواہش سے آپ کو آگاہ کرنا۔

چھٹے آسمان پر پہنچا تو فرشتوں نے ملاقات کی، مجھے سلام کیا، انہوں نے بھی دوسرے فرشتوں کی طرح بات چیت کی، ہم نے کہا کیا تم ہمیں اچھی طرح جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کیونکر نہ جانیں، خدا نے جنت الفردوس کو پیدا کیا، اس کے دروازے پر ایک درخت ہے، اس کے ہر پتے پر یہ دو حرف نور سے تحریر ہیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی بن ابی طالب عروۃ اللہ الوثیقۃ وحبل اللہ المتین وعین اللہ علی الخلائق اجمعین وسیف نقمتہ علی المشرکین فاقرأہ منا السلام۔ وقد طال شوقنا الیہ۔

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ علیؑ خدا کی مضبوط رسی اور خدا کی حبل متین ہیں، تمام مخلوق پر خدا کی آنکھ اور مشرکین کے لئے اس کے عذاب کی تلوار ہیں ہمارا آپ سے سلام کہنا۔ ہم آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔

ساتویں آسمان پر گیا، فرشتوں کو یہ کہتے ہوئے سنا، خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ سچا کیا، انہوں نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ پر سلام کیا۔ انہوں نے بھی دیگر فرشتوں کی طرح مجھے سلام کیا، میں نے کہا میرے رب کے فرشتو! میں نے تمہیں کہتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ ہمیں زمین کا وارث بنایا، جنت میں جہاں چاہیں گے وہ رہیں گے۔ وہ کون سی چیز ہے، جو کہ کے مطابق تمہیں دی گئی ہے، کہنے لگے اے اللہ کے نبیؐ، آپ حضرات کو اشباحِ نور کی شکل میں پیدا کیا، اپنے سناءِ نور اور سنائع سے، تمہارا ٹھکانا اپنا ملکوت سلطان قرار دیا، اپنے بندوں پر تمہیں گواہ بنایا، تمہاری ولایت ہم پر پیش کی، اس کو ہمارے دلوں میں راسخ کیا، از روئے محبت ہم نے آپ کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا۔ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آپ کو ہمیں آسمان پر دکھلائے گا۔ اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اب آپ آسمان پر تشریف فرما ہیں، پھر ہم نے علیؑ کی زیارت کا شوق ظاہر کیا، خدا نے آپ کی شکل کا ایک فرشتہ ہمارے لئے پیدا کیا اسے یمین عرش میں ایک تختہ پر بٹھایا۔ جو سونے کا ہے، موتیوں اور جواہر سے مرصع ہے۔ تخت کے پائے سبز زبرجد کے بنے ہوئے ہیں، اس کے اوپر سفید موتیوں کا قبہ بنا ہوا ہے۔ جس کا باطن ظاہر سے اور ظاہر باطن سے دکھائی دیتا ہے، صاحبِ عرش نے اس سے کہا کھڑا ہو جا، وہ خدا کے حکم پر کھڑا ہو گیا ہے، جب ہم زمین کے علیؑ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں تو آسمان پر اس کی شبیہ کو دیکھ لیتے ہیں۔"

ابو طفیل نے کہا کہ علی علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا

وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ــــــــــــ

امیر المومنینؑ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام کیا۔

جعفر بن محمد علیہما السلام سے مروی ہے کہ جبرائیلؑ چالیس روز تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں نہ آئے۔ ایک روز کہنے لگے، پالنے والے ہمیں آپ کے نبیؐ کی زیارت کا شوق ہے۔ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیے۔

اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کی طرف وحی کی، کہ میرے حبیب اور نبیؐ کے پاس جاؤ، انہیں میرا سلام کہو اور آگاہ کر دو کہ ——— میں نے آپ کو نبوت کے رتبہ پر فائز کیا، تمام انبیاء سے افضل قرار دیا۔ آپ کے وصی کو میری طرف سے سلام ہو، اور اُسے کہو کہ میں نے آپ کو وصیت سے مخصوص کیا اور تمام اوصیاء پر فضیلت دی۔ جبرائیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے لئے کھجور کی پتیوں سے بھرا ہوا تکیہ رکھا گیا، رسول اللہؐ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا ———

"یا محمدؐ! خدا تعالیٰ آپ کو سلام کے بعد کہتا ہے کہ میں نے آپ کو نبوت کیساتھ مخصوص کیا اور تمام انبیاء سے افضل قرار دیا۔ اپنے وصی کو میرا سلام کہو اور اُسے آگاہ کر دو کہ میں نے اس کو وصیت سے مخصوص کیا اور تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے۔"

رسول اللہؐ نے کسی کو بھیج کر علیؑ کو طلب کیا اور جبرائیلؑ کی اطلاع سے آگاہ کیا، یہ سن کر علیؑ سخت روئے۔ پھر کہا۔ میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے میرے گناہوں کے بارے میں نہ پوچھے، اور اپنی کرامت سے مجھے جدا نہ کرے۔ اور وہ چیزیں عطا کرے جن کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے! ——— جبرائیلؑ نے کہا ———

"یا محمدؐ! اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ علیؑ کو عذاب نہیں دے گا۔ اور نہ ہی اُس شخص کو جس نے علیؑ کو دوست رکھا ہو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوچھا۔ اے جبرائیلؑ علیؑ کے بعض دوستوں کو خدا

عذاب نہیں دے گا۔ یا سب کو بری الذمہ قرار دے گا۔

جبرائیلؑ نے کہا یا محمدؐ! ــــــ وہ شخص نجات پا گیا، جس نے شیثؑ کو دوست رکھا، شیثؑ کی وجہ سے اور شیثؑ آدمؑ کی وجہ سے نجات پا گیا اور آدمؑ خدا کی وجہ سے نجات پا گیا۔ جس نے سامؑ کو دوست رکھا وہ سامؑ کی وجہ سے نجات پا گیا، سامؑ نے نوحؑ کی وجہ سے اور نوحؑ نے خدا کی وجہ سے نجات پائی۔ جس نے آصفؑ کو دوست رکھا وہ آصفؑ کی وجہ سے، آصفؑ سلیمانؑ کی وجہ سے اور سلیمانؑ خدا کی وجہ سے نجات پا گیا، یوشعؑ کو دوست رکھا یوشعؑ کی وجہ سے، یوشعؑ موسیٰؑ کی وجہ سے اور موسیٰؑ خدا کی وجہ سے نجات پا گیا، شمعونؑ کو دوست رکھنے والا، شمعونؑ کی وجہ سے، شمعونؑ عیسیٰؑ کی وجہ سے اور عیسیٰؑ خدا کی وجہ سے نجات پا گیا، جس نے علیؑ کو دوست رکھا وہ علیؑ کی وجہ سے، علیؑ نے آپؐ کی وجہ سے اور آپؐ نے خدا کی وجہ سے نجات پائی۔ بس ہر چیز خدا کے لئے ہے۔

فرشتے اور حفظہ تمام فرشتوں پر علیؑ کی صحبت کی وجہ سے فخر کرتے ہیں......

امامؑ نے فرمایا ــــــ علیؑ بیٹھے جبرائیلؑ کو دیکھے بغیر اس کا کلام سن رہے تھے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، میں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ فرشتے کون سی باتیں کرتے ہیں جب اکٹھے ہوتے ہیں؟

فرمایا ــــــ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اگرچہ اس کی کما حقہ توصیف نہیں کر سکتے، پھر محمدؐ کی فضیلت، علم اور رسالت کا ذکر کرتے ہیں، پھر شیعوں کا ذکر کرتے ہیں، مجلس کا خاتمہ خدا کی تعریف اور ثنا پر کرتے ہیں۔"

(راوی) ــــــ میں نے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں اے ابوعبداللہؑ، کیا فرشتے ہم لوگوں کو بھی جانتے ہیں؟

فرمایا ــــــ "سبحان اللہ! وہ آپ حضرات کو کیونکر نہ جانیں۔ وہ آپ

حضرات کے لئے دعا کرنے کے پابند ہیں۔ فرشتوں نے عرش کو گھیرے ہیں ایسا ہوا ہے۔ اپنے ربّ کی حمد کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے استغفار کرتے ہیں جو ایمان لائے۔

والملائکۃ حافون من حول العرش یسبحون بحمد ربھم و یستغفرون الذین امنوا۔ استغفارھم الا لکم دون ھذا العالم ــــــ وہ صرف تمہارے لئے بخشش مانگتے ہیں۔"

جعفر بن محمدؑ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ــــــ

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ۔

"کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان لوگوں کے برابر ہیں جو نہیں جانتے بس نصیحت تو صاحبانِ عقل سے حاصل کر لیتے ہیں۔"

جاننے والے ہم ہیں۔ نہ جاننے والے ہمارے دشمن ہیں، نصیحت حاصل کرنے والے ہمارے شیعہ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ــــــ

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ۔

"آیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ میں۔ اور کھڑے کھڑے خلوص سے دعا کرنے والا ہو۔ اور آخرت سے ڈرتا ہو، اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو، مذکورہ بالا شخص کی مانند ہو سکتا ہے۔ تم کہدو کہ کیا وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو جائیں گے۔ اس کو

سمجھتے تو صرف عقل والے ہی ہیں۔
جاننے والے ہم لوگ ہیں اور نہ جاننے والے ہمارے دشمن ہیں۔ صاحب عقل ہمارے شیعہ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔

"وہ فرشتے جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ جو عرش کے گرد ہیں اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرتے ہیں، اور ایمان والوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں:"

فرمایا شیعان آل محمدؐ کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور کہتے ہیں

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔

"اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ جن لوگوں نے توبہ کرلی ہے، اور تیری راہ پر چلتے ہیں، ان کے گناہ بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا:"

یعنی وہ لوگ جنہوں نے علیؑ کی ولایت کا اتباع کیا علیؑ وھو السبیل یعنی علیؑ ہی تو راستہ ہیں۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ

"میں اور رسولِ خداؐ حوض کوثر پر ہوں گے، ہماری عترت ہمارے ساتھ ہوگی جو شخص ہمارا بننا چاہے وہ ہمارے قول کو پکڑے اور ہم جیسا عمل

کرے۔ ہم اہل بیت اس کی سفارش (خدا کے حضور) کریں گے، حوض (کوثر) پر ہماری ملاقات کی خواہش رکھو، میں حوض کوثر سے اپنے دشمنوں کو ہٹا دوں گا اور اپنے دوستوں کو اس سے پانی پلاؤں گا۔ جو ایک دفعہ اس سے پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ ہمارے حوض کے اندر جنت کے دو سفید چشمے ہوں گے ایک آب تسنیم کا دوسرا میٹھے پانی کا ہوگا، جس کے کنارے زعفران کے ہوں گے، جس کے کنکر موتی اور یاقوت ہوں گے، (یہ) حوض کوثر ہے۔ تمام باتیں خدا کے ہاتھ میں ہیں بندوں کے ہاتھوں میں نہیں اگر بندوں کے ہاتھوں میں ہوتیں تو ہمارے سوا کسی کو پسند نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے مختص کرتا ہے۔ خدا کی حمد کرو اس نے تمہیں نعمتیں دی ہیں، تمہارا مولد پاک بنایا ہے، ذکر اہل بیت بیماریوں اور شک و شبہ سے شفا دیتا ہے، ہماری محبت خدا کی رضا مندی کا باعث ہے، وہ شخص حظیرۃ القدس میں ہوگا جس نے ہمارے امر اور طریقہ کا اتباع کیا۔ ہمارے امر کا انتظار کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ خدا کی راہ میں شہید ہو کر اپنے خون سے نہا گیا ہو۔ جس نے ہماری آواز سن کر ہماری مدد نہ کی، اس کو اللہ تعالیٰ نتھنوں کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔ نحن الباب (خدا کا) دروازہ ہم ہیں، جب لوگ قیامت کے روز اٹھیں گے تو ان کے لئے اور راستے بند ہوں گے۔ دروازہ حطہ ہم ہیں، یہی اسلام کا دروازہ ہے۔ جو اس میں داخل ہوا، نجات پا گیا، جو پیچھے رہ گیا، ہلاک ہو گیا۔ ہماری وجہ سے خدا نے دنیا پیدا کی اور ہمارے نہ ہونے سے اس کو ختم کر دے گا ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ جو چیز چاہتا ہے مٹا دیتا ہے، اور جس چیز کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے۔ وبنا ینزل الغیث ہماری وجہ سے بارش برساتا ہے

اللہ تعالیٰ کو دھوکا نہ دو۔ اگر تمہیں یہ بات معلوم ہوتی کہ دشمنوں کے اندر رہنے اور ان کی تکالیف برداشت کرنے پر خدا کی طرف سے کیا اجر ملے گا۔ تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ اگر تم ہمیں نہ پاؤ، ناگوار باتیں دیکھو، ظلم و جور، فسق و فجور، حقِ خدا میں استخفاف اور خوف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے موت کو ترجیح دینے لگو، اگر ایسا وقت آجائے تو خدا کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنا، تفرقہ میں نہ پڑ جانا، صبر کرنا، نماز پڑھنا، اور تقیہ کرنا۔ اہلِ حق کا ساتھ دینا۔ اگر کسی نے ہمارے مقابلے میں کسی اور کا اتباع کیا تو وہ ہلاک ہوا۔ جس نے ہمارے امر کا اتباع کیا وہ ذمہ سے مل گیا۔ جو شخص ہمارا راستہ چھوڑ کر چلا وہ غرق ہوگا۔ ہمارے محبین کے لیئے خدا کی رحمت کی فوجیں موجود ہیں ہمارے دشمنوں کے لئے خدا کے غضب کی فوجیں۔ ہمارا راستہ میانہ قسم کا ہے۔ ہمارے امر میں رشد ہے۔ جنتی ہمارے شیعوں کے منازل کو اس طرح دیکھیں گے جیسے دُنیا والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔ ہمارا پیرو گمراہ نہ ہوگا۔ ہمارا منکر ہدایت نہیں پائے گا۔ جس نے ہمارے خلاف کسی کی مدد کی وہ نجات نہ پائے گا۔ جس نے ہمیں تسلیم کیا وہ سزا نہیں پائے گا۔ طمعِ دُنیا کی خاطر جو زائل ہونے والی ہے، ہمیں نہ چھوڑ دو۔ جس نے ہمارے مقابلے میں دُنیا کو ترجیح دی (قیامت میں) اس کی حسرت اور ندامت کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ خدا نے اسی طرح فرمایا ہے۔

یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ

"ہے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں کس قدر کوتاہی کی"

مومن کا چراغ ہمارے حق کی معرفت رکھنا ہے، سخت اندھا پن یہ ہے کہ آدمی ہماری فضیلت سے اندھا ہو۔ بغیر وجہ کے ہمارا دشمن بن گیا ہو، تمہیں

یقین ہونا چاہیئے کہ ہم ہر شخص کو حق کی دعوت دیتے ہیں. اور لوگ فتنہ و فساد کی طرف بُلاتے ہیں. ہم پر فتنہ کو ترجیح دی. ہمارے پاس حق کا جھنڈا ہے جو اس سے روشنی حاصل کرنا چاہے. جس نے حق کے جھنڈے کی طرف سبقت کی وہ کامیاب ہوا۔ تم زمین کے معمار ہو. خدا نے تمہیں اس لئے اس پر خلیفہ بنایا کہ دیکھے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو. اللہ تعالیٰ جو چیزیں تم میں دیکھنا چاہتا ہے ان کا خیال رکھو. ایک کھلا راستہ موجود ہے اس کو اختیار کرو

سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا السموات والارض۔

" خدا کی مغفرت کی طرف دوڑو اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے "

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ان باتوں کو پرہیز گاری کے بغیر نہیں پا سکتے. جن لوگوں کی پیروی کا خدا نے حکم دیا تھا. اگر ان کی باتوں پر عمل کرنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک شیطان مقرر کرتا ہے، جو اس کے ساتھ رہتا ہے. تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ دُنیا کی طرف جُھک گئے ہو. ظلم برداشت کرنے پر رضامند ہو گئے ہو. ان باتوں کو کیوں چھوڑ دیا، جن میں تمہاری عزت اور سعادت تھی. جو شخص تمہارے خلاف بغاوت کرتا. اس کو اپنی طاقت سے دبا تے. نہ تو تم حکم خدا کی تعمیل کرتے ہو اور نہ اپنے حال پر رحم کرتے ہو. ہر روز غفلت کا شکار ہو رہے ہو. خوابِ غفلت سے نہیں چونکتے. فترت کا زمانہ ختم نہیں ہو رہا. تمہارا دین بوسیدہ ہو گیا ہے، اور تم دُنیا کے نشے میں پڑے ہو. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم

من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون

"ظالمین کی طرف نہ جھکو، ورنہ آگ تمہیں چھوئے گی، خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔"

سلیمان نے صادق آل محمدؐ کی خدمت میں عرض کیا مولا: لوگ ہمیں رافضی کہتے ہیں؟

فرمایا ——— لوگوں نے تمہارا نام رافضی نہیں رکھا، بلکہ توریت اور انجیل میں خدا نے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی زبانی رافضی رکھا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فرعون کی قوم کے ستر آدمیوں نے فرعون کو چھوڑ دیا تھا اور موسیٰؑ کے دین میں داخل ہو گئے تھے، خدا نے ان کا نام رافضہ (چھوڑنے والے) رکھا۔ خدا نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ اس نام کو ان کے لئے توریت میں لکھ دے حتیٰ کہ (اے زمانہ آئے گا کہ) محمدؐ کی زبان سے رافضی کہلائیں گے، اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فرقوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا، لوگوں نے بھلائی اور تم نے شر کو چھوڑا، تم نے اپنے نبیؐ کے اہل بیتؑ کا ساتھ دیا، جو راستہ تمہارے نبیؐ نے پسند کیا، تم نے وہی پسند کیا، تم نے وہی چیز منتخب کی جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے منتخب کی، تمہیں خوشخبری ہو پھر خوشخبری ہو کہ تم مرحوم ہو محسن کی بات قبول اور گنہگار سے درگزر کرتے ہو، جس طرح تم خدا سے ملاقات کرو گے اگر لوگوں نے ایسی ملاقات نہ کی تو ان کی کوئی نیکی قبول نہیں کی جائے گی، اور نہ ہی ان کی برائی سے چشم پوشی ہو گی، سلیمان میں نے تمہیں خوش نہیں کیا؟

عرض کیا ——— مولا! قربان جاؤں، کوئی اور بات ارشاد فرمایئے۔

فرمایا ——— خدا نے تمہاری بخشش مانگنے کے لئے فرشتے پیدا کئے، تمہارے گناہ اس طرح ساقط ہوں گے، جس طرح ہوا کی وجہ سے درخت سے سوکھے پتے گرتے ہیں اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ———

الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم و یستغفرون للذین امنوا ۔ (ترجمہ گزر چکا ہے)

حاملانِ عرش اور عرش کے ارد گرد رہنے والے فرشتے اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں (ایمان والوں سے مراد) ہمارے شیعہ مراد ہیں. خدا کی قسم سلیمان ہم نے تم کو خوش نہیں کیا؟

عرض کیا ـــــ مولا! کچھ اور بیان فرمایئے.

فرمایا ـــــ ما علی ملة ابراھیم الا نحن وشیعتنا وسائر الناس منھا بری -

"ملتِ ابراہیم پر ہم اور ہمارے شیعہ قائم ہیں اور لوگوں کا کوئی واسطہ نہیں ہے:

سلیمان دیلمی کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، اسی دوران میں ابو بصیرؓ حاضرِ خدمت ہوئے جو سانس کی تکلیف میں مبتلا تھے، جب بیٹھ بیٹھ گئے تو امامؑ نے فرمایا

اے ابو بصیرؓ! لمبی لمبی سانسیں کیوں لے رہے ہو؟

عرض کیا ـــــ فرزندِ رسولؐ! آپ پر قربان ہو جاؤں. بوڑھا ہو گیا ہوں. ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں. موت اب قریب ہے اور مجھے کوئی پتہ نہیں کہ آخرت میں میرا کیا انجام ہو گا؟

فرمایا ـــــ اے ابو بصیرؓ تم ایسی باتیں کہتے ہو؟

عرض کیا ـــــ قربان جاؤں، ایسی باتیں کیوں نہ کروں؟ کافی باتیں کیں.

فرمایا ـــــ اے ابو بصیرؓ! فرشتے ہمارے شیعوں کی پشت سے گناہ ایسے دور کریں گے، جس طرح پت جھڑ کے شروع میں ہوا درخت کے پتوں کو گراتی ہے، اس بارے میں خدا کا فرمان ہے کہ ـــــ

الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون

بحمد ربھم ولیستغفرون للذین آمنوا۔ (ترجمہ گزر چکا ہے)
فرشتے تمہارے لئے بخشش مانگتے ہیں نہ کہ اور مخلوق کے لئے۔ میں نے تمہیں خوش نہیں کیا اے ابو محمدؑ!

عرض کیا ـــــ مولا کچھ اور بیان فرمایئے۔

فرمایا ـــــ اے ابو محمدؑ! خدا نے ہمارے شیعوں اور ہمارے دشمنوں کا اپنی کتاب کی ایک آیت میں ذکر کیا ہے، وہ یہ ہے کہ ـــــ

ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یتذکر اولوا الالباب (ترجمہ گزر چکا ہے)

عرض کیا ـــــ مولا! کچھ اور بیان فرمایئے!

فرمایا ـــــ خدا نے اپنی کتاب میں تمہارا ذکر کیا ہے

یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یستغفر الذنوب جمیعًا انہ الغفور الرحیم۔

"اے میرے بندو، جو اپنے نفسوں پر زیادتی کرتے ہیں، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، خدا تمام گناہ بخش دے گا۔ وہ غفور اور رحیم ہے"
خدا نے اس سے تم لوگوں کو مراد لیا ہے۔ کیا اے ابو محمدؑ! میں نے تمہیں خوش نہیں کیا!

سورۃ المؤمن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسرائیل بن جبار امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ــــــــــــ

"اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو، یہ بات قبر سے نکلتے وقت مردہ کے لئے آسانی پیدا کرے گی۔ جبرائیل نے مجھے کہا اے محمدؐ! آپ دیکھیں گے کہ لوگ قبروں سے نکلیں گے اور اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوں گے اور لا الہ الا اللہ کہتے ہوں گے، جس سے ان کے چہرے سفید ہو جائیں گے۔ کافر کہے گا ــــــ یاحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ

ہے افسوس میں نے جنب اللہ (علیؑ) کے بارے میں کوتاہی کی یعنی علیؑ کی ولایت کو چھوڑ دیا۔ اس شخص کا چہرہ سیاہ ہوگا"

عبدالمطلب بن زیاد نے کہا کہ میں نے سدی کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا

انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم الاشھاد۔

"ہم اپنے رسولوں کی دنیا میں اور آخرت میں گواہی کے وقت مدد کریں گے"

کہا اگر مومن قتل ہو جائے اور اس کی پشت میں ابھی مومن پیدا ہونے والا ہو، جو ہدایت یافتہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ مقتول کو ضرور اٹھائے گا، تاکہ اس سے وہ مولود پیدا ہو۔

محمد بن مسلم نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا ــــــــــ

الذین یحملون العرش ومن حولہ الی آخرہ

اس سے مراد محمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ہیں۔

جابر بن یزید جعفی امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں

ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر

اولوا الباب

امام نے فرمایا جاننے والے ہم ہیں۔ نہ جاننے والے ہمارے دشمن اور صاحبان عقل ہمارے شیعہ ہیں،

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ——— نصیحت حاصل کرنے والے صاحبان عقل ہمارے شیعہ ہیں۔

ابو مریم کہتا ہے کہ میں نے ابان بن تغلب کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سُنا ———

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔

وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس بات پر مضبوطی سے قائم ہو گئے ——— فرمایا علی علیہ السلام کی ولایت پر قائم ہو گئے۔

ابو حمزہ ثمالیؒ ذیل کی آیت کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ———

وجعلنا منھم آئمۃ یھدون بامرنا

فرمایا ——— یہ آیت فرزندانِ فاطمہؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے داؤد رقی سے کہا۔ تم بتاؤ وہ کون ہے جو آسمان کے قطب کو چھوتا ہے، خدا کی قسم ہماری اور انبیاء کی روحیں ہر شب جمعہ کو عرش کو چھوتی ہیں

فواللہ ان ارواحنا وارواح النبیین تنال العرش کل لیلۃ جمعہ اے ابو داؤد

آیت حم السجدۃ کو تلاوت فرمایا جب فھم لایسمعون تک پہنچے تو جبرائیلؑ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور عرض کیا علیؑ آپ کے بعد لوگوں کے امام ہیں، پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا حم تنزیل من الرحمٰن الرحیم کتاب فصلت

ایاتہ قرانًا عربیًا لقوم یعلمون حٰمٓ رحمٰن و رحیم کی طرف
سے اس کتاب کو اتارا ہے جس کے احکامات صاف ہیں ان لوگوں کے
لیے جو سمجھ رکھتے ہیں، عربی زبان کا قرآن خوشخبری سنانے والا، فاعرض
اکثرھم بہت سوں نے روگردانی کی جب آیت کو پڑھا تو فرمایا علیؑ کی
ولایت سے اکثر لوگوں نے روگردانی کی گویا کہ انہوں بات سُنی ہی نہیں وقالوا
قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ وفی اذاننا وقر ومن
بیننا وبینک حجاب فاعمل اننا عاملون اور انہوں
نے کہا جس طرف آپ بلاتے ہیں اس طرف ہمارے دل غلاف میں ہیں،
اور ہمارے کانوں میں ٹھیٹی ہے، ہمارے اور تمہارے درمیان ایک آڑ ہے
تم اپنے دین پر عمل کئے جاؤ، ہم اپنے دین پر عمل کرتے رہیں گے،
معاویہ بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لا تستوی الحسنۃ
ولا السیئۃ (نیکی اور برائی برابر نہیں ہے) سے کیا مراد ہے؟
فرمایا ــــ نیکی سے مراد تقیہ کرنا ہے اور برائی سے تقیہ نہ کرنا مراد ہے
عرض کیا ادفع بالتی ھی احسن (اس چیز سے دفعیہ کرو جو اچھی ہو) سے
کیا مراد ہے ــــ فرمایا، خاموش رہنا مراد ہے (دونوں مذکورہ آیات سورہ
حٰم سجدہ میں ہیں)
امامؑ نے معاویہ سے کہا کہ تو خود جانتا ہے کہ تیرا تعلق ایک ایسی قوم سے ہے اگر ان
کو تیرے مذہب کا علم ہو جائے تو وہ تیرے دشمن ہو جائیں، معاویہ نے کہا کہ آپ نے سچ
فرمایا، معاویہ نے کہا مجھے امامؑ نے مختلف باتیں بتائیں۔

سورۃ حمعسق (سورۃ شوریٰ) جابر نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں بنو حارثہ کے باغ میں حاضر تھا۔ ایک اونٹ حضورؐ کی خدمت میں آیا جو لاغر اور خارش کی بیماری میں مبتلا تھا، سجدہ میں گر گیا۔ ہم لوگوں نے کہا جابر سے تم نے اس کو سجدہ کرتے دیکھا تھا؟ اس نے کہا کہ ہاں میں نے اُسے سجدہ کرتے دیکھا تھا۔ اس نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی تھی، رسول اللہ نے عمر سے فرمایا۔ اس اونٹ نے مجھے سجدہ کیا ہے۔ اور مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے۔ جاؤ اس کو اس کے مالک سے خرید لو اور آزاد کر دو۔ اس پر کسی کی دسترس نہ ہو۔ عمر نے خرید کر اس کو آزاد کر دیا۔ عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ جب جانور آپ کو سجدہ کر سکتا تو ہم زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا ـــــ "اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔"

جابر نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی ـــــ

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

"تم یہ کہدو کہ میں تو اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی مزدوری طلب نہیں کرتا، مگر اپنے قرابت داروں کی محبت۔"

اسحاق نے کہا کہ میں نے عمرو بن شعیب سے ـــــ

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

کا مطلب پوچھا، اس نے کہا کہ قرابت داروں سے مراد اس کے اہل بیت میں سے قرابت دار مراد ہیں۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے ـــــ

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے قرابت دار کون ہیں، جن سے

مودت کرنا ہم پر فرض ہے۔

فرمایا ——— علیؑ، فاطمہؑ اور فاطمہؑ کے فرزند۔ تین مرتبہ فرمایا۔

عباد بن عبداللہ الحکم نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حضرت سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ———

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

فرمایا ——— ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے قرابت دار ہم ہیں، قریش کہتے ہیں ہم ہیں، حالانکہ خداوند عالم نے آگاہ کیا ہے کہ آنحضرتؐ معصوم ہیں۔

فضالت بن الحسن بن زید بن علیؑ نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

وانک لتھدی الی صراط مستقیم

بیشک تم راہِ راست کی طرف ہدایت کرتے ہو

رب کعبہ کی قسم راہِ راست علی بن ابی طالبؑ ہیں، جس نے ہدایت پائی آپ کی وجہ سے ہدایت پائی، اور جو شخص گمراہ ہوا، وہ آپ کی وجہ سے گمراہ ہوا۔

ابن عباس راوی ہیں کہ جب آیت، قل لا اسئلکم الی اخرہ رسول اللہ پر نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے قرابت دار کون ہیں، جن سے محبت کرنا ہم پر واجب ہے، فرمایا علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزند۔

ابن عباس نے کہا کہ جب آیت ———

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کے قرابت دار کون ہیں، جن کی محبت خدا نے ہم پر واجب کی ہے، فرمایا علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزند۔

عطا بن ابی رباح راوی ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت حسین سلام اللہ علیہا کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسی بات سے آگاہ فرمایئے، جس کو میں بطورِ سند لوگوں کے سامنے پیش

کر سکوں؟ ــــــــ فرمایا مجھے میرے والد نے آگاہ کیا کہ رسول اللہ مدینہ میں تشریف فرما تھے، مہاجرین بھی ساتھ تھے، مدینہ والے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہمیں آپ کی تکالیف کا احساس ہے، ہم اپنے مال میں سے کچھ حصہ مقرر کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ اپنی ذات پر اور آپ کے ساتھ آنے والے مہاجرین پر صرف کر سکیں، یہ سن کر رسول اللہ نے اپنا سر کافی دیر نیچے کئے رکھا پھر اوپر کیا فرمایا ــــــــ

"مجھے تمہارے مال لینے کی اجازت نہیں ہے"

جبرائیلؑ نازل ہوئے عرض کیا یا محمدؐ، خداوند عالم نے آپ کی بات کو سُنا ہے، اور ان حضرات پر ایک چیز بطور فرض نازل کی ہے ان سے کہو ــــــــ

قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ

"میں تم سے اُجرت رسالت اور کچھ نہیں مانگتا، صرف یہ کہ تم میرے اہل بیت سے محبت کرو"

یہ آیت سننے کے بعد یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ محمدؐ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہماری گردنیں اولادِ عبدالمطلب کے آگے جھکا دی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو بلایا اور فرمایا ــــــــ

"منبر پر جاؤ اور لوگوں کو بلاؤ اور ان سے کہو اے لوگو! جس نے مزدور کی اُجرت میں کمی کی اسے اپنا مقام دوزخ میں بنانا چاہیئے، جس نے اپنے مالک کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا مالک بنایا اسے دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنانا چاہیئے۔ جو اپنے والدین کا انکاری ہوا، اسے جہنم میں اپنا بند و بست کرنا چاہیئے"

ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا ابوالحسنؑ! اس کی ذرا تشریح تو فرمایئے؟

فرمایا ــــــــ اس بات کو اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

رسولؐ اللہ تشریف لائے آپ نے انہیں آگاہ کیا، رسول اللہ نے فرمایا۔ ــــــــ

"ان باتوں کی تشریح سے قریش کی ہلاکت ہوتی ہے۔ تین دفعہ فرمایا ....
فرمایا، اے علیؑ جاؤ، ان کو بتاؤ کہ وہ مزدور میں ہوں، جس سے محبت کرنا خدا
نے آسمان سے نازل کیا ہے، میں خود اور آپ مومنین کے مولا ہیں انا وانت
ابوا المومنین۔ میں اور تم مومنین کے باپ ہیں، جب قریش، مہاجرین اور
انصار جمع ہو گئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو! علیؑ سب سے پہلے خدا پر ایمان
لائے۔ مضبوطی سے خدا کے حکم پر پابند ہوئے، سب سے زیادہ عہد خدا کے پابند ار
سب سے زیادہ فیصلہ کی تہ تک جانے والے، سب سے زیادہ برابر
تقسیم کرنے والے، مرتبہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ مقرب خدا ہیں۔ اللہ
تعالیٰ نے میری اُمت کو عالم آب و گل میں مٹی کی شکل میں پیش کیا مجھے ان کے
ناموں سے آگاہ کیا، جس طرح خدا نے آدم کو ناموں کی تعلیم دی تھی پھر انہیں میرے
سامنے پیش کیا۔ جھنڈے والوں کا میرے سامنے سے گزر ہوا، میں نے علیؑ
اور اس کے شیعوں کے لئے مغفرت کی دعا کی، میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال
کیا کہ میرے بعد میری امت کو علیؑ کے حق میں قائم رکھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس
بات کا انکار کر دیا، اللہ تعالیٰ نے علیؑ میں میرے ساتھ سات خصوصیات عطا
کیں، میرے ساتھ علیؑ زمین سے شگافتہ ہوں گے، میرے حوض سے لوگوں
کو اس طرح ہٹائیں گے، جس طرح چرواہے آوارہ اونٹ کو پانی کے مقام
سے ہٹا دیتے ہیں، علیؑ کے فقراء شیعہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے برابر سفارش
کریں گے۔ علیؑ میرے ساتھ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں
گے۔ علیؑ کی میرے ساتھ ہی حوروں سے شادی ہو گی، سب سے پہلے اعلیٰ
علیین میں ساکن ہوں گے، سب سے پہلے پئیں گے، مجھے سربمہر خالص
شراب پلائی جائے گی، جس کی مہر مشک کی ہو گی خواہش کرنے والوں کو

اس کی خواہش کرنی چاہیئے،

اصبغ بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں مسجد کوفہ میں حضرت علیؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، قوم بجیلہ کا ایک شخص حاضر ہوا، جسکو ابو خدیجہ کہا جاتا تھا، اس کیساتھ قوم بجیلہ کے ساٹھ آدمی تھے، ابو خدیجہ اور ان لوگوں نے امیر المومنینؑ کو سلام کیا، وہ شخص اور دوسرے لوگ بیٹھ گئے،

ابو خدیجہ نے کہا یا امیر المومنین کیا آپ کے پاس رسول اللہ کا کوئی راز موجود ہے" اس سے ہمیں آگاہ فرمائیے۔ ——— فرمایا، ہاں میرے پاس راز موجود ہے۔ قنبر سے کہا خط لا آپ نے اس کو کھولا، اس کے اندر سے ایک چمڑا برآمد ہوا۔ جو چوہے کی دُم کی مانند تھا، جس میں تحریر یہ تھا ———

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

" اللہ تعالیٰ۔ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔ اس شخص پر ہے جس نے اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا خدا، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اس شخص پر جس نے اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا کی، یا بدعتی کو پناہ دی، خدا کی لعنت اس پر جس نے مزدور کی مزدوری نہ دی، ..... .

فرمایا ——— اہل بیتؑ تمام مسلمانوں کے آقا ہیں، جس شخص نے ظلم کیا رسول اللہؐ پر آپ کے قرابت داروں کا اجر دینے ہیں۔ اس پر خدا، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت "

زیاد بن منذر کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے ہوئے سُنا، کہ درخت (طیب) کی اصل رسول اللہؐ ہیں، اس کی فرع علی بن ابی طالبؑ ہیں، اس کی ٹہنیاں فاطمہؑ بنت محمدؐ اور پھل حسنؑ اور حسینؑ ہیں، یہ درخت نبوت کا درخت ہے، جو رحمت کا گھر، مفتاح حکمت، علم کا معدن، رسالت

کا مقام، فرشتوں کے آنے جانے کا مقام، اللہ کے راز اور ودیعت کا مقام
خدا کی وہ امانت، جس کو خدا نے زمین و آسمان پر پیش کیا، خدا کا حرمِ اکبر،
خدا کا بیتِ عتیق، ہم علم منایا، بلایا، قضایا، وصایا، فصل خطاب، مولد
اسلام اور انسابِ عرب کو جانتے ہیں (ذواتِ مقدسہ) اپنے رب کے عرش کے
گرد نور کی شکل میں چمکتے تھے، خدا نے ان کو تسبیح کا حکم دیا، انہوں نے تسبیح شروع
کی ان کی تسبیح سن کر فرشتوں نے تسبیح کی، وہی صافون ہیں، وہی مسبحون
ہیں، جس شخص نے ان حضرات کے حقوق ادا کئے، جس نے ان کا حق جانا اس
نے خدا کا حق جانا، یہ عترتِ رسولؐ ہیں، جس نے ان کے حق کا انکار کیا اس
نے خدا کے حق کا انکار کیا، خدا کے حکم کے نافذ کرنے والے، وحئ خدا
کے خزینہ دار، کتابِ خدا کے وارث، خدا کے نام سے برگزیدہ ہیں، امین
وحی ہیں، نبوت کے اہل بیت ہیں، خلاصہ رسالت ہیں، فرشتوں کی پھڑپھڑاہٹ
سے مانوس ہیں، ان کے پاس مالکِ جلیل کا حکم لیکر جبرائیلؑ آتا تھا، خبر
تنزیل اور برہان دلیل لیکر یہی لوگ اہل بیت ہیں۔ خدا نے ان کو اپنے شرف
سے مکرم کیا، اپنی کرامت سے مشرف کیا، ہدایت سے عزت دی، وحی بھیج کر ان
کی ذات کو ثابت کیا، ان کو ہدایت کرنے والے آئمہ بنایا، تاریکی سے نجات
پانے کے لئے ان کو نور بنایا، اپنے دین سے مخصوص کیا، اپنے علم سے فضیلت
دی، ان کو اتنا دیا کہ کائنات میں اتنا کسی کو نہ دیا، انہیں اپنے دین کا ستون
اپنے پوشیدہ راز کا ٹھکانا قرار دیا، کائنات کے گواہ اللہ تعالیٰ نے
انہیں چنا، برگزیدہ کیا، فضیلت دی، شہروں کے لئے نور، بندوں کے لئے
ستون، حجتِ عظمیٰ بنایا، وہی نجات دہندہ ہیں، وہی بہترین بزرگ
ہیں وہی فیصلہ کرنے والے حکام، وہی نجوم اعلام، وہی صراطِ مستقیم،

وہی سبیل اقوم۔ مومنین کے دلوں میں خدا کا نور، پانی پینے والوں کے لئے میٹھا سمندر۔ پناہ لینے والوں کے لئے جائے امن، دامن پکڑنے والوں کے لئے امان، خدا کی طرف بلانے والے، اس کے آگے سر خم کرنے والے اس کے حکم کی تعمیل کرنے والے، اس کے بیان پر حکم کرنے والے، ان پر فرشتے اُترتے ہیں۔ انہیں میں سے خدا نے رسول بھیجا۔ ان کے درمیان اپنا سکینہ اتارا۔ انہیں کی طرف روح الامین بھیجا۔ یہ خدا کا ان پر احسان ہے کہ اس کیساتھ انہیں فضیلت دی۔ اس بات سے ان کو مخصوص کیا۔ انہیں تقویٰ دیا۔ حکمت سے قوی کیا۔ وہ پاک شاخیں ہیں، مبارک جڑیں ہیں، رحمت کی قرارگاہ ہیں۔ علم کے خازن۔ حلم کے وارث۔ صاحبانِ تقویٰ، عقل، نور ضیا۔ وارث انبیا، بقیۂ اوصیا۔ انہیں میں سے ایک پاک فرد جسکا ذکر مبارک۔ جسکا نام محمد مصطفیٰ، مرتضیٰ۔ رسول امی۔ ان میں شیر خدا حمزہ ابن عبد المطلب ہیں۔ ان میں عم رسول عباس ابن عبد المطلب ہیں۔ ان میں رسول اللہ کا بھائی۔ حبیب۔ آپ کے بعد آپ کا مبلغ۔ برہان، تاویل، محکم تفسیر امیر المومنین، ولی المومنین، رب العالمین کے رسول کے وصی علی بن ابی طالبؑ۔ خدا کی جانب سے ان پر پاکیزہ رحمتیں اور تحیات نازل ہوں۔ ان کی مودت خدا نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض کی ہے! اپنی محکم کتاب میں اپنے نبیؐ سے کہا۔

قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ اِلٰی آخرہٖ

وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ۔

(اس بارے میں) جو شخص نیکی کرے گا۔ اس کی خاطر ہم اس کی نیکی کو بہت

بڑھادیں۔ ——— امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، نیکی کرنے کا مطلب ہم اہل بیت سے محبت کرنا ہے۔

سعید بن جبیر نے علی بن حسینؑ سے قل لا اسئلکم کے بارے میں پوچھا فرمایا ——— قرابت سے ہم اہل بیت کی قرابت مراد ہے۔ جو محمدؐ سے ہے۔"

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ جب آیت قل لا اسئلکم الی آخرہ نازل ہوئی تو جبرائیلؑ نے کہا ———

"اے محمدؐ! ہر دین کی اصل، فرع اور دیوار ہوتی ہے۔ دین کی اصل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فرع اور دیوار تم اہل بیتؑ کی محبت ہے"

ابن عباس نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بہت مصائب برداشت کئے، آپ کے ہاتھ میں مال نہیں تھا انصار نے آپس میں کہا کہ آپ نے ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت کی ہے۔ آپ ہماری بہن کے فرزند ہیں لیکن مصائب میں گرفتار ہیں اور آپ عزت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کچھ مال جمع کر لو اور آپ کی خدمت میں پیش کرو۔ چنانچہ انہوں نے مال جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا ——— یارسول اللہ آپ ہماری بہن کے فرزند ہیں خدا نے آپ کے ہاتھوں ہمیں ہدایت دی ہے۔ آپ عسرت سے بسر کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ مال قبول فرمالیجئے اور اچھی زندگی بسر فرمائیے۔ اچانک یہ آیت قل لا اسئلکم نازل ہوئی۔

فرمایا ——— "مجھے میرے اقارب کے بارے میں تکلیف نہ دو"

امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دُنیا میں جو بھی نبی آیا، اس نے کہا ———

"میں اجرت رسالت طلب نہیں کرتا۔ میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔"

فرمایا ——— میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص سے محبت تو کرتا ہے

مگر اس کے رشتہ داروں سے محبت نہیں کرتا اور ان کے بارے میں دل میں بغض رکھتا ہے
اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اگر اس شخص کا دامن پکڑا ہے تو فرض کی تعمیل کی ہے اگر اس
کو چھوڑ دیا ہے تو ایک فریضہ کو ترک کیا ہے،

راوی نے عرض کیا ومن یقترف حسنۃ ....
کا کیا مطلب ہے؟

فرمایا ــــــ اس سے مراد ہمیں مان لینا۔ ہماری بات کی تصدیق کرنا اور
ہمارے خلاف جھوٹ نہ بولنا مراد ہے۔

صلت بن حر کا بیان ہے کہ میں زید بن علیؑ کی خدمت میں حاضر تھا میں نے
وانک لتھدی الی صراط مستقیم (ترجمہ گزر چکا ہے)
کا مطلب پوچھا ــــــ

فرمایا ــــــ رب کعبہ کی قسم لوگوں کو علیؑ کی پیروی کی ہدایت کی گئی ہے۔ وہ
گمراہ ہوا۔ جس نے آپ کو نہ مانا۔ اور وہ شخص ہدایت پا گیا۔ جس نے آپ کی پیروی کی

محمد بن بشیر نے کہا کہ محمد بن حنیفہؓ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا ــــــ
"یہ لوگ آپ کے منتظر تھے، تمہیں خدا کی جانب سے بشارت ہو۔ خدا کی
قسم بشارت کے مستحق تم لوگ ہو، پھر آپ نے آیت قل لا اسئلکم
تلاوت فرمائی۔ فرمایا، ہم لوگ اہل بیت کے قرابت دار ہیں۔ خدا نے
ہمیں ان کا قرابت دار قرار دیا۔ اور تم لوگوں کو ہمارا قرابت دار بنایا۔ پھر
آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ــــــ

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ۔

"تم کہدو کہ ہمارے بارے میں کس چیز کا انتظار کر رہے ہو۔ سوائے اس کے
کہ دو خوبیوں میں سے ایک حاصل ہوگی، موت (شہادت) یا بہشت

کا داخلہ (سورہ توبہ پ ۱۰ ع ۳)

یا بیمار! مگر تم میں ظاہر ہو اور تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے، پھر فرمایا کیا اس بات پر تم راضی نہیں ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو اور تمہارے دشمن کی نماز قبول نہ ہو، تمہارا حج قبول ہو، ان کا حج قبول نہ ہو،

انہوں نے کہا ــــــ اے ابوالقاسم یہ کیونکر ہوگا!

فرمایا ــــــ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ اہل بیت کو ماننے کی وجہ سے اعمال قبول اور ان کو نہ ماننے کی وجہ سے اعمال رد ہونگے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت قل لا اسئلکم ....

کے ضمن میں فرمایا کہ ــــــ جبرائیل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ آپ اپنی نبوت کے دن پورے کر چکے ہیں، اسم اکبر، میراث العلم، آثار علم نبوت علیؑ کے سپرد کر دیجئے میں زمین میں، ایک عالم قائم رکھوں گا، جس کے ذریعے میری اطاعت اور ولایت کا پتہ چلتا رہے جو ہر آنے والے کے لئے حجت قرار پائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسم اکبر، میراث العلم اور آثار علم نبوت کی علیؑ کو وصیت کی، ہزار باب تعلیم کئے، ہر باب سے علیؑ کے لئے ہزار ہزار باب اور کھل گئے، ہزار کلمے تعلیم کئے، ہر کلمے سے ہزار کلمے اور کھل گئے، سوموار سے بیمار ہوئے تاکہ کتاب خدا کی تالیف ہو، شیطان اس میں کمی بیشی نہ کر سکے، علیؑ نے پشت پر چادر اس وقت تک نہ رکھی، جب تک کہ ہزار باب قرآن کے تالیف نہ کر لئے، جس میں شیطان کمی بیشی نہ کر سکا۔

جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ــــــ

فمن انتصر بعد ظلمه

"جو ظلم سہنے کے بعد بدلہ لے لیں۔"

کی تفسیر میں فرمایا کہ ــــــ اس سے قائم (آلِ محمدؑ) اور آپ کے اصحاب مراد ہیں۔

خداوندِ عالم نے کہا ــــــــ

فاولئک ما علیھم من سبیل

وہی تو ایسے ہیں جن پر دستانے کی کوئی راہ نہیں

قائم جب کھڑے ہوں گے تو بنو امیہ، جھٹلانے والوں اور ناصبیوں سے بدلہ لیں گے،

انما السبیل علی الذین یظلمون الناس بغیر علم۔

ایسی راہ تو ان پر کھلی ہے، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں بغیر کسی علم کے

سورہ زخرف ۔ ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا، ــــــــ

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ

اگر ہم تمہیں لے جائیں گے تو ہم ان سے بھی ضرور بدلہ لینے والے ہیں

قال لبعلیؑ (ع)، علیؑ کے ذریعہ بدلہ لینے والے ہیں۔

ربیعہ بن ناجد نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ذیل کی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی،

ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون

"جس وقت فرزند مریم کی مثل بیان کی گئی تو یکایک تمہاری قوم اس پر غل مچانے لگی۔"

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے پاس قریش کا ایک گروہ بیٹھا تھا، رسول خدا نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ ــــــــ

"اے علیؑ! تیری مثال اس آیت میں عیسیٰؑ بن مریم کی طرح ہے، ایک قوم نے اس کو دوست رکھا، مگر حد سے زیادہ، اور ایک قوم نے اس سے بغض رکھا مگر حد سے زیادہ، یہ سنکر پاس بیٹھے ہوئے لوگ ہنس پڑے، کہ دیکھو اپنے

ابن عم کو عیسیٰ ابن مریم سے کیسے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس آیت کی وحی ہوئی۔

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومک منه یصدون

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے فرمایا ——

"اے علیؑ! تم عیسیٰؑ ابن مریم کی مانند ہو، یہودیوں نے آپ سے بغض رکھا، آپ پر اور آپ کی والدہ پر بہتان کی نسبت دی۔ نصاریٰ نے محبت میں زیادتی کی اور آپ کو خدا کہنے لگے۔ تمہارے بارے میں دو آدمی ہلاک ہو جائیں گے ایک حد سے زیادہ محبت کرنے والا، دوسرا دشمنی رکھنے والا، جھوٹے تمہارے بارے میں ایسی باتیں کریں گے جو تم میں موجود نہیں ہونگی۔" —— قریش کے کچھ لوگوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو چیخنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ علیؑ کو عیسیٰ کی مانند بنا دیا ہے یہ آیت نازل ہوئی۔

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومك منه یصدون

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ علیؑ کے دوست کہاں ہیں؟ جہاں کہیں بھی گہری کھائی میں ہوں گے، کھڑے ہو جائیں گے، ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم خلوص دل سے علیؑ کو دوست رکھتے ہیں۔ پوچھا جائے گا کہ علیؑ کیساتھ دوستی میں کسی اور کو شریک کرتے ہو؟ کہیں گے ہرگز نہیں۔ کہا جائے گا، جنت میں تم خود اور تمہاری عورتیں داخل ہو جائیں تمہاری عزت کی جائے گی۔

ادخلوا الجنة انتم وازواجکم تحبرون

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا ——

"وہ شخص جھوٹا ہے جو کہتا ہے کہ اس نے مجھے دوست رکھا اور تم سے بغض

رکھا۔ اے علیؑ! جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے گوشہ سے آواز آئے گی
علیؑ کے محب اور شیعہ کہاں ہیں؟ علیؑ کے محب اور آپ کے محبوں کو دوست
رکھنے والے کہاں ہیں؟ وہ کہاں ہیں جو آپس میں خدا کی راہ میں ایک دوسرے
کو دوست رکھتے ہیں، خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کہاں ہیں؟ ایثار کرنے
والے کہاں ہیں؟ جن کی زبانیں پیاس سے خشک ہوگئیں وہ کہاں ہیں؟ وہ
لوگ کہاں ہیں جب لوگ رات کو سو جاتے تھے اور وہ نماز پڑھتے تھے۔ وہ کہاں
ہیں جو خدا کے خوف سے ڈرتے تھے! آج کے دن تم پر کوئی خوف نہیں ہے
اور تم پر کوئی غم نہیں ہے، نبی علیہ السلام کے رفقاء کہاں ہیں جو ایمان لائے
آنکھیں ٹھنڈی کرو، تم اور تمہاری عورتیں جنت میں داخل ہوجاؤ تمہاری عزت کی جائیگی

عمرو بن عمیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
علیؑ کو ایک گھاٹی کی طرف روانہ فرمایا، جس میں ایک بڑی مصیبت موجود تھی۔ جب علیؑ اس گھاٹی
سے ہوکر واپس آئے تو آنحضرتؐ نے آپ سے فرمایا ——

"مجھے آپ کے کارنامے کا علم ہوگیا ہے، میں آپ سے راضی ہوں"

یہ سنکر علی علیہ السلام رونے لگے، فرمایا —— یا علیؑ! روتے کیوں ہو؟ خوشی سے یا
غم سے؟ عرض کیا خوشی سے روتا ہوں، میرے لئے یہ کس قدر خوشی کی بات ہے کہ آپ مجھ سے
خوش ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا ——

"خدا، جبرائیلؑ اور میکائیلؑ آپ سے راضی ہیں، خدا کی قسم اگر میری امت کا
ایک گروہ آپ کے بارے میں وہ باتیں نہ کرتا جو نصاریٰ عیسیٰؑ کے بارے میں
کہتے ہیں تو آج میں آپ کے بارے میں ایک ایسی بات کہتا کہ جب آپ قلیل یا
کثیر گروہ کے پاس سے گزرتے تو لوگ آپ کے قدموں کی خاک اٹھا لیتے
اور اس کو بطور تبرک استعمال کرتے"

یہ سنکر قریش کہنے لگے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ کو عیسیٰؑ کی مثل بنا دیا تو یہ آیت نازل ہوئی

ولما ضرب ابن مریم..........

جابر ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی آسمان سے آواز دے گا، علی ابن ابی طالب کہاں ہیں ؟ (علی علیہ السلام نے کہا) میں اٹھونگا مجھے کہا جائے گا کہ آپ علیؑ ہیں ؟ میں کہوں گا میں ابن عم نبیؐ. آپ کا وصی اور وارث ہوں کہا جائے گا۔ آپ نے سچ کہا، آپ جنت میں داخل ہو جائیں، خدا نے آپ کو آپ کے شیعوں کو بخش دیا ہے، خدا نے ان کو اور آپ کو بڑی گھبراہٹ سے امان دی ہے، جنت میں امن سے داخل ہو جاؤ تم پر آج کوئی خوف اور غم نہیں ہے،

ابو حمزہ ثمالی علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ———

"جب قیامت کا روز ہوگا ایک منادی ندا دے گا لاخوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون آج تمہیں کوئی خوف اور غم نہیں ہے. ہر ایک آدمی سر بلند کرے گا، جب فرمائے گا۔ الذین امنوا بایاتنا وکانوا مسلمین (جو ایمان لائے ہماری آیات پر وہ مسلمان ہیں)، تو سب لوگ سر نیچا کر لیں گے. مگر مسلمان جو محب ہوں گے، پھر منادی ندا دے گا. یہ فاطمہؑ بنت محمدؐ ہیں یہ تمہارے پاس سے گزر کر اپنے ماننے والوں کو لیکر جنت میں جائیں گی. خدا ایک فرشتہ بھیجے گا. جو سیدہؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرے گا. کوئی حاجت ہے ؟ آپ فرمائیں گی مجھے اور میرے فرزند کی مدد کرنے والوں کو بخش دے"

ابن جندب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علی علیہ السلام کو ایک گھاٹی کی طرف روانہ فرمایا، جس کے اندر کوئی بڑی بات تھی، جبرائیل نے حاضر ہو کر آپ کو اس بات سے آگاہ کیا، جب حضرت علی علیہ السلام واپس تشریف لائے تو رسول اللہؐ نے کھڑے ہو

کر آپ کو بوسہ دیا آنحضرتؐ حضرت علیؑ کے چہرے سے پسینہ پونچھتے اور فرماتے تھے ———

"مجھے آپ کے کارنامے کا علم ہو چکا ہے، میں آپ سے راضی ہوں۔"

یہ سن کر علی علیہ السلام رونے لگے، رسول اللہ نے فرمایا علیؑ روتے کیوں ہو، خوشی سے یا غم کی وجہ سے، عرض کیا میں خوشی سے کیونکر نہ روؤں، آپ نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ آپ مجھ سے راضی ہیں۔ فرمایا ———

"خدا فرشتے اور جبرائیلؑ آپ سے راضی ہیں، خدا کی قسم اگر میری امت کا ایک گروہ تمہارے بارے میں ایسی بات نہ کہتا، جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰؑ بن مریم کے بارے میں بات کی تھی، تو آج میں آپ کے بارے میں ایک ایسا اعلان کرتا آپ جہاں کہیں بھی تھوڑے یا بہت سے آدمیوں کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ کے قدموں کے نیچے کی مٹی اٹھا لیتے اور اس سے برکت طلب کرتے۔"

قریش نے کہا انے کہا آنحضرتؐ نے علیؑ کو ابن مریم کی مثل بنا دیا ہے، تو یہ آیت نازل ہوئی ——— ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه يصدون (ترجمہ گزر چکا ہے)

یصدون کی بجائے یضجون ہے جس کے معنی چیخنے کے ہیں۔

ان هو عبد انعمنا عليه وجعلناه مثلا لبنی اسرائیل

عیسیٰؑ تو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ ہم نے انعام کیا، ہم نے اس کو اولادِ بنی اسرائیل کے لئے ایک مثل بنایا۔"

ربیعہ بن ناجد علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا ———

"یا علیؑ! تمہاری مثل عیسیٰ بن مریم جیسی ہے، ایک قوم نے آپ کو دوست رکھا اور آپ کو خدا بنا دیا، یہودیوں نے آپ سے بغض رکھا حتیٰ کہ آپ پر اور آپ کی ماں پر بہتان باندھا، اسی طرح آپ کے بارے میں دو آدمی ہلاک

ہو جائیں گے ، حد سے زیادہ محبت کرنے والا ، آپ سے متعلق ایسی باتیں کرے گا جو
آپ میں موجود نہیں ہوں گی ، آپ سے بغض رکھنے والا جھوٹا آپ پر ایسے بہتان
باندھے گا جو آپ میں موجود نہیں ہوں گے ۔"

یہ بات قریش کے آدمیوں کو معلوم ہو گئی کہنے لگے آپ کو عیسیٰ کی مثل بنا دیا ، یہ بات
کیسے ہو سکتی ہے ۔ یہ کہکر چیخنے لگے ، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولما ضرب ....
یصدون یہ اصل میں یضجون تھا ـــــ حارث بن صغیر نے کہا کہ ابی بن کعب
کی قرأت میں یہ آیت اس طرح تھی ۔

(ایک اور سلسلۂ روایات میں) ابو حمزہ ثمالی علی بن حسین علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں کہ ـــــ

"جب قیامت کا روز ہوگا ایک منادی ندا دے گا کہ اے میرے بندو تم
پر آج کوئی خوف نہیں ہے اور نہ غم ، جب حضرت نے یہ فرمایا تو سب حضرات
کے سر جھک گئے ، فرمایا ! یہ وہ لوگ ہوں گے ۔ الذین امنوا
بایاتنا و کانوا مسلمین جو ایمان لائے ہماری آیات پر اور مسلمان
تھے مسلمین کے معنی محبین کے ہیں ۔ منادی ندا دے گا ، یہ فاطمہؑ بنت محمدؐ
ہیں ۔ یہ تمہارے پاس سے گزریں گی ، ان لوگوں کے ہمراہ جو آپ کے ساتھ
ہیں جنت کی طرف ، خدا آپ کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا جو عرض کرے
گا ۔ اپنی حاجت بیان فرمایئے ۔ فرمائیں گی میری حاجت یہ ہے کہ مجھے اور
میرے فرزند (حسینؑ) کی مدد کرنے والوں کو بخش دے ۔"

احمد بن سلیمان فرقانی نے کہا کہ ہمیں ابن مبارک صوری نے کہا کہ نبی کریمؐ نے یوں
فرمایا کہ ـــــ زمین کے اوپر اور آسمان کے تلے ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے ۔ کیا
نبی کریمؐ سب سے زیادہ سچے نہیں تھے ؟

کہا ہاں نبیؐ سچے تھے۔ پوچھا اے ابوعبداللہ! پھر کیا قصّہ ہے؟ کہا نبی کریمؐ قریش کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے، فرمایا ـــــــ جو شخص اس درہ سے نمودار ہوگا وہ عیسیٰؑ ابن مریم کی مانند ہے۔ قریش اس بات کے منتظر تھے مگر کوئی شخص نہ آیا۔ رسول اللہؐ کسی ضرورت کے تحت چلے گئے، اسی راستہ سے علیؑ نمودار ہوئے، آپ کو دیکھکر کہنے لگے مرتد ہونا اور بتوں کی پرستش بہتر ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ابن عم کو نبی کیساتھ تشبیہ دی ہے، ـــــــ جب رسول اللہؐ تشریف لائے تو ابوذرؓ نے کہا کہ یارسول اللہ! ان لوگوں نے فلاں فلاں باتیں کی ہیں، سب نے یک زبان ہو کر قسم کھائی کہ ابوذرؓ جھوٹ بولتے ہیں۔ رسول اللہؐ ابوذرؓ پر ناراض ہوئے، اسی وقت رسول کریمؐ پر یہ وحی نازل ہوئی۔

(ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون) قال یصجون وقالوا الھتنا خیر ام ھو ما ضربوه لك الا جدلا بل ھم قوم خصمون ان ھو الا عبد انعمنا علیه و جعلناه مثلا لبنی اسرائیل۔

کہنے لگے کہ آیا ہمارے معبود اچھے ہیں کہ وہ؟ انہوں نے یہ مثال تمہارے سامنے صرف جھگڑنے کے لئے بیان کی، بلکہ وہ لوگ ہی جھگڑالو ہیں۔ وہ (مسیح) نہیں ہیں، مگر ایک بندہ ہیں، جس کو ہم نے نعمت دی تھی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے نمونۂ قدرت قرار دیا تھا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا ـــــــ

"زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی آدمی نہیں ہے"

سلیمان دیلمی نے کہا میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، ہم نے لبیک کی آواز سنی، علیؑ نمودار ہوئے، رسول اللہؐ نے اٹھکر آپ کو گلے لگایا، فرمایا۔

"یا علیؑ! میں نے خدا سے سوال کیا کہ وہ آپ کو میرے ساتھ جنت میں رکھے اس نے میری دُعا قبول کی، میں نے دعا کی کچھ اور دے، اس نے تمہاری زوجہ کو جنت میں جگہ دی، میں نے اور سوال کیا، اس نے تمہاری اولاد کو جنت میں ٹھہرایا، میں نے عرض کیا کچھ اور لوگوں کو داخل فرما، اس نے تمہارے دوستوں کو جنت دی، میں نے اور سوال کیا، اس نے تمہارے دوستوں کے دوستوں کو بھی جنت کا مستحق قرار دیا۔"

یہ سنکر علی علیہ السلام بہت خوش ہوئے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ پر قربان؛ میرے دوستوں کے دوست بھی جنت میں ہونگے؟ فرمایا ——

"ہاں یا علیؑ! جب قیامت کا روز ہوگا، میرے لئے سُرخ یاقوت کا منبر بنا ہوگا، جو سرخ زبرجد سے جڑا ہوگا۔ جس کی ستر ہزار سیڑھیاں ہوں گی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی تک کا فاصلہ تین روز تیز رفتار گھوڑے کی مسافت کے برابر ہوگا۔ فاطمہؑ اس پر سوار ہوں گی، پھر تمہیں طلب کیا جائے گا۔ لوگ نظر بلند کر کے تمہیں دیکھیں گے اور کہیں گے، یہ نبی تو معلوم نہیں ہوتا۔ منادی ندا دے گا۔ یہ سید الاوصیاء ہیں، تو اس گھوڑے پر سوار ہوگا، تم آپس میں معانقہ کرو گے، تم میرے حجزہ کو پکڑو گے، میں خدا کا حجزہ پکڑوں گا، خدا کا حجزہ حق ہے۔ تمہاری اولاد تمہارا حجزہ پکڑے گی، تیرے شیعہ تیری اولاد کا حجزہ پکڑیں گے، یقیناً جنت میں جاؤ گے، جنت میں اپنی بیویوں کیساتھ بیٹھو گے، اپنی منازل میں قیام کرو گے، خدا مالک سے کہے گا۔ دوزخ کا دروازہ کھول دو تاکہ میرے دوست دیکھیں کہ میں نے ان کو، ان کے دشمنوں پر کس قدر فضیلت دی ہے۔ دوزخ کے دروازے کھل جائیں گے، اوپر سے ان کو دیکھیں گے جب دوزخی جنت کی خوشبو پائیں گے دوزخ کے داروغہ مالک سے کہیں گے

خدا ہم سے عذاب کم کرنا چاہتا ہے، ہم جنت کی خوشبو پاتے ہیں، خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دوزخ کے دروازے کھول دوں تاکہ اس کے دوست تمہیں دیکھیں، وہ سر بلند کر کے اہل بہشت کو دیکھیں گے، ایک دوزخی کہے گا۔ اے فلاں تم بھوکے تھے میں نے تمہیں کھانا کھلایا تھا۔ ایک کہے گا اے فلاں تو برہنہ تھا، میں نے تمہیں لباس پہنایا، ایک کہے گا، اے فلاں تو خوفزدہ تھا، میں نے تمہیں پناہ دی، ایک کہے گا اے فلاں تم نے جرم کیا میں نے چھپایا۔ اپنے رب سے ہمیں بطور ہبہ کے مانگ لو۔ وہ ان کے لئے خدا سے دعا کریں گے وہ دوزخ سے جنت میں لائے جائیں گے، ان میں دوزخیوں کی نشانی موجود ہوگی، وہ اہل دوزخ سے موسوم ہوں گے، اہل دوزخ کہیں گے کہ آپ حضرات نے دعا مانگ کر عذاب دوزخ سے ہمیں نجات دلائی، اب خدا سے دعا مانگو کہ وہ ہمارا جہنمی نام مٹا دے اور جنتی نام رکھ دے، خداوند عالم ہوا کو حکم دے گا۔ کہ وہ اہل جنت کے مونہوں پر جاری ہو، ان کا نام بھلا کر ان کو جنتی قرار دے۔ یہ آیت نازل ہوئی ——

قل الذین امنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ لیجزی قوماً بما کانوا یکسبون الی قولہ سآء ما یحکمون

" تم ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں یہ کہدو کہ وہ ان کو جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے معاف کر دیں کہ خدا ان لوگوں کو جیسا جیسا وہ کیا کرتے تھے، اس کے موجب خود سزا دے گا۔" (پ۲۵ سورہ جاثیہ)

سورۃ احقاف علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں فاطمہؑ بنت محمدؐ سے شادی کرنا چاہتا تھا، صبح و شام یہ بات میرے دل میں رہتی تھی، لیکن رسول اللہؐ سے کہنے کی جرأت

نہیں ہوئی تھی۔ میں ایک دن رسول اللہ کی خدمت میں گیا۔
مجھ سے فرمایا اے علیؑ۔ میں نے کہا حاضر ہوں۔
فرمایا —— شادی کرنا چاہتے ہو؟
عرض کیا —— خدا کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔
رسول اللہ قریش کی بعض عورتوں سے میری شادی کرنا چاہتے تھے۔ مجھے خوف لاحق تھا کہ کہیں فاطمہؑ کا رشتہ ہاتھ سے نہ جاتا رہے، میرے خواب و خیال تک میں نہیں تھا کہ ایک روز رسول اللہ تشریف لائے۔
فرمایا —— اے علیؑ! جلد جلد میرے پاس آجاؤ۔
لوگوں کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہؐ کو اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ میں جلدی جلدی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ام سلمہؓ کے گھر میں موجود تھے۔ مجھے دیکھ کر رسول اللہ کا چہرہ چمک اٹھا اور اس قدر مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک کی چمک ظاہر ہوگئی۔
فرمایا —— اے علیؑ! تجھے بشارت ہو کہ خدا نے تیری شادی کا بندوبست کر دیا ہے جس کی مجھے فکر تھی۔
عرض کیا —— یا رسول اللہ وہ کیسے؟
فرمایا —— میرے پاس جبرائیلؑ آئے، اس کے پاس جنت کا سنبل اور قرنفل تھا۔ میں نے دونوں کو لیکر سونگھا، کہا اے جبرائیلؑ یہ سنبل اور قرنفل کیوں لائے ہو؟ کہا خدا نے جنت کے ساکنان فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جنت کے درختوں، پودوں، پھلوں اور محلات کو سجائیں، ہوا کو حکم ہوا ہے کہ وہ مختلف اقسام کی خوشبوؤں اور عطر کیساتھ چلے اور حوروں کو حکم ہوا ہے کہ وہ سورہ طٰہٰ، یٰسین، طواسین اور عسق کو گائیں، پھر عرش کے نیچے منادی ندا

دے گا۔ اے لوگو! تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آج علی بن ابی طالبؑ کی شادی کا
ولیمہ ہے، میں تمہیں گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے فاطمہؑ بنتِ محمدؐ کی علی بن ابی
طالبؑ سے شادی کردی ہے، پھر خداوندِ عالم بیضا (سفید بادل) کو حکم دے گا
وہ آسمان سے موتی یاقوت اور زبرجد برسائے گا، پھر فرشتے جنت کا سنبل اور
قرنفل نچھاور کریں گے، اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو حکم دے گا، جسکا نام راحیل ہوگا
اس جیسا فصیح و بلیغ کوئی فرشتہ نہیں ہوگا، کہ خطبہ پڑھو، راحیل خطبہ پڑھے گا۔
زمین اور آسمان والوں نے ایسا خطبہ کبھی نہیں سنا ہوگا۔ پھر منادی ندا دیگا
اے میرے فرشتو! میری جنت میں رہنے والو! علیؑ اور فاطمہؑ کی شادی پر
ایک دوسرے کو مبارک باد دو، میں نے ان دونوں کو مبارک دی ہے، میرے
نزدیک سب عورتوں سے زیادہ جو مجھے محبوب تھی اس کی میں نے اپنے
محبوب بندہ سے شادی کی ہے، انبیاء اور رسولوں کے بعد۔ راحیل عرض
کرے گا پالنے والے ان دونوں کو جنت اور دنیا میں جتنی عزت دی ہے اتنی
تو آجتک کسی کو نہیں دی، اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے صاحبِ عزت ان کو اس
لئے بنایا ہے کہ میں نے ان میں اپنی محبت جمع کی ہے، یہ دونوں قیامت
تک ہونے والے میری محبت کے مصدر ہیں۔ مجھے میری عزت اور جلال کی
قسم میں ان دونوں سے ایک مخلوق پیدا کروں گا، ان سے ایسی اولاد پیدا
کروں گا، جنکو زمین میں اپنا خازن، اپنے علم کی کان، اپنی کتاب کے عالم
انبیاءؑ اور مرسلینؑ کے بعد ان کے ذریعے مخلوق پر حجت قائم کروں گا۔ اے
علیؑ! تجھے بشارت ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر مکرم کیا اتنا کسی کو مکرم
نہیں کیا۔ میں نے اپنی بیٹی فاطمہؑ کی شادی تم سے کردی ہے، خدا نے تیری
شادی عرش پر کی ہے، تو اس پر راضی ہے جس طرح خدا اس پر راضی ہے

تم اپنی بیوی کو لے لو، مجھ سے زیادہ تم اس کے حق دار ہو۔ مجھے جبرائیلؑ نے آگاہ کیا ہے کہ جنت اور اس کے رہنے والے تم دونوں کے مشتاق ہیں۔ اگر خدا کو تم سے ان افراد کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا جن کے ذریعے مخلوق پر حجت قائم کرے تو تم دونوں کو جنت میں رکھتا۔ اچھا بھائی، اچھا داماد اور اچھا ساتھی تو ہے، یہ کیا کم ہے کہ خدا اس بات سے راضی ہے،

علی علیہ السلام نے عرض کیا ——— یا رسولؐ اللہ! میری عزت افزائی کی انتہا ہو گئی ہے۔ جنت میں میرا ذکر ہوتا ہے۔ خدا نے فرشتوں کی موجودگی میں میری شادی کی ہے،

فرمایا ——— اے علیؑ! خدا جب اپنے ولی کی عزت کرتا ہے تو ایسی عزت کرتا ہے کہ جس کو آج تک نہ آنکھ نے دیکھا ہو اور نہ کان نے سنا ہو خدا آپ کو بہشت میں اتنا عطا کرے گا کہ جس کو نہ آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کان نے سنا ہوگا:

یہ سن کر علی علیہ السلام نے کہا ———

قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحًا ترضاہ واصلح لی فی ذریتی۔

"اے میرے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر مبذول فرمائی ہے، اور میں کوئی ایسا نیک کام کروں، جسے تو پسند فرمائے اور میرے لئے میری اولاد میں صالح پیدا کر دے:

رسولؐ اللہ نے فرمایا ——— آمین یا ربّ العالمین و یا خیر الناصرین

سورہ محمدؐ

عن المفضل بن عمر قال سال السدی جعفر بن

محمد (ع) عن قول اللہ فی محکم کتابہ مثل الجنۃ
التی وعد المتقون قال ھی فی علی واولادہ وشیعتھم ھم
المتقون وھم اھل الجنۃ والمغفرۃ۔

"مفضل بن عمر نے کہا کہ سیدی نے صادق آلِ محمدؐ سے پوچھا کہ اس آیت کا
کیا مطلب ہے، اس جنت کی مثل جسکا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا۔
فرمایا، پرہیزگاروں سے مراد علیؑ، آپ کی اولاد اور آپ کے شیعہ ہیں، وہ
اہل جنت اور مغفرت ہیں"

قال جعفر بن محمد (ع) فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین
امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم
یعنی اذا اطاعوا اللہ واطاعوا الرسول ما یبطل اعمالکم
قال عداوتنا یبطل اعمالھم

"اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو،
اور اپنے اعمال کو بے کار نہ کرو، یعنی جب اللہ کی اطاعت کرو گے اور
رسولؐ کی اطاعت کرو گے تو تمہارے اعمال بے کار نہیں ہوں گے، فرمایا ہم
سے دشمنی رکھنے سے ان کے اعمال بے کار ہو جائیں گے۔"

خثیمہ جعفی نے کہا کہ میں امام محمدؑ باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، فرمایا ——
"اے خثیمہ! ہمارے شیعہ اہل بیت میں داخل ہیں، ان کے دلوں میں ہم اہل بیت کی
محبت القا ہوتی ہے، اہل بیت کی محبت کا انہیں الہام ہوتا ہے،

عبید بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ہم موجود تھے کہ ایک شخص نے محمد ابن حسنؑ سے پوچھا کہ فدک
کے مال میں مومنین کیوں شامل نہیں ہیں؟ اس کی وضاحت فرمائیے ——
فرمایا —— جبرائیلؑ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ نے

گھوڑے پر زین رکھی اور خود ہتھیار لگائے، علیؑ نے بھی ہتھیار لگائے اور گھوڑے پر زین رکھی، آدھی رات کو کسی مقام کی طرف روانہ ہو گئے، علیؑ کو بھی علم نہیں تھا کہ رسول اللہؐ کہاں جا رہے ہیں۔ فدک کے پاس پہنچ کر رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا تم مجھے اٹھاؤ گے یا میں تمہیں اٹھاؤں؟ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اٹھاؤں گا، رسول اللہؐ نے فرمایا، میں اٹھاؤں گا۔ میرا قد تم سے لمبا ہے۔ رسول اللہؐ نے علیؑ کو اپنے کندھے پر اٹھایا، آنحضرتؐ نے علیؑ کو اس قدر بلند کیا کہ آپ قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔ رسول اللہؐ کی تلوار علیؑ کے ساتھ تھی، علیؑ نے قلعہ کی دیوار پر اذان اور تکبیر کہی، قلعہ والے ڈر کے مارے دروازے کی طرف بھاگے اور اس کو کھول دیا، تمام آدمی باہر نکل آئے۔ علیؑ دیوار سے اُتر کر ان سے جا کر لڑے ان کے اٹھارہ بڑے بڑے آدمی قتل کر دیئے، باقیوں نے اطاعت مان لی رسول اللہؐ نے ان کے بقایا آدمیوں اور اولاد کو قید کر لیا۔ مال غنیمت ان پر لاد کر انہیں مدینہ میں لائے۔ صرف رسول اللہؐ نے یہ جنگ کی، یہ صرف آپ کا حصہ ہے مومنین کا اس میں کوئی حق نہیں؛

سورہ فتح ــــ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم پر یہ آیت نازل ہوئی ــــ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ۔

"ہم نے تمہارے لئے فتح کی ایک کھلی فتح تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری خاطر سے تمہاری (امت کے) اگلے گناہوں کو بھی بخش دے اور پچھلوں کو بھی:
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میرا تو نہ کوئی گناہ ماضی میں ہے اور نہ ہی کوئی باقی ہے۔

جبرائیلؑ نے کہا ـــــ آپ کا ماضی میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی ہوگا۔ جس کو بخشا جائے۔

عمرو بن میمون نے کہا کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا۔ نو آدمی آپ کے پاس آکر کہنے لگے، ہمارا ساتھ دیجیئے یا ہمیں چھوڑ دیجیئے، ابن عباس اس وقت نابینا نہیں ہوئے تھے آپ کی آنکھیں ٹھیک تھیں، کہا میں تمہارا ساتھ دوں گا، آپ کو لیکر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد ابن عباس کپڑے جھاڑتے ہوئے افسوس ہے افسوس کہتے ہوئے واپس آئے کہ یہ لوگ اس شخص کی غیبت کرتے ہیں۔ جس کی دس ایسی خوبیاں ہیں جو دوسروں میں نہیں پائی جاتیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کے حق میں فرمایا ـــــ

"کل میں جنگ کے لیے اس شخص کو روانہ کروں گا، جس کو خدا اور اس کا رسول دوست رکھتا ہے۔ خدا اس کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔"

اس منصب کی تمنا کئی لوگوں نے کی، مگر رسول اللہ نے فرمایا علیؑ کہاں ہیں، عرض کیا گیا آٹا پیس رہے ہیں فرمایا تم میں سے ایک آدمی جاکر یہ کام کرے، علیؑ تشریف لائے، آپ کی آنکھیں دُکھتی تھیں، ان میں لعاب دہن لگایا، تین دفعہ جھنڈے کو حرکت دی اور آپ کے حوالے کیا آپ نے جاکر قلعہ خیبر فتح کر لیا۔

سورہ برات کی چند آیات دیکر ابوبکر کو مکہ کی طرف روانہ کیا تاکہ حاجیوں کو سنائیں، علیؑ کو پیچھے روانہ کیا، آپ نے وہ آیات لے لیں۔ ابوبکر نے واپس آکر رسول اللہ سے کہا میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے؟

فرمایا ـــــ "نہیں، لیکن آیات کی تبلیغ میں خود کروں یا وہ شخص کرے جو مجھ سے ہو۔"

دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر رسول اللہ نے فرمایا کہ ـــــ دُنیا اور آخرت میں میرا ولی کون بنتا ہے، کسی نے کوئی جواب نہ دیا علیؑ نے عرض کیا، میں دُنیا اور آخرت میں

آپ کا ولی بنتا ہوں۔

رسول اللہ صلعم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو جمع کر کے فرمایا ——————

"اے معبود! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے رجس کو دور فرما، ان کو کماحقہ پاک کر"

خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے علیؑ ایمان لائے۔

شب ہجرت رسول اللہ کی خاطر اپنی جان فروخت کر دی، رسول اللہ کا کپڑا اوڑھ کر آرام سے آنحضرتؐ کے بستر پر سو گئے۔ مشرکین اس طرح آپ کو تاکتے رہے، جس طرح رسولؐ اللہ کو تاکتے تھے، انہوں نے سمجھا کہ رسول اللہ سوئے ہوئے ہیں۔ ابوبکر نے آکر آپ کو رسول اللہ سمجھ کر یا رسول اللہ کہا۔ علیؑ نے فرمایا رسول اللہ میمون کے کنویں کی طرف چلے گئے ہیں، ابوبکر آنحضرتؐ سے جا کر مل گئے اور غار کے اندر چلے گئے، صبح کے وقت علیؑ نے سر سے کپڑا اٹھایا، مشرکین نے کہا ہم تو دھوکا میں رہے تجھے تمہارا ساتھی (رسول اللہ) سمجھتے رہے۔

جنگ تبوک کے موقعہ پر علیؑ نے رسول اللہ کیساتھ چلنا چاہا، مگر آنحضرتؐ نے انکار کر دیا۔ علیؑ رو پڑے۔ فرمایا ——————

"کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھا، مگر تم نبی نہیں ہو"

مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے، مگر آپ کا دروازہ کھلا رہا۔ آپ جنب کی حالت میں مسجد سے آتے جاتے تھے، اس کے علاوہ آپ کے لئے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔

خم غدیر کے مقام پر آپ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ——————

"جس کا میں ولی ہوں، اس کے یہ ولی ہیں، اے اللہ اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے۔ اس کو دشمن رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، اس کی

مدد کرے جو اس کی مدد کرے۔ اس کو چھوڑ دے جو اس کو چھوڑ دے "

محمد بن عبداللہ بن مہران نے کہا کہ میں نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا ایک شخص نمودار ہوا۔ جس نے اچھے کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے۔ مجھے کہا علیؑ نے (فلاں فلاں سے) جہاد نہیں کیا۔ اس سے ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہا۔ قرآن کی ایک آیت کی وجہ سے اس نے کہا کون سی آیت ہے فرمایا ———

ولو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذاباً الیما

اگر یہ (مومنین وہاں سے) ہٹ جاتے تو ہم ان لوگوں کو ضرور دردناک عذاب دیتے، جو کافر ہو گئے تھے "

امیرالمومنین جانتے تھے کہ منافقین کی پشتوں سے مومن پیدا ہوں گے، ان سے نہ لڑے اور نہ انہیں قید کیا، میں نے متوجہ ہو کر دیکھنا چاہا، لیکن مجھے کوئی شخص دکھائی نہ دیا،

ابوالجارود نے کہا مجھے عبداللہ ابن الحسن نے کہا جانتے ہو اس آیت کی کیا تفسیر ہے ؟

واللہ جنود السموات والارض

اللہ کے لئے زمین اور آسمان کا لشکر ہے

میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ——— فرمایا، آسمان کا لشکر فرشتے ہیں اور زمین کا لشکر زیدیہ ہیں اگر وہ لوگوں سے جدا ہو جائیں تو ان پر عذاب نازل ہو جائے گا "

سعاد نے ابوجعفر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی ———

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرَاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا۔

"محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں مہربان ہیں، تم ان کو رکوع اور سجود کرتے ہوئے دیکھو گے، خدا سے فضل اور رضامندی چاہتے ہیں:

فرمایا ——— یہ مثال ہمارے شیعوں میں جاری ہے، خواہ باپ کی پشت میں ہوں خواہ ماں کے رحم میں۔ میثاق کے مطابق دنیا میں آئیں گے، مندرجہ ذیل قسم کے لوگ ہوں گے۔ اتقیاء، شہداء جن کے دل کا امتحان لیا گیا ہو، علماء، نجباء، سجداء، اہل تقی، اہل تقویٰ، اور اہل تسلیم، قلم تقدیر ان کے حق میں جاری ہو چکی ہے، بعض خصوصیات کی بناء پر یہ حضرات افضل قرار پائے، ان حضرات کے بعد اور لوگوں سے میثاق لیا گیا، ان کے حالات اور نام تحریر کئے گئے۔ بعض ان میں سے مستضعفین کے زمرے میں آتے ہیں، بعض مرجون ہیں خدا کے حکم کی ایک حد ہے، یا تو ایسے لوگوں کے گناہ بخش دے گا، یا کچھ دیر کے بعد بخشے گا۔ ایسے بھی ہوں گے جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، بعض وہ ہوں گے جو کچھ مدت تک دوزخ میں ٹھہریں گے۔ بعض وہ ہوں گے، جو زمین اور آسمانوں کے قیام تک دوزخ میں رہیں گے

سورہ حجرات

سدید صیرفی نے کہا کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، ہمارے اصحاب نے حضرتؑ کی خدمت میں چند مسائل پیش کئے۔ میں نے کہا کہ امیرالمومنینؑ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے ———

ان امرنا صعب مستصعب لا یقربہ الا ملک مقرب او نبی مرسل او عبد مومن امتحن اللہ قلبہ للایمان فقال نعم ان من الملائکۃ مقربین وغیر مقربین ومن الانبیاء مرسلین وغیر مرسلین ومن المومنین ممتحنین وغیر ممتحنین وان امرکم ھذا عرض علی الملائکۃ فلم یقربہ الا المقربون و

عرض علی الانبیاء فلم یقر به الا المرسلون وعرض علی المؤمنین فلم یقر به الا المخلصون۔

" ہمارا امر بہت مشکل ہے، اس کا اقرار صرف ملک مقرب، یا نبی مرسل یا وہ مومن کر سکتا ہے جس کے دل کا امتحان ایمان کیا نہ لے لیا گیا ہو"

فرمایا ـــــ فرشتے دو قسم کے ہوتے ہیں، مقرب اور غیر مقرب، انبیاء بھی دو قسم کے ہوتے ہیں مرسل اور غیر مرسل، مومن بھی ممتحن اور غیر ممتحن، تمہارا یہ امر فرشتوں پر پیش ہوا تو صرف مقرب فرشتوں نے اس کا اقرار کیا، رسولوں پر پیش ہوا تو صرف مرسلین نے اس کو قبول کیا، اور مومنین پر پیش ہوا تو مخلصین نے قبول کیا،

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ـــــ " حب علیؑ ایمان ہے اور بغض علیؑ نفاق ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ـــــ

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

" اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں زینت دیدی ہے "

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہماری محبت ایمان ہے اور ہم سے بغض رکھنا کفر ہے اور پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا، ـــــ

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

" لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں زینت دے دی ہے، اور کفر، نافرمانی اور

گناہ کو تمہارے لئے ناپسند کیا ہے، ایسے ہی لوگ ہوشیار ہیں، یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے اور اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

حذیفہ بن الیمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ——

"خدا نے مخلوق دو قسم کی پیدا کی ہے، قبیلوں کی شکل میں، ہمیں اچھے قبیلہ میں قرار دیا، خدا کا کلام ہے ——

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا۔

"اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا، تمہارے گروہ اور قبیلے بنائے، تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔"

میں اولادِ آدمؑ سے زیادہ متقی فرد ہوں، میرا قبیلہ اچھا قبیلہ ہے اور خدا کے نزدیک بہت زیادہ مکرم، یہ فخر کی بات نہیں ہے۔

ابن عباس نبی کریم سے اس آیت کے تحت روایت کرتے ہیں ——

یاایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثیٰ وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا۔ —— میں اولادِ آدمؑ سے افضل ہوں اور خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں۔"

ضحاک نے ذیل کی آیت کی تشریح میں کہا ——

وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدیھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفیٔ الیٰ امر اللہ —— اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو، اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو جو زیادتی کرتا ہے، اس سے لڑو، تاکہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف رجوع کرے۔"

جو ببر نے ضحاک سے پوچھا کہ ہمارے مقتولین کا کیا انجام ہوگا! ـــــــ کہا جنت میں جائیں گے اور رزق پائیں گے۔

پوچھا، باغیوں کے مقتول کس حساب میں ہونگے، کہا دوزخ میں ہونگے:

ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ـــــــ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

"(اے رسول) بیشک جو لوگ تم کو (تمہارے) مکانات کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں بہت سے بے عقل ہیں:

اس سے مراد رسول اللہ اور علیؑ کے گھر مراد ہیں، لوگ دُور سے آتے اور کہتے یہ کس کا گھر ہے، لوگ کہتے یہ نبیؐ کا گھر ہے، پوچھتے یہ کس کا گھر ہے، لوگ کہتے یہ علیؑ کا گھر ہے۔"

ابن عباس سے ایک خارجی نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کوئی بات پوچھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا، جب دوبارہ پوچھا تو آپ نے کہا تم اس شخص کے متعلق سوال کرتے ہو، خدا کی قسم علیؑ امیر المومنین ہیں، روشن چاند، بہادر شیر، موجیں مارتا ہوا فرات اور لہلہاتی ہوئی بہار کی مانند ہیں۔ بلکہ روشنی اور خوبصورت ہونے میں چاند سے زیادہ روشن۔ شیر سے زیادہ بہادر، فرات سے زیادہ فیض دینے والے، اور سخاوت کرنے والے، بہار سے زیادہ سرسبز اور زندگی بخشنے والے عقمت النساء ان یاتین بمثل علی بن ابی طالب (ع) بعد رسول اللہ (ص) رسول اللہؐ کے بعد عورتیں علیؑ ایسا فرزند جننے سے بانجھ ہوگئی ہیں۔

تاللّٰہ ما سمعت ولا رأیت انسانا مثلہ

خدا کی قسم میں نے ایسا انسان نہ دیکھا ہے اور نہ سُنا ہے۔ وقد رأیتہ یوم صفین وعلیہ عمامۃ بیضاء وکان عینیہ سراجان میں نے آپ کو

صفین کی لڑائی کے روز دیکھا، آپ کے سر پر سفید عمامہ تھا، حضرت کی دونوں آنکھیں چراغ کی مانند روشن تھیں، ایک چھوٹے گروہ کے پاس جا کر ان کو جنگ کی ترغیب دیتے تھے آخرکار میرے پاس تشریف لائے، میں مسلمانوں کے ایک گروہ میں موجود تھا،

فرمایا ——— اے لوگو! (خدا کے) خوف کو اپنا شعار بناؤ، اور زین ختم کرو، وقار اور اطمینان اختیار کرو، تلواروں کو میان سے نکالنے سے پہلے کھٹکھٹاؤ، ترچھی نگاہ سے دیکھو (دشمن کو) نیزہ لگاؤ ....

تم خدا کی نگاہ کے سامنے ہو، نبیؐ کے ابن عم کیساتھ ہو۔ بار بار حملہ کرو اور بھاگنے کا نام نہ لو، یہ نسل در نسل بدنامی باقی رہتی ہے۔ قیامت کے روز دوزخ میں داخل ہونا پڑے گا، زندگی سے اچھی طرح پہلو تہی کر لو، موت کی طرف چل پڑو، اس جم غفیر اور تنے ہوئے خیمہ پر ٹوٹ پڑو، پوری طاقت سے حملہ کر دو، شیطان پر خدا کی لعنت ہو۔ اس کے اندر تو ند پھیلا کر کہنیاں بچھا کر لیٹا ہوا ہے۔ ——— حق کا ستون ظاہر ہوگا۔ اور تمہارا قول بالا ہوگا اور تمہارے اعمال ہرگز باطل نہیں ہوں گے"

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسی حالت میں تشریف لائے کہ آپ کا ہاتھ علیؑ کے ہاتھ میں تھا۔ ایک شخص آنحضرتؐ سے ملا، اس سے فرمایا ———

"تم لوگ علیؑ کو گالیاں نہ دیا کرو، جس شخص نے اس کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں، جس نے مجھ کو گالیاں دیں، اس نے خدا کو گالیاں دیں اے فلاں آخر زمانے میں علیؑ پر ایمان ملک مقرب لائے گا، یا وہ بندہ ایمان لائے گا، جس کے دل کا امتحان اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ لے لیا ہوگا۔ اے فلاں عنقریب اولادِ عبدالمطلب مصائب سخت میں

مبتلا ہوگی، انہیں قتل کیا جائیگا دیس نکالا دیا جائے گا۔ اے فلاں، خدا سے ڈرو، خدا سے ڈرو، میرے اصحاب اور میری اولاد سے ایسا سلوک! میری ذمہ داری کا کچھ خیال نہیں، خدا ظالم سے مظلوم کا بدلہ لے گا"

جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنو ولیعہ کے پاس بھیجا، ولید اور بنو ولیعہ کے درمیان زمانہ جاہلیت کی رنجش موجود تھی۔ انہوں نے اس کا استقبال کیا تاکہ ولید کے دل کی بات معلوم کریں یہ ڈر کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ وہ لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اور صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے، جب انہیں ولید کی شکایت کا علم ہوا تو وہ خود رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا یارسول اللہ! ولید نے جھوٹ کہا، ہماری آپس میں جاہلیت کے زمانہ کی رنجش موجود تھی، ہمیں یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں وہ اس رنجش کا بدلہ نہ لیں۔ رسول اللہ نے فرمایا ——————

" اے بنو ولیعہ تمہیں باز آجانا چاہیئے، ورنہ تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا۔ جو مجھ سے میرے نفس کی مانند ہوگا اور تم میں سے جو اس سے لڑیگا اس کو قتل کر دے گا، اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو قید کر لے گا، وہ شخص یہ ہے آپ نے حضرت علیؑ کے شانے پر ہاتھ مارا "

خدا نے ولید کے بارے میں یہ آیت نازل کی ——————

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

" اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر تمہارے پاس کوئی گنہگار خبر لے کر آئے، تو اس کی تحقیق کر لو کہ کسی قوم کو تم بغیر جانے بوجھے کوئی صدمہ نہ پہنچاؤ کہ جس کے لئے پھر تمہیں خود ہی نادم ہونا پڑے "

برید بن معاویہ عجلی اور ابراہیم احمری سے مروی ہے کہ ہم دونوں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے. اور آپ کے پاس زیاد احلام پہلے سے بیٹھا ہوا تھا. امامؑ نے پوچھا زیاد تیرے دونوں پاؤں معلق کیوں ہیں،

عرض کیا ـــــ میں آپ پر قربان جاؤں جئت علی نصولی عامة الطریق (یہ صرف آپ کی محبت کی خاطر کرتا تھا. زیاد نے تھوڑی دیر سر نیچے کر لیا، پھر عرض کیا ـــــ میں آپ پر قربان جاؤں. خلوت میں شیطان اگر میرے گذشتہ گناہ اور معاصی جتلاتا تھا، میں (خدا کی رحمت سے) مایوس ہو گیا تھا. پھر جب آپ حضرات سے محبت رکھنے کو یاد کرتا تو کچھ ڈھارس بندھ جاتی۔

امامؑ نے فرمایا ـــــ اے زیاد دین حب کا اور کفر بغض کا نام ہے" پھر آپ نے ذیل کی تین آیات پڑھیں گویا کہ آپ کے ہاتھ میں تھیں۔

۱ ـــــ ولکن الله حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئك هم الراشدون فضلا من الله ونعمة والله علیم حکیم (ترجمہ گزر چکا ہے)

۲ ـــــ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (سورہ حشر)

اور (ان کا حق بھی ہے) جو ہجرت کرنے والوں کے پہلے سے دار ہجرت میں مقیم اور ایمان پر قائم ہیں. اور جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ان سے محبت رکھتے ہیں، اور جو کچھ ان ہجرت کرنے والوں کو دیا جائے اس کی اپنے دلوں میں خواہش نہیں پاتے، گو انہیں خود ضرورت موجود ہو، تاہم دوسروں

کو اپنی ذلت پر ترجیح دیتے ہیں :

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ولیغفر لکم
ذنوبکم واللہ غفور رحیم پ ۳ ع ۱۲

"اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"

ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں آیا، عرض کیا، یا رسول اللہ میں روزہ داروں کو دوست رکھتا ہوں، لیکن روزہ نہیں رکھتا، نمازیوں کو دوست رکھتا ہوں مگر خود نماز نہیں پڑھتا، صدقہ دینے والوں کو دوست رکھتا ہوں مگر خود صدقہ نہیں دیتا۔

فرمایا ——— "تو اس شخص کیساتھ ہوگا، جس کو تو دوست رکھتا ہے جو کمائے گا، وہ لے گا، کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے، اگر آسمان سے خوفناک آواز سنائی دے تو ہر قوم اپنی پناہ گاہ میں جائے،

سورۃ ق

عبادۃ ربعی اس آیت کی تفسیر میں بتاتا ہے، ———

القیا جہنم کل کفار عنید

"تم دونوں سرکش کافر کو دوزخ میں پھینک دو" ——— اس سے مراد نبی کریم اور علی علیہ السلام ہیں۔

نبی کریم نے فرمایا کہ جب خدا قیامت کے روز لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ اے علیؑ! میں اور آپ اس وقت عرش کی دائیں جانب ہوں گے، خدا تعالیٰ مجھ سے اور آپ سے کہے گا، جن لوگوں نے تم سے بغض رکھا، تمہاری مخالفت

کی اور تمہاری بات جھٹلائی ان کو دوزخ میں پھینک دو"۔

امام جعفر صادقؑ اپنے والد سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا، عرش کے گوشہ سے منادی ندا دے گا۔

یا محمد یا علی القیا فی جہنم کل کفار عنید

اے محمدؐ، اے علیؑ، ہر سرکش کافر کو دوزخ میں ڈال دو" دونوں کفار کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن خالد سے پوچھا کہ عراق زید بن علیؑ کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں۔ کہا میں آپ کو اہل عراق کے بارے میں بتاؤں گا۔ بلکہ تمہیں ایک ایسے شخص کے بارے میں آگاہ کروں گا جس کو مدینہ میں نازلی کہتے ہیں۔

ایک صبح میں مکہ اور مدینہ کے درمیان زید سے ملا آپ نماز فریضہ پڑھ رہے تھے (فریضہ نمازوں کے) درمیان نمازیں (نوافل) پڑھتے رہے، تمام رات نماز میں گزار دی اور تسبیح کثرت سے پڑھتے، اور بار بار اس آیت کو پڑھتے

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ

ہمارے ساتھ رات کو نماز پڑھی، پھر اس آیت کو بار بار پڑھنے لگے، تقریباً نصف آدھی رات کو اٹھا، تو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ آسمان کی طرف بلند ہیں اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے، پھر گریہ شروع کر دیا، میں خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا فرزند رسولؐ آپ نے تمام رات گریہ وزاری میں گزار دی، میری سمجھ میں اس کی وجہ نہیں آئی۔ فرمایا اے نازلی افسوس ہے، میں سجدہ میں تھا، کچھ لوگ تشریف لائے، جو روشن لباس زیب تن کئے ہوئے تھے، جس سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں، میں سجدہ میں تھا مجھے گھیر لیا، بڑے شخص نے ان سے کہا، یہی وہ شخص ہے، انہوں نے کہا ہاں،

آپ نے فرمایا اے زید تمہیں بشارت ہو، تم خدا کی راہ میں مقتول، مصلوب ہو گئے اور آگ میں جلائے جاؤ گے، پھر آگ تمہیں کبھی مس نہیں کرے گی۔ خدا کی قسم نازلی میں ڈر گیا ہوں، میں پسند کرتا ہوں کہ آگ میں جلایا جاؤں پھر آگ میں جلایا جاؤں۔ خدا اس آیت کا کام ٹھیک کر دے۔"

حسن بن راشد سے روایت ہے کہ مجھ سے قاضی شریک نے مہدی کی خلافت کے زمانے میں کہا اے ابو علی! میں تمہیں ایک حدیث بتانا چاہتا ہوں، جو بطور تبرک میرے پاس ہے۔ میری موت سے پہلے کسی کو نہ بتانا۔ عرض کیا بلا خوف و خطر بتاؤ،

میں اعمش کے دروازے پر موجود تھا۔ اصحاب حدیث کی اور جماعت بھی موجود تھی۔ اعمش نے دروازہ کھولا، لوگوں کو دیکھ کر چلا گیا، دروازہ بند کر دیا، باقی لوگ چلے گئے صرف میں اکیلا رہ گیا، پھر باہر آئے اور کہا کہ اگر آپ کے موجود ہونے کا مجھے علم ہوتا تو میں آپ کو اندر لے جاتا۔ یا تمہاری خاطر باہر رہ جاتا۔ کہا آج ڈیوڑھی پر بھیڑ کیوں تھی کچھ علم ہے؟ میں نے کہا نہیں، کہا میں نے آج ایک آیت کا ذکر کیا ہے، جس کی وجہ سے جمع ہو گئے ہیں، میں نے کہا وہ کونسی آیت ہے، کہا ــــــ

قال قول اللہ یا محمد یا علی القیا فی جھنم کل کفار عنید

اے محمدؐ، اے علیؑ، ہر سرکش کافر کو جہنم میں ڈال دو ــــــ میں نے کہا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی، کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ کو نبوت پہ فائز کیا لسھکذا نزلت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔"

علی علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں القیا فی جھنم کل کفار عنید ــــــ "رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ میں اور آپ عرش کی دائیں جانب ہوں گے

اللہ تعالیٰ مجھ سے اور آپ سے کہے گا اٹھو اور اس شخص کو دوزخ میں ڈال دو، جس نے تم دونوں سے بغض رکھا، تمہاری مخالفت کی اور تمہیں جھٹلایا۔"

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد سے اور وہ اپنے آبائے طاہرینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جب لوگوں کو جمع کرے گا، میرے ساتھ مقام محمود کا وعدہ کیا ہے وہ عطا کرے گا۔ قیامت کے روز میری خاطر ایک منبر نصب کیا جائے گا، جس کے ہزار درجے ہوں گے، میں اس کے اوپر چڑھ جاؤں گا۔ جبرائیلؑ مجھے لوا حمد دے گا۔ میں اس کو ہاتھ میں لوں گا جبرائیلؑ کہے گا، یا محمدؐ! یہ مقام محمود ہے جس کا آپ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا میں علیؑ سے کہونگا تم اوپر چڑھ آؤ، آپ ایک درجہ نیچے بیٹھ جائیں گے، میں لوا حمد آپ کے ہاتھ میں دیدوں گا۔ پھر رضوان جنت کی کنجیاں لیکر آئیں گے، کہیں گے یا محمدؐ! یہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا، میں ان کو اپنے ہاتھ میں لیکر علیؑ کے دامن میں ڈال دوں گا۔ پھر مالک دوزخ کی کنجیاں لیکر آئے گا، کہے گا یا محمدؐ! یہ مقام محمود ہے، جس کا خدا نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔ دوزخ کی کنجیاں ہیں، اپنے، اپنی اولاد اور اپنی امت کے دشمن کو دوزخ میں داخل کرو۔ میں دوزخ کی کنجیاں لیکر علیؑ کی گود میں ڈال دوں گا۔ بہشت اور دوزخ میری اور علیؑ کی اطاعت اس سے بھی زیادہ کرے گی، جس طرح بیوی شوہر کی اطاعت کرتی ہے، اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

القیا فی جہنم کل کفار عنید

"اے محمدؐ، اے علیؑ، اپنے دشمنوں کو دوزخ میں ڈال دو۔"

پھر میں اٹھوں گا، خداوند عالم کی اس قدر تعریف کروں گا کہ ایسی کبھی

نے نہیں کی ہوگی، پھر مقرب فرشتوں کی تعریف کروں گا پھر انبیاء مرسلین کی تعریف کروں گا، پھر امتوں کے نیک لوگوں کی پھر بیٹھ جاؤں گا، اللہ تعالیٰ میری، اپنے فرشتوں، انبیاءؑ رسولوںؑ اور امتوں کے صالح لوگوں کی تعریف کرے گا، پھر عرش کے کونے سے آواز آئے گی، اے لوگو! اپنی آنکھیں بند کرلو، خدا کے حبیبؐ کی بیٹی اپنے محل میں تشریف لے جائیں، فاطمہؑ اس شان سے جائیں گی کہ آپ پر دو سبز چادریں ہوں گی، آپ کے گرد ستر ہزار حوریں ہوں گی، اپنے محل کے دروازے پر پہنچیں گی، تو امام حسنؑ کو کھڑا ہوا اور امام حسینؑ کو (جس کا سر کٹا ہوا ہوگا) سویا ہوا پائیں گی، امام حسنؑ سے فرمائیں گی یہ کون ہے عرض کریں گے یہ میرے بھائی حسینؑ ہیں، آپ کے باپ کی امت نے آپ کو قتل کیا اور ان کا سر کاٹ لیا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی میرے حبیبؐ کی بیٹی! میں تمہیں دکھلانا چاہتا تھا کہ آپ کے باپ کی امت نے (حسینؑ کیساتھ) کیا سلوک کیا ہے، میں نے تمہاری مصیبت کے لئے اپنے پاس تعزیت کا ذخیرہ کیا ہے، تیری تعزیت اور مصیبت کی وجہ سے اس وقت تک اور بندوں کا حساب نہیں لوں گا، جب تک تم، تمہاری اولاد، تمہارے شیعہ اور وہ لوگ اگرچہ شیعہ نہ ہوں، مگر تمہاری اولاد کیساتھ نیکی کی ہو، جنت میں داخل نہ ہو جائیں، میری بیٹی فاطمہؑ، اس کی اولاد، اور اس کے شیعہ اگرچہ شیعہ نہ ہوں، مگر آپ سے کوئی نیکی کی ہو جنت میں داخل ہوں گے، اس بارے اللہ تعالیٰ کی آیت ہے،

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ

"ان کو بڑی گھبراہٹ میں کوئی غم نہیں ہوگا"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قیامت کا دن ہوگا وَهُمْ

فِيهَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُوْنَ ان کو بہشت میں ہر وہ چیز ملے گی جس کی نفس خواہش کرتا ہوگا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے خدا کی قسم یہ لوگ، فاطمہؑ، آپ کی اولاد، آپ کے شیعہ اور جنہوں نے آپ سے نیکی کی ہوگی، اگرچہ آپ کے شیعہ نہ ہوں گے، ہوں گے۔"

جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت ہے کہ ــــــــ

"جب قیامت کا روز ہوگا تو کئی منبر نصب ہوں گے، ایک منبر سب سے اونچا نصب ہوگا۔ لوگ اس کی طرف دیکھیں گے، ایک شخص نمودار ہوگا، جس پر دو سبز چادریں ہونگی ایک پہنے ہوئے اور دوسری کندھے پر ڈالے ہوئے ہوں گے، فرشتوں کے پاس سے گزرے گا وہ کہیں گے یہ شخص ہم میں سے ہے، پھر شہدا کے پاس سے گزرے گا۔ وہ کہیں گے ہم میں سے ہے، انبیاءؑ کے پاس سے گزرے گا تو وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے، پھر وہ منبر پر بیٹھ جائے گا، پھر ایک اور شخص آئے گا، جس پر دو سبز پوشاکیں ہونگی، شہدا کے پاس سے گزرے گا وہ کہیں گے ہم میں سے ہے، انبیاء کے پاس سے گزرے گا وہ کہیں گے۔ یہ ہم میں سے ہے، فرشتوں کے پاس سے گزرے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے۔ وہ بھی اس منبر پر چڑھ جائیگا۔ پھر دونوں غائب ہو جائیں گے۔ ماشاء اللہ کچھ عرصہ بعد دونوں نمودار ہوں گے۔ وہ محمدؐ اور علیؑ ہونگے، رسول اللہ کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ ہوگا۔ دائیں طرف والا فرشتہ کہے گا۔ اے لوگو! میں رضوان ہوں۔ خازن جناں ہوں، خدا نے مجھے اپنی اور محمدؐ اور علیؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اور خداوند عالم کا فرمان ہے کہ ــــــــ

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ

"اے محمدؐ، اے علیؑ، ہر کافر سرکش کو جہنم میں ڈال دو۔"

بائیں جانب والا فرشتہ کہے گا اے لوگو! میں مالک خازن دوزخ ہوں۔ خدا

نے مجھے اپنی، محمدؐ اور علیؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے،

صباح مزنی کا بیان ہے کہ ہم حسن بن صالح کے پاس آئے جو قرآن پڑھ رہے تھے، جب قرآن پڑھنے سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ سے مسائل دریافت کئے، جب لوگ مسائل پوچھکر فارغ ہو گئے تو ایک نوجوان نے اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ کے متعلق پوچھا، آپ نے زمین پر ایک طویل خط کھینچا۔ کہا عنید کے متعلق پوچھتے ہو کہا نہیں بلکہ میں القیا کے بارے میں پوچھتا ہوں، آپ ایک گھنٹے تک زمین پر لکیر کھینچتے رہے پھر کہا ——

"قیامت کے روز محمدؐ اور علیؑ دوزخ کے کنارے موجود ہوں گے، جو آپ کا شیعہ گزرے گا، آپ فرمائیں گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا۔

حسن بن صالح نے اعمش سے روایت کی ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ——

اَنَا قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

"میں بہشت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والا ہوں"

سورہ ذاریات

ابو حمزہ ثمالیؒ نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا —

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ

"قسم ہے راستوں والے آسمان کی" —— کا کیا مطلب ہے؟

فرمایا —— قرآن رسول اللہ کے بطن میں ہے اور حبک سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں علیؑ ذات نبیؐ ہیں اور آپ کے اہل بیت بھی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۙ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۔

"بیشک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، سچی ہے بدلہ ضرور ملنے والا ہے
قسم ہے راستوں والے آسمان کی"

دین سے مراد علیؑ ہیں۔ والسماء ذات الحبک سے مراد رسول اللہ ہیں انکم لفی قول مختلف (تم جھگڑے کی بات میں ہو) یہ امت علیؑ کی ولایت کے بارے میں اختلاف کرے گی، جو شخص علیؑ کی ولایت پر قائم رہے گا۔ وہ جنت میں اور جو آپ کی ولایت کی مخالفت کرے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا یوفک من افک جس سے وہی گمراہ ہو جاتا ہے، جو گمراہ کر دیا گیا ہو، جو علیؑ کی ولایت سے دور ہو گیا وہ جنت سے دور ہو گیا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں ———

فَاَخْرَجْنَا مَنْ کَانَ فِیْھَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَمَا وَجَدْنَا فِیْھَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(بستیوں) میں مومنوں میں جو کوئی تھا۔ اسے ہم نے نکال دیا اور ہم نے فرمانبرداروں میں سے ایک گھر کے سوا اور کسی کو نہ پایا"

فرمایا ——— اس سے مراد اہل بیت محمدؐ ہیں۔

سورہ طور

ابن عباس سے روایت ہے کہ ———

"جب قیامت کا روز ہوگا، منادی ندا دے گا اے لوگو! غضوا ابصارکم حتیٰ تمر فاطمۃ بنت محمدؐ، آنکھیں بند کر لو۔ تاکہ فاطمہؑ بنت محمدؐ میدان حشر سے گزر جائیں۔ سب سے پہلے آپ کو جنت کا لباس پہنایا جائے گا اور بارہ ہزار حوریں آپ کا استقبال کریں گی، ایسا استقبال کبھی کا نہ پہلے اور نہ بعد میں ہوگا۔ یاقوت کی اونٹنیوں پر سوار ہو کر جن کے پر اور مہاریں موتیوں کی ہونگی۔ ان پر در کے رحل ہوں گے۔ ہر رحل پر سندس لگے ہوئے ہوں گے، رکاب زبرجد کے

ہوں گے۔ سیدہ کو لیکر پل صراط عبور کریں گی، آخر کار آپ کو لیکر جنت الفردوس میں داخل ہوں گی، اہل جنت آپ کے ساتھ رہنے لگیں گے، فردوس کے گوشہ میں سفید اور زرد رنگ کے موتیوں کے ایک قسم کے محلات ہوں گے، سفید محلات میں ستر ہزار مکانات نور کے ہوں گے، زرد محلات میں ستر ہزار گھر ابراہیم کے ہوں گے، سیدہ نور کی کرسی پر تشریف فرما ہونگی، اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت میں ایک فرشتہ بھیجے گا، اس سے پہلے اس کو کسی کے پاس نہیں ہوگا اور نہ آئندہ بھیجے گا، وہ عرض کرے گا، تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے اور کہتا ہے جو کچھ تو مانگے گی وہ میں تجھے دوں گا، آپ کہیں گی، اللہ تعالیٰ نعمت مجھ پر تمام ہوئی، تو نے کرامت مجھے مہیا کی، اپنی جنت مجھے عطا کی، میں اپنے فرزندوں اولاد اور جنہوں نے میرے بعد ان کو دوست رکھا، ان کی حفاظت کی کے بارے میں سفارش کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ فرشتے سے کہے گا، ابھی جاؤ اور سیدہ کو خوش خبری سناؤ میں نے ان کی سفارش منظور کر لی ہے، آپ کے فرزندوں آپ کے بعد جنہوں نے انکو دوست رکھا، اور جنہوں نے آپ کی خاطر ان کی حفاظت کی ان کو بخش دیا۔ آپ فرمائیں گی۔ ——

الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن

شکر ہے۔ اس ذات کا جس نے ہم سے غم دور کیا، اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کیا،

امام جعفر علیہ السلام نے کہا کہ میرے باپ فرمایا کرتے تھے کہ ابن عباس جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو اس آیت کی تلاوت کرتے۔ ——

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ۔

"جو لوگ ایمان لائے، اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی۔ ان کی اولاد کیساتھ ان کو ملادیں گے۔"

جعفر بن محمدؑ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ـــــــــ

جب قیامت کا روز ہوگا۔ منادی عرش سے ندا دے گا، آنکھیں بند کر لو فاطمہؑ بنت محمدؐ گزر جائیں، دس ہزار حوریں آپ کا استقبال کریں گی۔ ایسا استقبال نہ کسی کا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ حوروں کیساتھ دس ہزار فرشتے بھی ہوں گے۔ جن کے پاس نور کے کپڑے ہوں گے۔ یاقوت کی بنی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے۔ جن کی جھلیں اور باگیں نئے موتیوں کی ہوں گی۔ جن پر در کے رحل ہوں گے، ہر رحل کا عرقہ سبز ریشم کا ہوگا۔ ان کی رکابیں زبرجد کی ہوں گی، سیدہؑ کیساتھ پل صراط عبور کریں گے، آپ کی معیت میں جنت فردوس میں وارد ہوں گے۔ اہل جنت آپکے پاس رہیں گے۔ فردوس کے گوشہ میں دو محل ہوں گے۔ ایک سفید اور دوسرا زرد موتیوں کا۔ ایک قسم کا، سفید محل میں رسول اللہ آپ کی آلؑ کے ستر ہزار گھر ہوں گے، زرد محل میں ، ہزار گھر ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ کے ہوں گے۔ آپ نور کی کرسی پر تشریف فرما ہوں گی، یہ سب آپ کے اردگرد بیٹھ جائیں گے، خدا ایک فرشتہ آپ کی خدمت میں بھیجے گا۔ اس سے قبل اس کو کسی کے پاس نہیں بھیجا ہوگا اور نہ آئندہ بھیجے گا۔ وہ آکر کہے گا اللہ تعالیٰ سلام کے بعد کہتا ہے، کہ جو مانگو گی وہ دوں گا۔ کہیں گی اس کی نعمت پا چکی ہوں اپنی کرامت سے مجھے نوازا، اپنی جنت میرے لئے مباح کی، اپنی مخلوق عورتوں پر مجھے فضیلت دی، میں اپنے فرزندوں، اپنی اولاد اور جن نے ان سے میرے بعد محبت کی اور ان کی حفاظت کی، کی سفارش کرتی ہوں، فرشتے نے حرکت نہیں کی ہوگی اللہ تعالیٰ اس سے وحی کرے گا۔ میں نے سیدہؑ کی تمام

تمام مندرجات منظور کرلیں، خواہ اس کے فرزندوں کے بارے میں، خواہ اس کی اولاد کے بارے میں اور خواہ آپ کے بعد ان سے محبت کرنے والا اور حفاظت کرنے والا ہو، فرمائیں گی۔ خدا کا شکر ہے کہ جس نے ہم سے غم دور کیا:

صادق آل محمدؑ نے کہا کہ جب میرے باپ اس حدیث کا ذکر کرتے تو اس آیت کی تلاوت کرتے، ـــــ والذین امنوا واتبعتہم ذریتھم بایمان الحقنا بہم ذریتھم۔ ـــــ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ان کی اولاد کو ہم ان کے ساتھ ملادیں گے اور ان کے نیک اعمال سے کچھ بھی کم نہ کریں گے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے۔ آپ غمگین تھیں، پوچھا بیٹی کیوں غمگین ہو؟ عرض کیا، بابا! میدانِ محشر یاد آگیا ہے۔ قیامت کے روز لوگ برہنہ محشور ہوں گے۔

فرمایا ـــــ بیٹی! واقعی بڑا عظیم دن ہوگا۔ مگر مجھے جبرائیلؑ نے آگاہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے زمین مندرجہ ذیل اصحاب سے شگافتہ کرے گا۔ ایک میں، دوسرا میرا باپ ابراہیمؑ اور تیسرا تیرا شوہر علی بن ابی طالبؑ، پھر خدا تیری قبر پر ستر ہزار فرشتے بھیجے گا۔ جو تیری قبر پر نور کے ستر قبے بنادیں گے، پھر اسرافیلؑ نور کے تین جوڑے لیکر تیرے سر کی جانب کھڑے ہوں گے، ندا دیں گے فاطمہؑ بنت محمدؐ بلا خوف اور آرام و امن سے میدان حشر میں تشریف لے چلئے اسرافیلؑ آپ کو لباس کے جوڑے دے دے گا، آپ زیب تن فرمائیں گی اور روفائیلؑ نور کی ناقہ لیکر حاضر ہوں گے، نئے موتیوں کی جس کی باگ ہوگی، سونے سے ملفوف ہوگی، روفائیل مہار پکڑے چلیں گے، تیرے سامنے ستر فرشتے

ہوں گے جن کے ہاتھوں میں تسبیح کی مالا ہوگی، جب آپ روانہ ہو جائیں گی تو
ستر ہزار حوریں آپ کا استقبال کریں گی، تجھے دیکھ کر خوش ہوں گی، ہر ایک کے
ہاتھ میں نور کی کانگڑی ہوگی، جس سے عود کی خوشبو آتی ہوگی، حوریں موتیوں
کے تاج جو سبز زبرجد سے مرصع ہوں گے، پہنے ہونگی، تیرے دائیں جانب چلیں
گی، قبر سے روانہ ہوں گی، تو مریمؑ بنت عمرانؑ تیرا استقبال کرے گی، اس کے
ساتھ بھی اس قدر حوریں ہونگی، جس قدر تمہارے ساتھ ہوں گی۔ اور وہ تجھے
سلام کریں گی، وہ خود اور اس کے ساتھ والی حوریں تیرے بائیں جانب ہونگی
پھر تمہاری ماں خدیجہؓ بنت خویلد جو سب عورتوں سے پہلے خدا اور رسولؐ پر ایمان
لانے والی ہیں تمہارا استقبال کریں گی، آپ کیساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے
جن کے ہاتھ میں تکبیر کے جھنڈے ہوں گے۔ جب مجمع کے قریب جاؤ گی تو ستر
ہزار حوروں کیساتھ تمہارا خیر مقدم کریں گی۔ ان کے ساتھ آسیہ بنت مزاحم
بھی ہوگی، وہ خود اور اس کے ساتھ والے تیرے ساتھ چل پڑیں گے، جب
مجمع کے درمیان پہنچ جاؤ گی، جہاں ایک میدان میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق
کو جمع کیا ہوگا، سب کے قدم رک جائیں گے۔ منادی عرش کے نیچے ندا دے
گا، تمام مخلوق سنے گی، ـــــــــ اپنی آنکھیں بند کر لو تاکہ فاطمہؑ صدیقہ
بنت محمدؐ اور آپ کے ساتھ والے گزر جائیں، ابراہیم خلیل اللہ اور علیؑ کے سوا
آپ کو کوئی نہیں دیکھے گا۔ آدمؑ حواؑ کو تلاش کرے گا۔ مگر اس کو تیری ماں
خدیجہؓ کے پاس پائے گا، پھر تیرے لئے نور کا منبر نصب ہوگا، جس میں سات
سیڑھیاں ہوں گی۔ ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی تک فرشتوں کی صفیں
ہونگی، جن کے ہاتھوں میں نور کے جھنڈے ہونگے، منبر کے دائیں بائیں حوریں
کھڑی ہوں گی۔ تیرے بائیں جانب قریب ترین عورتیں حوا اور آسیہ بنت

مزاحم ہوں گی. جب منبر پر بیٹھ جائیں گی تو آپ کی خدمت میں جبرائیلؑ حاضر ہوں گے، کہیں گے . فاطمہؑ کوئی حاجت ہو تو بیان فرمائیں، عرض کریں گی پالنے والے حسنؑ اور حسینؑ کو دکھلاؤ، وہ تمہارے پاس آئیں گے، حسینؑ کی رگوں سے خون ٹپکتا ہوگا، حسینؑ کہیں گے ، پالنے والے میرا بدلہ مجھ پر ظلم کرنے والے سے لے لو ، یہ سنکر خداوند عالم غضب ناک ہوگا . خدا کے غضب کو دیکھکر جہنم بھی غضب ناک ہوگی، اور تمام فرشتے بھی، اس کے بعد دوزخ سخت بھڑک اٹھے گی، پھر آگ کی ایک فوج نکلے گی جو قاتلین حسینؑ اور ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو نکل جائے گی، یہ کہیں گے اے پالنے والے ہم قتل حسینؑ کے وقت موجود نہیں تھے . اللہ تعالیٰ زبانیہ دوزخ سے کہے گا ، نیلی آنکھوں والوں کو پیشانیوں سے اور سیاہ چہرے والوں کو چوٹیوں سے پکڑ کر دوزخ کے نچلے حصہ میں پھینک دو . یہ لوگ دوست داران حسینؑ پر اپنے باپوں سے بھی زیادہ ظلم و ستم کرتے تھے ، جنہوں نے حسینؑ سے جنگ کی تھی اور آپ کو قتل کر دیا تھا، دوزخ میں ان کی چیخیں سنی جائیں گی ، پھر جبرائیلؑ فاطمہؑ سے کہیں گے کہ اپنی ضرورت بیان کرو ، عرض کریں گی ، پالنے والے میرے شیعوں کو بخش دے اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے ان کو بخش دیا، عرض کریں گی پالنے والے میرے شیعوں کی اولاد کو بخش دے ، خداوند عالم کہے گا . میں نے ان کو بھی بخش دیا پھر عرض کریں گی پالنے والے میرے شیعوں کے شیعوں کو بخش دو. اللہ تعالیٰ کہے گا میدان حشر میں چلی جاؤ. جو شخص تیرا دامن پکڑے گا وہ جنت میں تیرے ساتھ جنت میں ہوگا ———— لوگ کہیں گے کہ کاش وہ بھی فاطمہؑ کے ماننے والے ہوتے . وہ تیرے ساتھ ، تیرے شیعوں کیساتھ ، تیرے فرزندوں کے شیعوں کیساتھ جاتے ، اور امیرالمؤمنینؑ کے شیعوں کیساتھ جاتے

ان کے برہنہ مقامات پوشیدہ اور مستور ہونگے انکا ڈھونڈنا آسان ہوگا۔ لوگ خوف
میں مبتلا ہوں گے۔ وہ بے خوف ہونگے۔ لوگ پیاس میں گرفتار ہوں گے
وہ سیراب ہوں گے، جب جنت کے دروازے پر وارد ہوگی تو بارہ ہزار حوریں
تیری ملاقات کریں گی۔ انہوں نے آجتک کسی کی ملاقات نہیں کی ہوگی اور نہ کسی
کی آئندہ ملاقات کریں گی۔ ان کے ہاتھوں میں نور کے کوزے ہوں گے اور نور کی
اونٹنیوں پر سوار ہونگی۔ ان کی باگیں سنہرے موتیوں کی ہوں گی۔ ہر ناقہ پر سبز رنگ کا
زبر جد گدیلا پڑا ہوگا۔ جب بہشت میں تشریف لے جاؤ گی تو تمہارے پاس
جنت والے جمع ہو جائیں گے، تمہارے شیعوں کے لئے جواہر کے دستر خوان نور
کے ستون پر رکھ دیئے جائیں گے۔ وہ کھانا کھائیں گے لوگ حساب دے رہے
ہوں گے۔ وہ مرضی کے مطابق ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ جب اولیاء
خدا جنت میں قیام کریں گے۔ آدمؑ اور دیگر انبیاء تیری زیارت کریں گے۔
بہشت کے گوشہ میں دو موتی ہوں گے ایک سفید دوسرا زرد، جن میں محلات
اور گھر ہوں گے، ایک میں ستر ہزار سفید گھر ہوں گے۔ وہ ہمارے اور ہمارے اور
ہمارے شیعوں کے منازل ہوں گے، زرد منازل ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کی ہونگی
عرض کیا ——— بابا جان آج کا دن دیکھنا نہیں چاہتی اور نہ آپ کے بعد
زندہ رہنا چاہتی ہوں۔
فرمایا ——— بیٹیؑ! جبرائیلؑ نے مجھے بتایا ہے کہ میرے اہل بیت میں سب
سے پہلے آپ مجھے ملو گی، سراسر ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جس نے تم پر ظلم کیا
اور بڑی کامیابی ہے، اس کے لئے جس نے تمہاری مدد کی۔
عطا کا بیان ہے کہ جب ابن عباس اس حدیث کا ذکر کرتے تو یہ آیت تلاوت
کرتے ——— والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم

(از ترجمہ گزر چکا ہے)

سورہ نجم

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ——

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى

یہ پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے۔ —— یہاں ڈرانے والا سے مراد محمد صلعم ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ —— یہ آیت آل محمدؐ اور ان کے شیعوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ جو بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔

فاطمہؑ بنت محمدؐ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ——

"جب میں آسمان پر گیا، سدرۃ المنتہیٰ فکان قاب قوسین کے مقام پر پہنچا، وہاں سے دیکھا اگرچہ آنکھ سے نہ دیکھا۔ اذان دو دفعہ اور اقامت ایک دفعہ کی آواز سنی۔ منادی کی ندا سنی کہ اے میرے فرشتو! میری زمین پر رہنے والو، میرا عرش اٹھانے والو گواہ رہو کہ میں اللہ ہوں۔ صرف میں معبود ہوں۔ اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں ہے، سب نے کہا گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔ پھر کہا گواہ رہو میرے فرشتو! میرے آسمانوں اور زمین پر رہنے والو میرے عرش کو اٹھانے والو، محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے، کہا گواہی دیتے اور اقرار کرتے ہیں۔ کہا گواہ رہو میرے فرشتو! میرے آسمانوں اور میری زمین پر رہنے والو، میرا عرش اٹھانے والو، علیؑ میرا ولی، میرے رسولؐ کا ولی اور

مومنین کا دلی ہے، کہا ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں :۔
عباد نے کہا کہ جعفر بن احمد جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو کہتے کہ ہم اس کا ثبوت قرآن میں پاتے ہیں ــــــــــ

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا۔

"ہم نے امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا، انہوں نے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے، انسان نے اس کو اٹھا لیا وہ بڑا ظالم اور بڑا جاہل ہے:

ابن عباس نے کہا کہ ــــــــ خدا نے درہم اور دُنیا یا زمین کی کوئی کان ان کے سپرد نہیں کی تھی۔ آدمؑ کی خلقت سے پہلے آسمانوں زمین اور پہاڑوں کو وحی کی کہ میں تم میں محمدؐ کی اولاد کو خلیفہ بنانے والا ہوں۔ تم ان سے یہ سلوک کرنا کہ جب بلائیں تو لبیک کہنا جب پناہ مانگیں تو پناہ دینا، آسمان، زمین اور پہاڑ یہ سُن کر ڈر گئے۔ خدا نے ان چیزوں سے اطاعت کا اس لئے سوال کیا کہ کہیں یہ اطاعت سے غافل نہ رہیں، اس امانت کا بار اولادِ آدمؑ نے اٹھا لیا :

عائشہ سے روایت ہے کہ ــــــــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کے بعد بہترین آدمی کون ہے ؟
آسمان کے ایک ستارے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جس کے گھر میں یہ ستارہ ٹوٹے گا۔ وہ بہترین آدمی ہے :۔ لوگوں نے اس وقت تک آرام نہ کیا جب تک کہ ستارہ علیؑ کے گھر میں نہ گرا۔ یہ آیت نازل ہوئی ــــــــ

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ قسم ہے ستارے کی جب ٹوٹا، وَمَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ

تمہارا صاحب (محمدؐ) بھٹکا نہیں وَمَا غَوٰی نہ پھسلا وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی
اپنی خواہش سے نہیں بولتا، علیؑ کے بارے میں اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی یہ ایک وحی
ہوتی ہے، جو کی جاتی ہے، میں محمدؐ کو وحی کرتا ہوں۔

عبداللہ بن بریدہ اسلمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ـــــــ

ستارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ٹوٹا، رسول اللہ نے فرمایا، جس
کے گھر میں یہ ستارہ ٹوٹے گا وہ خلیفہ ہوگا، ستارہ علی بن ابی طالب کے گھر میں گرا، قریش نے
کہا کہ محمدؐ گمراہ ہوگیا ہے، خدا نے یہ آیت نازل کی ـــــــ

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی وَمَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی وَمَا یَنْطِقُ
عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔

"قسم ہے ستارے کی جس وقت وہ اترا، تمہارا رفیق نہ بھٹک گیا
ہے اور نہ بہکا ہے اور وہ خواہش نفسانی سے کچھ نہیں کہتا، جو کچھ وہ
کہتا ہے نہیں ہے مگر وحی جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے۔"

جعفر بن محمد علیہما السلام سے مروی ہے کہ ـــــ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے غدیر خم کے روز کھڑا کرکے گفتگو فرمائی، خداوند عالم نے
جبرائیلؑ کی زبانی آنحضرتؐ سے فرمایا ـــــ

"کل میں ستارہ نازل کروں گا، جس کی روشنی، سورج کی روشنی پر غالب
آجائے گی، اپنے اصحاب کو آگاہ فرمایئے، کہ جس شخص کے گھر میں ستارہ اترے
گا، وہ آپ کے بعد خلیفہ ہوگا:

رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کو آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے کل ایسا ستارہ
اتارے گا، جس کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آجائیگی، جس کے گھر میں یہ ستارہ اترے
گا، وہ میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں اس امید سے بیٹھ گئے

کہ ستارہ ان کے گھر میں اترے گا، تھوڑے عرصہ کے اندر ستارہ علی علیہ السلام اور فاطمہؑ کے گھر میں نازل ہوا، لوگوں نے جمع ہو کر کہا کہ یہ بات آنحضرتؐ نے اپنی مرضی سے کہی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی۔ ——

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ وَمَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ فِي عَلِيٍّ (۲) وَمَا غَوَىٰ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ .... افتمارونه ما يرىٰ

(ترجمہ گزر چکا ہے)

سورہ اقتربت (القمر) جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جنت کا ذکر ہوا، آپ نے فرمایا ——

"سب سے پہلے جنت میں علی ابن ابی طالب داخل ہوں گے۔"

ابو دجانہ انصاری نے عرض کیا، یا رسول اللہ ذرا اس بات سے مطلع فرمایئے کہ جب تک آپ جنت میں داخل نہ ہوں گے، اس وقت تک انبیاءؑ اور امتوں اور آپ کی امت پر جنت حرام ہوگی فرمایا ——

"ہاں ایسا ہی ہے، تجھے علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک جھنڈا نور کا بنا ہوا ہے جس کا عمود یاقوت کا ہے اور اس جھنڈے پر مکتوب ہے

لا اله الا الله محمد رسول الله آل محمد خير البرية صاحب اللواء امام القوم۔

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، آلِ محمدؐ بہترین مخلوق ہیں، صاحب لوائے قوم کے امام ہوں گے۔" —— فرمایا وہ علیؑ ہوں گے۔

عرض کیا شکر ہے خدا کا جس نے آپ کی وجہ سے ہمیں مکرم کیا اور صاحب شرف بنایا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا ——

"اے علیؑ! تمہیں بشارت ہو، جس شخص نے آپ کو محبوب رکھا اور تمہاری مودت رکھی، اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ہمارے ساتھ مبعوث کریگا، پھر نبی کریم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ——————

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔

"بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نہروں میں ذی اختیار بادشاہ کے پاس خوشنودی کی جگہ میں ہوں گے۔"

سلمان فارسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں آنحضرتؐ نے سلمانؓ سے علیؑ کا ذکر کیا یہ بات سلمانؓ نے علیؑ کو بتائی، آپ نے کہا خدا کی قسم اے سلمانؓ رسول اللہ نے مجھے اس بات سے آگاہ کیا تھا۔ فرمایا ——————

"اے علیؑ! تمہاری ولایت امتحان ہوگا، اور لوگوں کا امتحان تیرے ذریعہ ہوگا خدا کی قسم تم اہل زمین اور اہل سما پر حجت خدا ہو، خدا نے جو مخلوق پیدا کی ہے تیرے نام سے اس پر حجت قائم کی ہے، پھر فرمایا —————— خدا کی قسم مومن مومن تم پر ایمان لانے سے ہوتا ہے۔ تمہاری وجہ سے کافر گمراہ ہوتے ہیں۔ تم سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی مکرم نہیں پھر فرمایا —————— انک لسان اللہ الذی ینطق منہ تم خدا کی زبان ہو، جس سے وہ بولتا ہے وانک لبأس اللہ الذی ینتقم منہ تم خدا کا عذاب ہو، جس سے وہ بدلہ لیتا ہے وانک لسوط عذاب اللہ ینتقص بہ تم خدا کے عذاب کا چابک ہو جس سے وہ بدلہ لیتا ہے، وانک لبطشۃ اللہ تم خدا کی گرفت ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ——————

ولقد انذرھم بطشتنا فتماروا بالنذر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لوطؑ نے ان کو ہماری گرفت سے ڈرایا تھا پھر انہوں نے ڈرنے میں شک کیا
تم سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک کون ہے، بخدا اللہ نے آپ کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا، اپنی مومن مخلوق سے تمہیں نکالا، تمام جہانوں کے دلوں
میں تیری مودت کو بسایا، بخدا اے علیؑ! آسمان میں اس قدر فرشتے ہیں جن کا
شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے، تم انصاف پر قائم ہو، تیرے امر کا انتظار
کرتے ہیں، تیری فضیلت کا ذکر کرتے ہیں، تیری معرفت سے اہل آسمان ایک
دوسرے پر فخر کرتے ہیں، تیری معرفت سے اللہ کا وسیلہ لیتے ہیں، تیرے
امر کے انتظار میں ہیں۔ اے علیؑ! اولین تیرا مقابلہ نہیں کر سکتے، آنے والے
تجھے پا نہیں سکتے۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہاں پناہ لی۔ حضرت علیؑ نمودار ہوئے، رسول اللہؐ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو
وہ شخص دکھلاؤں جو سب سے پہلے بہشت میں جائے گا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں، فرمایا
یہ علیؑ ہیں۔ ابو دجانہ انصاریؓ کھڑا ہو گیا، عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے آپ سے سنا تھا
کہ جنت اس وقت تک تمام انبیاء اور امتوں پر حرام ہے، جب تک آپ داخل نہ ہوں گے
رسول اللہؐ نے فرمایا ———

اے ابو دجانہ! کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ خدا کا جھنڈا نور کے
عمود سے ہے جو یاقوت کا بنا ہوا ہے، جس پر یہ عبارت تحریر ہے ———

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ اس کی تائید علیؑ نے کی ہے
علیؑ بہشت میں داخل ہوں گے، میں ان کو اپنے سامنے بٹھلاؤں گا۔ پھر آنحضرتؐ
نے علیؑ کے شانہ پر ہاتھ مار کر فرمایا ———

اے علیؑ! تمہیں بشارت ہو، جس نے تمہیں محبوب رکھا، اپنے دل میں تیری مودت کو جاگزیں کیا اور تیری ولایت کا اقرار کیا، میں اس کو جنت میں ساکن کروں گا ——— پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا ———

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَھَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ۔ (ترجمہ گزر چکا ہے)

سورۃ رحمٰن

ابن عباس نے

مرج البحرین یلتقیان

"اس نے دو دریا بہا دیئے جو آپس میں ملتے ہیں"

سے مراد علیؑ اور فاطمہؑ ہیں۔

بینھما برزخ لا یبغیان

ان کے درمیان ایک پردہ ہے جو ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتا۔ ——— سے نبی کریمؐ مراد ہیں۔

یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان

ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے۔ ——— اس سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

علی بن فضیل سے روایت ہے اور وہ علی بن موسے رضا علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرتؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ———

مرج البحرین یلتقیان

اس نے دو دریا بہا دیئے جو آپس میں ملتے ہیں ——— سے مراد علیؑ اور فاطمہؑ ہیں۔

بینھما برزخ لا یبغیان

ان کے درمیان پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتا ——— سے وہ عہد مراد ہے جو نبیؐ نے دونوں سے لیا تھا یعنی زنا نہیں کریں گے۔

یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان

ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے ——— اس سے حسنؑ حسینؑ اور دونوں کی اولاد مراد ہے،

عن ابی ذر الغفاری (رض) فی قولہ مرج البحران یلتقیان قال علیؑ وفاطمۃؑ یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان الحسنؑ والحسینؑ فمن رایٰ مثل ھؤلاء الاربعۃ فاطمۃؑ و علیؑ والحسنؑ والحسینؑ لا یحبھم الا مومن ولا یبغضھم الا کافر تکونوا مومنین بحب اھل البیت ولا تکونوا کفاراً ببغض اھل البیت فتلقوا فی النار۔

"ابوذر غفاریؓ نے کہا مرج البحرین یلتقیان سے علیؑ اور فاطمہؑ مراد ہیں۔ یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان سے حسنؑ اور حسینؑ مراد ہیں ایسے چار اشخاص کس نے دیکھے ہیں فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ ان سے محبت کرنے والا مومن اور ان سے بغض رکھنے والا کافر ہے، اہل بیت سے محبت رکھکر مومن بنو۔ اہل بیت سے بغض رکھکر کافر نہ بنو۔"

سورۂ واقعہ ——— ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں بتایا ———

وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ۔

"آگے بڑھنے والے تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں، نعمت والی جنتوں میں مقرب بارگاہ تو وہی ہیں۔

کہ اس امت میں سب سے پہلے سبقت (اسلام لانے میں) کرنے والے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر کیا ہے۔ ——

ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَقَلِیْلٌ مِنَ الْاٰخِرِیْنَ۔

"یہ پہلوں سے بہت سے ہیں اور پچھلوں میں تھوڑے"

فرمایا —— پہلے تین فرزند آدم مقتول، مومن آل فرعون حبیب نجار صاحب یٰس وَقلیل من الاخرین سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

ابن عباس نے والسابقون السابقون کی تفسیر میں بتایا کہ علیؑ سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔

صالح بن ہیثم سے روایت ہے کہ میں نے بریدہ اسلمی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے کہا ——

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے نزدیک کروں دور نہ کروں تجھے تعلیم دوں، تم یاد رکھو یہ آیت نازل ہوئی ——

وتعیھا اذنٌ واعیۃ

تیرے یاد رکھنے والے کان نے اس کو یاد رکھا

انس نے اس آیت کی تفسیر میں بتایا وتعیھا اذن واعیۃ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

سالت اللہ ان یجعلھا اذنک یا علی!

اے علیؑ! میں نے خدا سے سوال کیا کہ وہ یاد رکھنے والا کان تیرے کان کو بنائے

امام محمد باقر علیہ السلام نے وتعیھا اذن واعیۃ (اس کو یاد رکھنے والے کان نے یاد رکھا) کی تفسیر میں فرمایا ـــــ خدا کی قسم! کان سے مراد علیؑ کا کان ہے۔

(یہ آیت سورہ حاقہ میں ہے)

عبداللہ بن الحسینؑ نے کہا کہ جب آیت "وَتَعِیَھَا اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ـــــ

"یہ آیت علیؑ اور اولادِ علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے"

جعفر جعفی سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے تین قسم کے لوگ پیدا کئے ہیں اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی آیت ہے۔

وکنتم ازواجاً ثلاثۃ فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ واصحاب المشئمۃ ما اصحاب المشئمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون

"تم تین گروہ ہو جاؤ گے، داہنے طرف والے، کیا کہنے داہنے طرف والوں کے اور بائیں طرف والے پھوٹ گئے نصیب بائیں طرف والوں کے، آگے بڑھنے والے وہ تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں، نعمت والی جنتوں میں مقرب بارگاہ وہی ہیں۔

سابقون سے خدا کے رسل مراد ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر پانچ روحیں پیدا کی ہیں، روح قدس سے ان کی تائید کی ہے، اس روح کی وجہ سے اشیاء کو پہچان لیتے ہیں، روح ایمان سے ان کی مدد کی ہے، روح قوت سے مدد کی ہے جس سے قوی ہو کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اور روح شہوت سے ان کی نصرت کی ہے، اس کے ذریعے خدا کی اطاعت کا ان کو شوق ہوتا ہے، اور نافرمانی سے نفرت کرتے ہیں روح مدرج ان میں ودیعت کی ہے، جس کے ذریعے لوگ آتے جاتے ہیں، خدا نے مومنین کی چار روحیں پیدا

کی ہیں، یہ لوگ دائیں طرف والے ہیں، روح الایمان، روح القوۃ، روح الشہوۃ، اور روح المدرج۔

سورہ حدید

جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ اس آیت کی کیا تفسیر ہے۔ ——

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

"جس دن تم مومن مرد اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ دوڑتا جاتا ہے"

فرمایا —— وہ نور امیر المومنینؑ کا نور ہے، قیامت کے روز ان کے سامنے دوڑتا ہوگا، اجازت پا کر امیر المومنینؑ جب جنات عدن میں داخل ہوں گے، مومنین آپ کے پیچھے ہوں گے، آپ ان کے سامنے چل رہے ہوں گے، آخر کار جنت عدن میں داخل ہوں گے وہ ان کے پیچھے ہوں گے، آپ کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے، خدا کا فرمان وبایمانہم کا مطلب یہ ہے کہ آپ حضرات آل محمدؐ کا دامن، آل محمدؐ حسنؑ اور حسینؑ کا دامن، حسنؑ اور حسینؑ امیر المومنینؑ کا دامن اور امیر المومنینؑ رسول اللہؐ کا دامن پکڑے ہوئے ہوں گے اور رسول اللہؐ کے ساتھ جنت عدن میں داخل ہوں گے، اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ——

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

"آج کے دن تمہیں جنات کی بشارت ہو، جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں ہمیشہ رہو گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے"

ابن عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ———
یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اس کے رسول پر ایمان لاؤ، تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے دیں گے۔"

(دو حصے سے) مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ تمہارے لئے نور مقرر کرے گا، جس کے ذریعے تم چلو گے، نور سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں ———
یا ایھا الذین امنوا الخ ——— فرمایا کفلین دو حصوں سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں

سورۂ مجادلہ

ابن عمر نے کہا میں تم لوگوں کو وہ حدیث سناؤں جس کو آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ جو علیؑ کے بارے میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقَۃً۔

"اے ایمان والو! جب رسول اللہ سے کوئی راز کی بات کرو تو نذرانہ پیش کرو۔" ——— علیؑ کے سوا کسی نے عمل نہیں کیا، میں نے دیکھا کہ علیؑ نے دس دفعہ رسول اللہ سے راز کی گفتگو کی۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن میں ایک آیت ہے جس پر میرے سوا کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ میرے بعد کوئی عمل کرے گا، وہ آیت نجویٰ ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا، جس کو میں نے دس درہم میں فروخت کر دیا، میں نبیؐ کریم کی خدمت میں ایک ایک

درہم نذرانہ گزار کر راز کی بات کی۔ پھر ذیل کی آیت سے آیت نجویٰ منسوخ ہو گئی۔
أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ تا
وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔
"کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ اپنے تخلیہ کرنے سے پہلے کچھ صدقہ دیا کرتے
.... جو عمل کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔"
عن جابر قال لما كان يوم الطائف ولما رسول الله (ص)
عليا مناجاه طويل فقال بعض اصحابه لقد طال نجواه
بابن عمه فقال ما انا انتجيته بل الله انتجاه۔
"جابر سے مروی ہے طائف کے روز رسول اللہؐ نے علیؑ سے طویل سرگوشی
کی بعض اصحاب نے کہا کہ آپ نے اپنے ابن عم کیساتھ طویل سرگوشی کی ہے
آنحضرتؐ نے فرمایا، میں نے آپ سے سرگوشی نہیں کی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے
آپ سے سرگوشی کی ہے۔"
علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آیت یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول
نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا —— علیؑ تم اس بارے میں کیا کہتے ہو۔ ایک دینار
ٹھیک رہے گا؟
عرض کیا —— یہ بہت زیادہ ہے، اس کی لوگ طاقت نہیں رکھتے۔ فرمایا کتنا ہو؟
عرض کیا —— ایک جَو۔
رسول اللہ نے فرمایا تم بہت زاہد ہو، پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ——
أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ......
"رسولؐ کی خدمت میں صدقہ پیش کرنے سے ڈرتے ہو، راز کی گفتگو کے وقت"
میری وجہ سے خدا نے امت سے تخفیف کی۔ یہ آیت مجھ سے پہلے کسی پر نازل نہیں ہوئی اور نہ

میرے بعد کسی کے لئے نازل ہو گی۔

سورہ حشر ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذیل کی آیت کو تلاوت فرمایا ــــــــ

لَا یَسْتَوِیْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ، اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔

"دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہیں، جنت والے کامیاب ہونگے"

فرمایا ــــــ اصحاب جنت وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری اطاعت کی اور علیؑ کی ولایت کو تسلیم کیا، دوزخ والے وہ ہیں جنہوں نے بیعت اور عہد کو توڑا، اور میرے بعد علیؑ سے جنگ کی. نہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ علیؑ میرا گوشت ہے، جس نے اس سے جنگ کی، اس نے مجھ سے جنگ کی۔

پھر حضرت علیؑ کو بلا کر فرمایا ــــــــ

یا علی (ع) حربک حربی وسلمک سلمی وانت العلم فیما بینی وبین اُمتی

"اے علیؑ! تیری جنگ میری جنگ، تیری صلح میری صلح، تم میرے اور میری امت کے درمیان نشان یعنی علم ہو۔"

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

"اے ہمارے ربّ ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو، جنہوں نے ایمان لانے میں ہم سے سبقت کی، ہمارے دل میں ان لوگوں کے لئے بغض اور کینہ نہ ڈال جو ایمان لائے۔ پالنے والے تو مہربان اور بہت رحم

کرنے والا ہے "
ابن عباس نے کہا کہ اس آیت کے مصداق تین اشخاص ہیں، مومن آل فرعون، حبیب نجار صاحب مدینہ انطاکیہ اور علی بن ابی طالبؑ ہیں "

سورۃ ممتحنہ

مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں ابن عباس فرماتے ہیں —

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ۔

" اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان سے محبت سے پیش آتے ہو،

بنوہاشم کی لونڈی رسول اللہؐ اور بنو عبد المطلب کے پاس مدینہ میں آئی اور کہنے لگی، مجھے سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے، مجھے تمہارے جود و سخا سے پوری اُمید ہے کہ آپ حضرات میرے حال پر رحم فرمائیں گے، اس کو لباس اور سامان دے دیا گیا، جب وہ واپس مکہ جانے لگی تو حاطب بن ابی بلتعہ نے اس کو ورغلا کر جاسوسی کا ایک خط دیا تاکہ وہ حاطب کے رشتہ داروں تک پہنچا دے، خط میں تحریر تھا کہ رسول اللہ لشکر تیار کر رہے ہیں اہل مکہ کو تیار رہنا چاہیئے۔

جبرائیل نے نازل ہو کر تمام حالات سے رسول اللہ کو آگاہ کیا، علیؑ اور زبیر بن العوام کو اس کی تلاش میں روانہ کیا گیا۔ اور فرمایا کہ اگر خط دے دے تو اس کو چھوڑ دینا ورنہ اس کی گردن اڑا دینا، اس کو راستے میں پکڑ لیا اور کہا دشمن خدا یا تو خط دے دے ورنہ تیری گردن اڑا دیں گے، قسم کھا کر کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، اس کی تلاشی لی گئی، مگر خط کو نہ ملنا تھا اور نہ ملا۔

اس کو چھوڑنا چاہتے تھے کہ ان میں سے ایک نے کہا کہ رسول اللہ نے کبھی جھوٹ

نہیں کہا اور نہ ہی کبھی آپ کی بات جھوٹی ثابت ہوئی ہے۔ اس نے تلوار نکال کر کہا کہ جب تک تم خط نہیں نکالو گی اس وقت تک تلوار میان میں نہیں ڈالوں گا، اور تیرے سر سب لگاؤں گا۔

حضرت علیؑ سے ڈر کر کہنے لگی کہ اگر تم دونوں وعدہ کرو کہ مجھے واپس مدینہ نہیں لے جاؤ گے۔ اور مجھے قتل نہیں کرو گے تو میں خط دے دیتی ہوں، انہوں نے وعدہ کیا، اس نے سر کے بالوں سے خط نکال کر دیا۔ انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

واپس مدینہ آ گئے خط رسول اللہؐ کے حوالے کیا، جس میں تحریر تھا کہ یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کا ہے۔ اہل مکہ کی طرف محمدؐ لشکر تیار کر رہے ہیں، نامعلوم مکہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں یا کہیں اور جگہ۔ اہل مکہ کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب کو طلب کیا۔ آپ نے پوچھا، یہ خط، تمہارا ہے؟ ——— عرض کیا، ہاں میرا ہے۔

فرمایا ——— کیوں لکھا؟

کہا ——— قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل کی، میں نے ایمان لانے کے بعد کبھی کفر نہیں کیا، جب سے کافروں کو چھوڑا، پھر ان سے کبھی محبت نہیں کی آپ کے بعض اصحاب کے رشتہ دار مکہ میں رہتے ہیں، جو ان کی مدد کر سکتے ہیں میں نے یہ خط ان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے لکھا۔ میرا یہ خط ان پر آپ کا رعب اور دبدبہ ڈالتا، اس کے سوا ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکتا۔ آنحضرتؐ نے اس کی تصدیق کی اور اس کو معاف کر دیا۔

سورہ صف

——— ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ———

عیسیٰ علیہ السلام کے حواری شیعہ تھے، ہمارے شیعہ ہمارے حواری ہیں، ہمارے شیعہ

ہمارے بہت زیادہ اطاعت گزار ہیں، عیسیٰؑ کے حواریوں کی نسبت، عیسیٰؑ نے اپنے
حواریوں سے کہا خدا کی راہ میں میری کون مدد کرتا ہے، انہوں نے کہا ہم خدا کے مددگار
خدا کی قسم انہوں نے یہود کے مقابلہ میں عیسیٰؑ کی مدد نہیں کی تھی، یہود سے عیسیٰؑ کی
خاطر جنگ نہیں کی تھی، خدا کی قسم رسول اللہ کی وفات کے بعد سے ہمارے شیعہ
برابر ہماری مدد کرتے رہے ہیں، ہماری محبت میں ان کو آگ میں جلایا گیا، عذاب
دیا گیا، دربدر مارے مارے پھرتے ہیں، ہماری طرف سے ان کو خدا جزائے خیر دے

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ————

"اگر ہمارے محبوں کی ناک تلوار سے کاٹ دی جائے تب بھی وہ ہم سے بغض
نہیں رکھیں گے، اور اگر اپنے دشمنوں کو مالا مال کر دوں تب بھی وہ ہمیں دوست
نہیں رکھیں گے۔"

ابن عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں کہا یہ علیؑ، حمزہ، عبیدہ، سہل بن
حنیف، بنو صفر کے حارث اور ابو دجانہ کے حق میں نازل ہوئی ہے،

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص

"بے شک خدا تو ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے، جو اس کی راہ میں اس
طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہوں۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام (هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔
قال اذا خرج القائم لم یبق مشرک باللہ العظیم ولا کافر الا
کرہ خروجہ حتی لو کان فی بطن صخرۃ لقالت الصخرۃ
یا مومن فی مشرکٌ فاکسرنی و اقتلہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا، خدا وہ ہے جس نے

اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کیساتھ بھیجا تاکہ تمام ادیان پر غالب آسکے گو مشرک
قائم آلِ محمدؐ جب دُنیا میں تشریف لائیں گے
تو کوئی مشرک اور کافر آپ کے آنے کو پسند نہیں کرے گا۔ اگر مشرک پتھر کے
پیٹ میں چھپا ہوگا، تو پتھر مومن سے کہے گا، مجھ میں مشرک چھپا ہوا ہے، مجھے
توڑ کر اس کو نکال کر قتل کرو۔"

سورۂ جمعہ دحیہ کلبی کھانے پینے کی چیزیں لیکر مدینہ میں فروخت کی غرض سے آیا، کافی عرصہ سے مدینہ میں تجارت کا مال نہیں آیا تھا۔ لوگ سخت تکلیف میں تھے، رسول اللہ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، پندرہ آدمیوں کے سوا باقی سب لوگ، رسول اللہ کو چھوڑ تجارت کے قافلہ کی طرف بھاگے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ———

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

جب تجارت کے مال یا کھیل کو دیکھتے ہیں، اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں تجھے
اکیلا چھوڑ دیتے ہیں، کہو اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ کھیل اور تجارت سے
بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ بہترین رازق ہے۔"

ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

" ذکرِ خدا کی طرف دوڑو" ——— علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام
کی ولایت کی طرف دوڑو۔

ابن عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

آیاتہٖ وَیُزَکِّیھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ۔

"خدا وہ ذات ہے، جس نے اَن پڑھ لوگوں میں، ان میں سے ایک رسوؐل بھیجا، جو ان پر خدا کی آیتیں پڑھتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے، اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔—— کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔"

سورۃ المنافقین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر میں تھا عبداللہ بن ابی کو کہتے ہوئے سُنا کہ اگر ہم مدینہ میں واپس آ گئے تو طاقتور کمزور کو نکال دے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آیا اور اس بات سے آگاہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوری سورہ منافقین نازل کی۔

سورۃ التحریم ابو جعفر علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبرائیل وصالح المؤمنین۔

اگر تم دونوں ہمارے رسوؐل کے برخلاف ایک دوسرے کے پشت پناہ ہو تو اللہ اور جبرائیل اور صالح المومنین اس کے مددگار ہیں۔ —— صالح المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب صالح المومنین والی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے علیؑ سے کہا کہ تم صالح المومنین ہو۔

سالم نے امام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے حق میں دُعا فرمایئے۔ یہ دُعا فرمائی کہ

خدا انہیں ہماری زندگی کی طرح زندگی، ہماری موت کی طرح موت دے اور ہمارے راستے پر چلائے :۔۔۔۔۔۔ سعید نے کہا کہ سالم زید بن علیؑ کیساتھ قتل ہوئے۔

ابن عباس نے کہا صالح المومنین علی علیہ السلام ہیں۔

اسماء بنت عمیس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس آیت ان اللہ ھو مولاہ وجبرائیل وصالح المومنین کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا صالح المومنین علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

رشید ہجری نے کہا کہ میں آقا علی بن ابی طالب علیہ السلام کیساتھ اس ظہر میں چل رہا تھا۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے رشید! خدا کی قسم میں صالح المومنین ہوں۔

خیثمہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ۔۔۔۔۔۔

وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبرائیل و صالح المومنین

" اگر تم دونوں نے کوئی زیادتی رسولؐ پر کی تو رسولؐ کا مددگار اللہ جبرائیلؑ اور صالح المومنین ہیں۔

سلام نے کہا کہ میں امام محمدؑ باقر علیہ السلام سے ملا آپ کو خیثمہ کی بات سے آگاہ کیا، آپ نے فرمایا، خیثمہ نے سچ کہا، میں نے اُس کو اسی طرح حدیث بتائی تھی، میں نے عرض کیا میں وہ شخص ہوں، آپ حضرات اہل بیت کو دوست رکھتا ہوں اور آپ حضرات کے دشمن سے بیزار رہتا ہوں، میرے لئے دعا فرمائیے، حضرت نے یہ دُعا فرمائی احیاک اللہ حیاتنا وااماتک مماتنا وسلک بک سبلنا (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے) سلام حضرت زید شہید کیساتھ قتل ہوا۔ (حضرت زید شہید کا مزار عراق میں ایک چھوٹی سی

بستی میں ہے، میں نے آپ کے مزار کی حاضری دی ہے، سفید سا روضہ بنا ہوا ہے اور ارد گرد

میدان ہے (اللہ اعلم بالصواب)

ابن عباس نے کہا ان تظاہرا علیہ اگر تم دونوں نے محمدؐ کے خلاف کوئی زیادتی کی سے

مراد عائشہ اور حفصہ ہیں، فان اللہ مولاہ خدا محمدؐ کا مولا ہے، رسول اللہ اور جبرائیل کے حق

میں نازل ہوئی، اور صالح المومنین علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی،

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کا تعارف (امت سے)

دو مرتبہ کرایا، ایک (مقام غدیر میں) جب کہ فرمایا ______

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد

من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

دوسری مرتبہ اس ایت فان اللہ مولاہ الی اخرہ کے نازل ہوتے وقت

کرایا۔ فرمایا ______

اے لوگو! یہ (علیؑ) صالح المومنین ہیں۔

سورۃ الملک

عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ

هَـٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ، فقال اذا راؤا اسودۃ

امیر المومنین یوم القیامۃ سیئت واسودت وجوہ الذین

کفروا وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا، کافر قیامت میں جناب

امیرؑ کی مودت کو دیکھیں گے اور جب اس کو قریب آتا ہوا دیکھیں اِن لوگوں کے مونہہ جو کافر

ہوگئے ہیں۔ بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جو اس کے نام سے یاد

کرتے تھے اور خود کو امیر المومنین کہتے تھے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا دفع اللہ لواء الحمد
الی محمد (ص) تحتہ کل ملک مقرب وکل نبی مرسل حتی
یدفعہ الی علی سیئت وجوہ الذین کفروا وقیل ھذا
الذی کنتم بہ تدعون ای باسمہ تسمون امیرالمومنین

ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے جب محمدؐ کو لواء الحمد دیا جائے گا
تو ہر ملک مقرب اور نبی مرسل اس کے نیچے ہوگا، آنحضرتؐ لواء الحمد علیؑ کو
دے دیں گے، یہ دیکھ کر کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور یہ وہی ہیں جس
کو اس کے نام سے یاد کرتے اور خود کو امیرالمومنین کہتے تھے۔

عن اباجعفر یقول فلما راٰوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین
کفروا لما راوا علیاً عند الحوض مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون باسمہ
تسمیتم امیرالمومنین انفسکم۔

"امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کافر علی علیہ السلام کو
حوض کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھیں گے تو اُن کے
منہ بگڑ جائیں گے، ان سے کہا جائیگا، یہی تو ہیں، جن کو تم ان کے نام سے
یاد کرتے تھے اور اپنے آپ کو امیرالمومنین کہتے تھے۔

عن داؤد بن مرحان قال سالت اباجعفر محمد بن علی (ع)
عن قولہ فلما راٰوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا
وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون قال ذلک علی بن
ابی طالب اذا راوا منزلتہ مکانہ من اللہ اکلوا
الکفھم علی مافرطوا فی ولایتہ۔

داؤد بن سرحان سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت فلما راوہ .... جب اس کو قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے، اور ان سے کہا جائے گا، یہی تو وہ ہیں جن کو (نام سے) پکارتے تھے) فرمایا ــــــ اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں، جب خدا کے نزدیک آپ کا مرتبہ اور مکان ملاحظہ کریں گے تو اپنی ہتھیلیوں کو افسوس سے کاٹیں گے کہ انہوں نے علیؑ کی ولایت کا اقرار کرنے میں کوتاہی کی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام آیت فلما راوہ .... کی تفسیر میں فرمایا جب قیامت کے روز کافر علی علیہ السلام کی صورت کو دیکھیں گے تو ان کے منہ سیاہ ہو جائیں گے اور کہا جائیگا، یہی تو ہیں، جن کو تم اس کے نام سے پکارتے تھے،

سورۃ قلم

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آیت (الیوم اکملت الی آخرہ) نازل ہوئی، جس میں علیؑ کی ولایت کا اعلان تھا، رسول اللہ نے حضرت علیؑ کو کھڑا کر کے فرمایا

من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ

جسکا میں حاکم ہوں، اس کے علیؑ حاکم ہیں

ایک شخص نے کہا محمدؐ اس لڑکے پر فریفتہ ہو گئے ہیں، چند لمحے میں یہ آیت نازل کی

نٓ والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون و ان لک لا اجراً غیر ممنون و انک لعلیٰ خلق عظیم فستبصر و یبصرون بایکم المفتون

نٓ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ کہتے ہیں، تم اپنے رب کی نعمت کے

سبب دیوانے نہیں ہو، تمہارے لئے ایسا اجر مہیا ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے،

تمہارا خلق بہت بڑھا ہوا ہے عنقریب تم بھی دیکھ لوگے، اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے دیوانہ کون ہے:

ابن عباس سے مروی ہے کہ تمام زمین مچھلی کی پشت پر قائم ہے، مچھلی کے نیچے بیل ہے، بیل کے نیچے صخرہ ہے اور صخرہ کے نیچے ثریٰ ہے، خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ تحت الثریٰ کے نیچے کیا چیز ہے، مچھلی کا نام یوانن، بیل کا نام بہموت اور قلم کا نام ذکر حکیم ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ لکھتا ہے، اولادِ آدم کے اعمال فرشتے لکھتے ہیں،

ما انت بنعمۃ ربک بمجنون یقول بما انعم اللہ علیک من النبوۃ والقران یا محمد بمجنون۔

"تم اپنے رب کی نعمت کے سبب دیوانہ نہیں ہو، اے محمدؐ نبوت اور قرآن کے عطا ہونے سے دیوانہ نہیں ہو"

ابوایوب انصاری نے کہا کہ (خم غدیر کے موقعہ پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند فرمایا (من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ) لوگ کہنے لگے کہ آنحضرتؐ اپنے ابن عم کے بارے میں دیوانہ ہو گئے ہیں، یہ آیت نازل ہوئی۔

فستبصر ویبصرون بایکم المفتون

"عنقریب تو دیکھے گا اور وہ دیکھیں گے کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے:"

ابن مسعود نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس وقت گیا جب آپ بیمار تھے اور اس بیماری میں آپؐ دنیا سے کوچ کر گئے تھے، میں مسجد میں داخل ہوا۔ لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے، خاموشی طاری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہوا ہے، اسی دوران علی علیہ السلام تشریف لائے، لوگ ایک دوسرے کو اشارے کرنے لگے، نبی کریمؐ نے ان کی یہ حرکت دیکھ لی۔ فرمایا ——————

"تم کیوں اس شخص کے بارے میں نہیں پوچھتے ہو جو تم سے افضل ہے" عرض کیا یارسول اللہ بتایئے؟

فرمایا "علیؑ تم سے افضل ہیں کیونکہ وہ سب سے پہلے اسلام لائے، بے انتہا ایمان کے مالک ہیں، تم سے زیادہ علم والے ہیں، تم سے بھاری حلم والے ہیں، تم سے زیادہ غصہ والے، جنگ اور جہاد میں زیادہ عذاب والے، حاضرین میں سے ایک نے کہا - یارسول اللہؐ! علیؑ سب بھلائیوں میں افضل ہیں؟ فرمایا ———

"ہاں ایسا ہی ہے، وہ عبد خدا ہیں۔ اللہ کے رسولؐ کے بھائی ہیں، میں نے اپنا علم ان کو تعلیم کیا، اپنا راز ان کے سپرد کیا، میری امت میں میرے امین ہیں۔

ایک نے کہا رسول اللہ دیوانہ ہو گئے ہیں، کچھ دکھائی نہیں دیتا، خدا نے اس آیت کو نازل کیا،

فستبصر ویبصرون بایکم المفتون

"تم دیکھو گے اور وہ دیکھیں گے تم میں سے کون سا دیوانہ ہے"۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ——— جمعہ کے روز عرفات کے مقام پر جبرائیلؑ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ خداوند عالم سلام کے بعد کہتا ہے اپنی امت سے کہہ دو ———

الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی

آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی نعمت سے مراد علیؑ کی ولایت ہے۔

ایک منافق نے کہا کہ کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ آپ کی آنکھیں گھوم رہی

ہیں (یعنی نبیؐ کی) گویہ دیوانہ ہو گئے ہیں، اپنے ابن عم پر فریفتہ ہیں۔ اگر ان کے بس کی بات ہوتی تو ان کو کسریٰ اور قیصر بادشاہ بنا دیتے۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا ـــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن نازل ہو رہا ہے کان لگا کر سنو،

ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمة ربک بمجنون قال یعنی من قال من المنافقین وان لک اجراً غیر ممنون بتبلیغک ما بلغت فی علی وانک لعلی خلق عظیم فستبصر ویبصرون بایکم المفتون قال ھکذا نزلت

ن قسم ہے قلم کی جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ تم اپنے رب کی نعمت کے سبب دیوانہ نہیں ہو۔ یہ بات منافقین نے کہی۔ تمہارے لئے ختم نہ ہونے والا اجر مہیا ہے۔ علیؑ کے بارے میں تبلیغ کرنے کی وجہ سے تمہارا اخلق بہت بڑھا ہوا ہے، تم دیکھو گے اور وہ بھی دیکھیں گے کہ تم میں کون سا دیوانہ ہے۔"

سورۃ الحاقۃ

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ـــــ

وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ

" ایک یاد رکھنے والا کان اس کو یاد رکھے گا۔"

خدا کی قسم یہ علی بن ابی طالبؑ کا کان ہے

ابن عباس ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ـــــ

وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ـــــ یاد رکھنے والا کان علیؑ کا کان ہے۔

رسول اللہ نے فرمایا، میں ہمیشہ خدا سے سوال کرتا رہا ——

ان یجعلہا اذنک یا علی

کہ اس کو علیؑ کان قرار دے۔

عن ابی جعفر (ع) فی قوله اذن واعیه قال الاذن

الواعیۃ علی وھو حجۃ اللہ علی خلقہ من اطاعہ

اطاع اللہ ومن عصاہ فقد عصی اللہ

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یاد رکھنے والا کان علیؑ کا کان

ہے، آپ مخلوق پر حجت خدا ہیں، جس نے آپ کی اطاعت کی اس

نے خدا کی اطاعت کی، جس نے آپ کی نافرمانی کی، اس نے

خدا کی نافرمانی کی۔

مکحول نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ——

وتعیہا اذن واعیۃ

اس کو یاد کرنے والے کان نے یاد کیا

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ اس

کو علیؑ کا کان بنائے، —— علیؑ نے کہا رسول اللہؐ سے جو کلام میں نے سنا

اس کو یاد رکھا اور حفظ کیا۔

بریدہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو علیؑ سے فرماتے ہوئے سنا کہ ——

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں نزدیک کروں، دور نہ کروں

اور تعلیم دوں تاکہ تم اس کو یاد رکھو، خدا پر حق ہے کہ تم اس کو یاد رکھو

یہ آیت نازل ہوئی۔ وتعیہا اذن واعیۃ

"یاد کرنے والے کان نے اس کو یاد رکھا"

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب آیت وتعیھا اذن واعیۃ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ میں نے اللہ سے سوال کیا، اے علیؑ وہ تمہارے کان کو یاد کرنے والا کان بنائے۔

سورہ سأل سائل (معارج) ـــــ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنایا آپ نے اس پر بیٹھ کر خدا کی حمد و ثنا کے بعد علیؑ کے بازو کو پکڑ کر بلند کیا اور کہا ـــــ

اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

"اے معبود! جس کا میں مولا ہوں، اس کے علیؑ مولا ہیں اے معبود اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے، اس کو دشمن رکھ جو علیؑ کو دشمن رکھے، اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے، اس کو چھوڑ دے جو علیؑ کو چھوڑ دے"

لوگوں کے درمیان سے ایک بدو کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ کہ آپ نے کہا ان لا الہ الا اللہ کہو، ہم نے اس کی گواہی دی، آپ نے کہا میں رسول اللہ ہوں ہم نے اس کی بھی تصدیق کی، آپ نے نماز کا حکم دیا ہم نے نماز پڑھی، روزہ کا حکم دیا ہم نے روزہ رکھا، آپ نے جہاد کا حکم دیا، ہم نے جہاد کیا، اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہم نے زکوٰۃ ادا کی آپ نے اس پر اکتفا نہ کیا اور بھرے مجمع میں اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر کہا ـــــ

اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔

کیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں ؛ فرمایا خدا کا حکم ہے میرا حکم نہیں ہے ،

اعرابی ـــــــ قل الذی لا الہ الا ھو ، کہو خدا کے سوا کوئی معبود نہیں یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے آپ کی طرف سے نہیں۔

رسول اللہ ـــــــ الذی لا الہ الا ھو اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ حکم خدا کی جانب سے ہے میری جانب سے نہیں ۔

اعرابی ـــــــ تیسری مرتبہ کہتا ہے کہ یوں کہو واللہ الذی لا الہ الا ھو یہ حکم تمہارے رب کی طرف سے ہے میری طرف سے ہرگز نہیں

رسول اللہ ـــــــ اللہ الذی لا الہ الا ھو ، یہ حکم میرے رب کی طرف سے ہے میری طرف سے ہرگز نہیں ۔

اعرابی اٹھ کھڑا ہوا اور جلدی جلدی اپنے اونٹ کی طرف روانہ ہو گیا اور کہتا جاتا تھا

اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندك فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم واقع ۔

" معبود ! اگر یہ بات حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک عذاب میں مبتلا کر ، اعرابی کا کلام ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ اس پر آگ گری اور اسے جلا کر راکھ کر دیا ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ۔

سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع من اللہ ذی المعارج

ایک سوال کرنے والے نے بڑے درجوں والے خدا سے ایسے عذاب کا سوال کیا جو کافروں کے لئے ہوتا ہے ، اور اس کا دفع کرنے والا کوئی نہیں ہو سکتا "

بن صوحان اور احنف بن قیس ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ اسی دوران میں عمرو بن حارث
فہری آیا اور کہا ــــــــــ
اے احمد آپ نے ہمیں نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا، کیا یہ حکم خدا کا ہے
فرمایا خدا کی طرف سے فرض کے طور پر اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں نے رسول ہونے
کی وجہ سے اس کو سرانجام دیا ہے، اور تمہیں آگاہ کیا ہے،
فہری نے کہا آپ نے علیؑ کی محبت کا حکم دیا ہے، اور کہا کہ آپ کو مجھ سے وہ
منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی، علیؑ کے شیعہ قیامت کے روز
میدان حشر میں سفید پیشانیوں والی اونٹنیوں پر سوار ہو کر حوض کوثر پر آئیں گے، اور ان
کو علیؑ آب کوثر سے سیراب کریں گے، اور اس امت کو بھی، یہ حکم آپ کا ہے یا اللہ
تعالیٰ کا ہے؟

فرمایا ــــــــ یہ حکم اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس کے بعد میرا، خدا نے ہم
لوگوں کو نور کی شکل میں پیدا کیا، عرش کے نیچے،
کہا اب سمجھا کہ آپ جادوگر اور جھوٹے ہیں، کیا تم دونوں آدمؑ کی اولاد نہیں ہو؟
فرمایا ہاں ایسا ہے لیکن خلقنی اللہ نوراً تحت العرش خدا نے
عرش کے نیچے نور بنا کر پیدا کیا، آدم کی خلقت سے بارہ ہزار سال
پہلے، خدا نے جب آدمؑ کو پیدا کیا، تو اس نور کو آدمؑ کی صلب میں
رکھا، یہ نور ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل ہوتا رہا۔ اس کے
دو ٹکڑے ہو گئے ایک صلب عبداللہ بن المطلب میں اور دوسرا صلب
ابوطالب میں منتقل ہو گیا، خدا نے اس نور سے مجھے پیدا کیا، اگرچہ میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔"

عمرو بن حارث فہری یہ سنکر اپنے دوسرے بارہ کافر ساتھیوں سمیت اٹھ کھڑا ہوا، چادریں جھاڑتے ہوئے کہنے لگے ــــــــ

اللهم ان كان محمداً صادقاً فی مقالته فارم عمراً واصحابه بشواظ من النار

اے معبود! اگر محمدؐ کی بات سچی ہے تو عمرو اور اس کے ساتھیوں پر آگ کے شعلے گرا۔

فرمی عمرواً واصحابه بصاعقة من السماء

خدا نے عمرو اور اس کے ساتھیوں پر آسمان سے بجلی گرائی اور یہ آیت نازل کی سأل سائلٌ .... الی آخرہ

حسین بن محمد نے کہا کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے آیت سأل سائلٌ کا مطلب پوچھا کہا میری بہن کے بیٹے ایسا سوال مجھ سے کسی نے نہیں کیا، میں نے یہی سوال سادن آل محمدؐ سے کیا تھا۔ آپ نے اپنے آباواجداد کے سلسلہ سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر مختصر خطبہ ارشاد فرمایا علیؑ کو طلب کیا، علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر اس قدر بلند کیا کہ دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دے رہی تھی، فرمایا ــــــــ میں تم لوگوں کو رسالت کا پیغام پہنچاؤں اور تم لوگوں کو نصیحت کیوں نہ کردوں؟ ــــــ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، فرمایا ــــــــ

من كنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله

"جس کا میں حاکم ہوں، علیؑ اس کے حاکم ہیں، معبود! اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے، اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی رکھے

اس کی مدد کر جو آپ کی مدد کرے اور اس کو چھوڑ دے جو آپ کو چھوڑ دے"
لوگوں میں خبر پھیل گئی، حارث بن نعمان فہری کو معلوم ہوا، اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ پہنچا
اونٹنی کو بٹھایا اور اس کو باندھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
سلام کیا، آنحضرتؐ نے سلام کا جواب دیا کہا ——
اے محمدؐ! آپنے لا الہ الا اللہ کی دعوت دی، پھر کہا میں خدا کا رسول ہوں پھر
کہا نماز پڑھو، ہم نے نماز پڑھی، حکم ہوا روزے رکھو، ہم نے روزے رکھے، دن بھر پیاسے
رہے اپنے جسم کو تکلیف میں ڈالا، پھر کہا حج ادا کرو، ہم نے حج کیا۔ پھر کہا سال میں ایک
مرتبہ دوسو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ ادا کرو، ہم نے یہ حکم بھی بجالایا پھر اپنے ابن عم
کو علم بنا کر کہا ——

من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل
من خذله۔ یہ حکم خدا کا ہے یا آپ کا!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا خدا کا حکم ہے، ناراض ہو کر
اٹھ کھڑا ہوا اور کہا ——

اللهم ان كان ما قال محمد حقا فامطر علينا حجارة
من السماء تكون نقمة فى اولنا وآية فى اخرنا وان
كان ما قال محمد كذبا فانزل به نقمتك۔

اگر محمدؐ کی بات حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، تو ہمارے پہلے
کے لئے عذاب آنے والے کے لئے عبرت ہو، اگر محمدؐ جھوٹا ہے تو اس
پر اپنا عذاب نازل فرما۔
پھر اونٹنی کی طرف بڑھا اور کھول کر اس پر سوار ہو گیا، مکہ سے نکلا۔

رماہ اللہ بحجر من السماء فسقط علی راسہ وخرج من دبرہ وسقط میتاً وانزل اللہ فیہ سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج ۔

آسمان سے اس کے سر پر ایک پتھر گرا جو اس کی مقعد سے نکل گیا وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اس بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل کی سأل سائل

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ نے جمعہ کے روز ہمیں نماز صبح پڑھائی خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا ——

"قیامت کے روز علیؑ میرے آگے ہوں گے، آپ کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا، جس کے دو پھریرے ہوں ایک سبز ریشم کا اور دوسرا سفید کا"

یہ سنکر ایک اعرابی جو جعفر بن حکلب بن ربیعہ کی اولاد میں تھا، نجد کا رہنے والا تھا کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا، علیؑ کے بارے میں آپ جو کہتے ہیں اس میں بہت اختلاف ہوگا۔ رسول اللہ مسکرا رہے تھے اور ہنس رہے تھے، فرمایا ——

"اے اعرابی! اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، علیؑ کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو مجھ سے میرے سر کو، بدن کو میری قمیص سے"

اعرابی اور اچھلا اور کہا اے محمدؐ! میں علیؑ سے زیادہ مضبوط ہوں کیا علیؑ لواء حمد اٹھا سکتے ہیں؟ فرمایا ——

"اے اعرابی خدا علیؑ کو قیامت میں کئی خصوصیات سے نوازے گا (۱) حسن یوسفؑ (۲) زہد یحییٰؑ (۳) صبر ایوبؑ (۴) طول آدمؑ اور (۵) قوت جبرائیلؑ۔ آپ کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا، اس کے نیچے تمام مخلوقات ہوگی، ائمہ اس کو گھیرے ہوں گے، موذن تلاوت قرآن کرتے اور اذان دیتے ہوں گے"

اعرابی ناراض ہو کر پھر اُچھلا اور کہا ـــــ اللھم ان یکن ما قال محمد حقا فانزل علی حجراً فانزل اللہ فیہ سال سائل"......

سورۃ الجن ـــــ جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۔

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر پکے ہو جاتے ہیں، جن پر کوئی خوف و غم نہیں ہے" (پ ۲۶ ع)

فرمایا ـــــ خدا کی قسم وہ لوگ تم ہو۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین کو کئی روز سے مدینہ میں نہ دیکھا تھا، آپ کی زیارت کا بہت شوق ہوا، ام سلمہ مخزومیہ کے پاس آیا۔ آپ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

ام سلمہؓ ـــــ کون ہو؟

جابرؓ ـــــ جابر بن عبداللہ انصاری ہوں۔

ام سلمہؓ ـــــ کیوں آئے ہو؟

جابرؓ ـــــ امیر المومنینؑ کئی روز سے مدینہ میں نہیں، مجھے آپ کی زیارت کا بے حد شوق ہے۔

ام سلمہؓ ـــــ امیر المومنینؑ سفر میں ہیں۔

جابرؓ ـــــ کون سے سفر میں ہیں!

ام سلمہؓ ـــــ علیؑ تین روز سے بر جبتا گئے ہوئے ہیں۔

جابرؓ ـــــ کون سے رجعت؟

ام سلمہؓ ـــــ (دروازہ کھولتے ہوئے مجھے تو گمان تھا کہ تم کو اس بات کا علم ہوگا۔ اچھا مسجد میں جاؤ، وہاں علیؑ کی زیارت ہوگی۔

جابرؓ نے کہا میں مسجد میں آیا دیکھا کہ ایک نور کی چیز اور ایک نور کا بادل سجدہ میں تھا میں دل میں حیران ہوا کہ کہیں ام سلمہؓ نے دھوکا تو نہیں دیا، تھوڑی دیر ٹھہر گیا، ناگاہ دیکھا کہ ایک بادل نیچے آرہا ہے، بادل پھٹ گیا، اندر سے امیرالمومنینؑ نمودار ہوئے۔ آپ کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی، جس سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے، سجدہ کرنے والے نے کھڑے ہو کر آپ کو سینہ سے لگایا آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، کہا ـــــ اے امیرالمومنینؑ خدا کا شکر ہے اس نے آپ کو دشمنوں پر فتح دی۔

ساجد ـــــ مجھے آپ سے کام ہے۔

علیؑ ـــــ کیا کام ہے؟

ساجد ـــــ فرشتے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

علیؑ ـــــ میری طرف سے ان کو سلام کہنا، اس نصرت پر بشارت دینا

جابرؓ کا بیان ہے پھر وہ سجدہ کرنے والا بادل پر سوار ہو کر چلا گیا۔ میں امیرالمومنینؑ کے پاس آیا اور عرض کیا ـــــ یا امیرالمومنینؑ کئی دن سے آپ کو مدینہ میں نہیں دیکھا میں ام سلمہؓ کے پاس آیا۔ (ساری بات کو جابر نے دہرا دیا)

جابرؓ ـــــ مولا! کہاں گئے تھے؟

علیؑ ـــــ اے جابر میں تین دن سے رجعت گیا ہوا تھا

جابرؓ ـــــ مولا رجعت میں کیا کیا؟

علیؑ ـــــ جابر تجاہل عارفانہ کرتے ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہماری ولایت آسمانوں اور زمین والوں پر پیش کی گئی۔ جنات کے ایک گروہ نے ہماری ولایت

کا انکار کر دیا، میرے حبیب محمدؐ نے مجھے ان کے پاس روانہ کیا، میں جنات کے پاس پہنچا وہ تین گروہوں میں بٹ گئے، ایک گروہ ہوا میں اڑ گیا اور مجھ سے پوشیدہ ہو گیا اور ایک گروہ مجھ پر ایمان لایا، جن کے بارے میں آیت قل اوحی نازل ہوئی، ایک گروہ نے میرے حق کا انکار کیا۔ اپنے حبیب محمدؐ کی تلوار سے ان سے جہاد کیا، تمام کو قتل کیا۔

جابرؓ ——— یا امیر المومنینؑ خدا کا شکر ہے، مولا! وہ سجدہ کرنے والا کون تھا؟

علیؑ ——— یا جابر! فرشتوں میں سے خدا کے نزدیک زیادہ مکرم فرشتہ صاحب حجب ہے خدا نے اس کو میری خدمت کے لئے مقرر کیا ہے، جمعہ کے روز میرے پاس آتا ہے، آسمانوں کی خبریں اور فرشتوں کے سلام میرے پاس لاتا ہے:

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا

پس جو فرمانبردار ہوا تو ایسے ہی لوگ سیدھے راستے پر چلے۔ فرمایا جن لوگوں نے ہماری ولایت کا اقرار کیا وہ سیدھے راستہ پر چلے۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا

اور ہے نافرمانی تو وہ جہنم کا ایندھن بنے

وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ

اور جو یہ سیدھے راستے پر قائم رہتے تو ہم ان کو بکثرت پانی سے سیراب کرتے تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ قتل حسینؑ کے بارے میں۔

وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا

جو شخص اپنے ربّ کی یاد سے مُنہ پھیرے گا، اس کو سخت عذاب میں داخل کریں گے۔

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

ضرور سجدہ کے مقامات اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں، پس تم اللہ کیساتھ کسی کو نہ پکارو، آئمہ اہلِ بیت محمدؐ سے ہیں، ان کے علاوہ کسی اور کو امام نہ بناؤ،

وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ

جب خدا کا بندہ (محمدؐ) عبادت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے، علیؑ کی ولایت کی طرف ان کو بلاتا ہے۔

كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔

جو لوگ ہجوم کر کے اس کو گھیر لیتے ہیں، قریش ان کو گھیر لیتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا۔

کہہ دو میں اپنے ربّ کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا

قُلْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا

کہہ دو میں کسی کو نفع اور نقصان نہیں دے سکتا، اگر خدا تم کو علیؑ کی ولایت سے گمراہ کر دے تو وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے، اور فائدہ نہیں دے گا۔

وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

جو خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کرے گا علیؑ کی ولایت میں

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا۔

تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہے گا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے علیؑ! تم دوزخ کو بانٹنے والے ہو، اس سے کہو گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا۔

حَتّٰی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ

جب اس کو دیکھیں گے جسکا ان سے وعدہ کیا گیا، موت اور قیامت کو۔

فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا۔

تو بس عنقریب جان لیں گے کہ کون مددگار کے لحاظ سے کمزور ہے اور تعداد میں کون کم ہے۔ برکب ہوگا۔ محمدؐ سے کہا

قل ان ادری اقریبٌ ما توعدون

کہدو میں نہیں کہہ سکتا کہ جو وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے۔

اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا

یا میرا ربّ اس کی مدت بڑھائے گا۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا

غیب کا علم جاننے والا وہی ہے، غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

یعنی علی مرتضیٰ کو جو رسول اللہ سے ہیں اور رسول ان سے۔

فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا

اس کے آگے سے پیچھے نگہبان مقرر کرتا ہے ——— یعنی علیؑ کے قلب میں علم ہے، اس کو علم کی تعلیم دیتا ہے، جن جن کو علم بھرتا ہے خدا اسکو اپنے الہام کی تعلیم دیتا ہے، الہام خدا کی طرف سے ہوتا ہے، اور رصد یعنی تعلیم نبیؐ کی جانب سے ہوتی ہے، آپ نے رسولؐ کے پاس جسقدر علم تھا، اس کا احاطہ کیا، عدد کے لحاظ سے ہر چیز کا شمار کر لیا، آدمؑ کی خلقت سے لیکر قیامت تک ہونے والے واقعات علم کان ما یکون معلوم کر لیا، اس عرصہ کے اندر کتنے فتنے برپا ہوں گے، زلزلے کس قدر آئیں گے، خسف اور قذف کیونکر ہوگا۔ گذشتہ قومیں کس قدر ہلاک ہوں گی، یا باقی امتیں کیوں کر تباہ

ہوں گی، کتنے امام ظالم اور کس قدر عادل ہوں گے، کون شخص اپنی موت آپ مرے گا اور کون کون قتل ہوگا۔ کس قدر امام ایسے ہوں گے جن کی مدد نہیں کی گئی ہوگی مگر یہ بات اس کو کوئی نقصان نہیں دے گی، کس قدر امام ایسے ہوں گے جن کی مدد کی گئی ہوگی. مگر مدد اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

وان لو استقاموا علی الطریقۃ لاسقیناھم ماءً غدقاً

اگر اس طریقہ پر قائم رہے تو ان کو بکثرت پانی پلاتے ——— اگر علیؑ کی ولایت پر قائم رہتے تو کبھی گمراہ نہ ہوتے۔

ابن عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں کہا ہے ———

وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا

جو شخص اپنے رب کے ذکر سے روگرداں ہوگیا، اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔"

ذکرِ رب سے مراد علی علیہ السلام کی ولایت ہے۔

سورۃ المدثر ——— امام محمد باقر علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

کل نفس بما کسبت رھینۃ الا اصحاب الیمین

"ہر نفس جو کچھ کر چکا ہے، اس کے بارے میں گروی ہے۔ سوائے داہنی طرف والوں کے۔" ——— فرمایا داہنی طرف والے ہم اور ہمارے شیعہ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

کل نفس بما کسبت رھینۃ الا اصحاب الیمین

انسان جو کچھ کر چکا اس میں گروی ہے، مگر داھنی طرف والے ــــــ فرمایا داہنی طرف والے ہمارے شیعہ اور اہل بیت ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر کے تحت فرمایا ــــــ

اصحاب الیمین (داہنی طرف والے) علیؑ کے شیعہ ہیں، خدا کی قسم وہی داہنی طرف والے ہیں۔

ابوعبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ــــــ

فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ

جو جنتوں میں گنہ گاروں سے دریافت کرتے ہوں گے، تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں کس چیز نے پہنچایا؟ اور وہ کہیں گے کہ ہم نمازیوں میں سے نہ تھے، یعنی ہم علیؑ کے شیعہ نہ تھے۔

ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین و کنا نکذب بیوم الدین۔

اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور ہم باطل میں گھس پڑنے والوں کیساتھ گھس پڑتے تھے، اور ہم فیصلہ کے دن کو جھٹلایا کرتے۔ "قائم آل محمدؑ کے آنے کے دن کو جھٹلایا کرتے اور وہ جزا کا دن ہے۔

حَتّٰٓی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ

یہاں تک کہ یقین کا دن آگیا ــــــ قائم آل محمدؑ کے دن آگئے

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ

شفاعت کرنے والوں کی شفاعت ان کے کسی کام نہ آئے گی، رسول اللہ ہرگز ہرگز سفارش نہیں کریں گے"

سورہ القیامۃ ــــــ عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ میں ابن عباس

کی مجلس میں ابوذر غفاریؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ بالوں سے بنے ہوئے خیمہ میں قیام فرما تھے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے، ابوذر غفاریؓ کھڑا ہو گیا، خیمہ کے ستون کو ہاتھ مار کر کہا ـــــ

"اے لوگو! جو شخص مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا اس کو میں اپنے نام سے آگاہ کرتا ہوں۔ میں جندب بن جنادہ ابوذر غفاریؓ ہوں، میں خدا اور رسولؐ کا واسطہ دیکر تم سے پوچھتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ـــــ

" آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے"۔ لوگوں نے کہا ہاں ایسا ہے ـــــ کہا

اے لوگو! جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز ہمیں تیرہ صد آدمیوں کو جمع کیا اور فرمایا ـــــ

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے) ایک شخص (عمرؓ) نے کھڑے ہو کر کہا ـــــ اے فرزند ابوطالب تمہیں مبارک ہو، تم میرے اور کل مومنین اور مومنات کے مولا ہو گئے۔

جب معاویہ نے اس بات کو سنا، تو مغیرہ بن شعبہ کا سہارا لیکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ـــــ

"میں علیؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کروں گا اور نہ محمدؐ کی اس بات میں تصدیق کروں گا خداوند عالم نے ذیل کی آیت نازل کی۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ثُمَّ ذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهِ يَتَمَطّٰى أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى۔

اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا پھر اپنے

اہل و عیال کی طرف اکڑتا ہوا گیا۔ پھر افسوس ہے تیرے لئے پھر افسوس ہے"
خدا کی جانب سے تہدید ہے سب نے کہا ہاں۔
حذیفہ بن ایمانؓ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ غدیر خم کے مقام
پر سواری سے اتر پڑے، مہاجرین اور انصار سے مجلس کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، رسول اللہ نے
کھڑے ہو کر فرمایا ——

"اے لوگو! خدا نے مجھے حکم دیا ہے —— یا ایھا الرسول بلغ
ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہٗ
اے رسول! وہ بات پہنچا دو جو تم پر نازل ہوئی، تیرے رب کی طرف
سے اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو کارِ رسالت انجام نہیں دیا۔ میں نے اپنے دوست
جبرائیلؑ سے کہا ہے کہ قریش مجھے ایسی ویسی باتیں کہتے ہیں۔ رب کی طرف سے
خبر آگئی ہے ——

واللہ یعصمک من الناس

"خدا تمہیں لوگوں کے شر سے بچائے گا" —— علیؑ کو بلایا اپنی دائیں
طرف کھڑا کیا اور فرمایا ——

اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میں تم سے افضل ہوں اور تمہاری جانوں کا
مالک ہوں؟ کہا ہاں —— فرمایا اے لوگو! —— من کنت
مولاہ فعلی مولاہ، ایک شخص نے پوچھا۔ یا رسول اللہ اس کا کیا مطلب
ہے؟ فرمایا من کنت نبیہ فعلی (ع) امیرہ جس شخص کا میں
نبی ہوں علیؑ اس کے امیر ہیں —— اللھم وال من والاہ وعاد
من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ
حذیفہؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے معاویہ کو دیکھا کہ وہ اکڑتا ہوا اٹھا، ناراض ہو کر نکلا

اس کا دایاں ہاتھ عبداللہ بن قیس اشعری کے کندھے پر اور بایاں ہاتھ مغیرہ بن شیبہ کے کندھے پر تھا، پھر آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ اور کہا ——

"میں محمدؐ کی بات کی تصدیق نہیں کروں گا۔ اور علیؑ کی حاکمیت کا اقرار ہرگز نہ کروں گا" —— خدا نے یہ آیت نازل کی ——

فلا صدق ولا صلی ولکن کذب وتولی ثم ذھب الی اھلہ یتمطّی اولی لک فاولی (ترجمہ گزر چکا ہے)

رسول اللہؐ نے معاویہ کو قتل کرانا چاہا، جبرائیلؑ نے کہا ——

لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ

تم اس کے ساتھ اپنی زبان کو اس غرض سے حرکت نہ دو کہ اسے جلد ادا کرو۔ رسول اللہ خاموش ہو گئے۔

سورۃ الدھر —— امام حسنؑ اور حسینؑ بیمار ہوئے، حضرت علیؑ نے تین متواتر روزے رکھنے کی نیت کی —— پالنے والے اگر میرے دونوں فرزند ٹھیک ہو گئے تو میں تین متواتر روزے رکھوں گا، جناب فاطمہؑ نے بھی یہی نیت کی، جناب کی دائی فضہ نے نیت کی کہ —— پالنے والے اگر میرے آقاؤں کی بیماری ختم ہو گئی تو میں بھی روزے رکھوں گی۔ —— اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں کو شفا دی، حضرت علیؑ اپنے پڑوسی یہودی شمعون بن جارل کے پاس تشریف لے گئے، اس سے کہا، مجھے تین صاع جو دیدو اس کی قیمت میں جزہ اون کا فاطمہ بنت محمدؐ کات دیں گی، شمعون نے جو اور اون دیدیئے آپ گھر تشریف لائے، فرمایا ——

"رسول اللہؐ کی دختر! یہ جو کھاؤ اور اس اون کو کات دو"

سب نے روزہ رکھا۔ فضہ نے جو پیس کر پانچ روٹیاں تیار کیں، ایک علیؑ کے لئے

دوسری فاطمہؑ کے لئے، تیسری حسنؑ کے لئے چوتھی حسینؑ اور پانچویں اپنے لئے، علیؑ نے شام کی نماز رسول اللہ کیساتھ ادا کی، افطار کی خاطر گھر تشریف لائے، جب سب کے لئے کھانا چنا گیا تو دروازے پر سائل نے آواز دی۔ ———

السلام علیکم یا اھل بیت محمد

اے اہل بیتِ محمدؐ، تم پر سلام ہو۔

انا مسکین من مساکین المسلمین

میں ایک مسلمان مسکین ہوں۔ خدا کے نام پر روٹی دو، خدا انہیں جنت کی نعمتوں سے نوازے گا، سب نے روٹیاں مسکین کے حوالے کردیں اور خود پانی سے روزہ افطار کیا۔

فضہ نے دوسرا صاع پیس کر پانچ روٹیاں تیار کی، علیؑ نے رسول اللہ کیساتھ نماز پڑھی، روزہ افطار کرنے گھر میں تشریف لائے، کھانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ دروازے پر ایک یتیم نے آواز دی ———

السلام علیکم یا اھل بیت محمد

میں ایک یتیم مسلمان ہوں، مجھے روٹی دو، خدا انہیں جنت کی نعمتیں عطا کرے گا سب نے روٹیاں یتیم کے حوالے کردیں، صرف پانی سے روزہ افطار کیا۔ پھر تیسرا روزہ رکھا۔ فضہ نے بقایا تیسرا صاع جو کا پیسا، حسب دستور پانچ روٹیاں تیار کیں، علیؑ نے رسولؐ اللہ کیساتھ نماز پڑھی۔ پھر گھر میں روزہ افطار کرنے کی نیت سے تشریف لائے، سب نے مل کر کھانا کھانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ ایک کافر قیدی نے دروازے پر آواز دی۔

السلام علیکم یا اھل بیت محمد

میں ایک قیدی ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ، محمدؐ کی قید میں تھا ——— سب نے روٹیاں رکھ دیں اور قیدی کے حوالے کردیں۔ پانی سے روزہ افطار کیا۔

یہ حضرات اپنی نذر کے روزے پورے کر چکے تھے، حسنؑ اور حسینؑ کی بھوک کی وجہ سے یہ

حالت بھی کہ پرندے کے ان بچوں کی طرح کانپ رہے تھے. جن کے ابھی پر بھی پیدا نہ ہوئے ہوں۔ دونوں شہزادوں کو لیکر رسول اللہ کے گھر تشریف لائے. آنحضرتؐ نے دیکھا آنکھوں میں آنسو آ گئے دونوں بچوں کو لئے فاطمہؑ کے گھر تشریف لائے، سیّدہؑ کو اس عالم میں دیکھا کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو گیا ہے، پیٹ پشت سے لگ چکا ہے، رسول اللہ سیّدہ پر ٹوٹ پڑے، دونوں آنکھوں کے درمیان بوسے دیئے.

سیّدہ نے روتے ہوتے یوں بھوک کی خداوند عالم اور محمدؐ رسول اللہ کی خدمت میں شکایت کی۔ آنحضرتؐ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا ———

"پالنے والے! آل محمدؐ کو بھوک سے سیراب کر."

جبرائیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نازل ہو کر عرض گزار ہوئے یا محمدؐ پڑھو، فرمایا کیا پڑھوں! ——— عرض کیا پڑھو ———

ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافوراً (تین آیات تک)

"بیشک نیک لوگ اس پیالہ (شراب) سے پیئں گے، جس میں کافور ملا ہوا ہو گا."

حضرت علیؑ فوراً ابوحبیلہ انصاری کے پاس آئے، اس سے کہا کہ ——— ایک دینار قرض دو گے؟

اس نے عرض کیا ——— "میرا مال آپ کا مال ہے."

فرمایا ——— بطور قرض لوں گا، مفت نہیں لوں گا۔

ابوجبلہ انصاری نے دینار پیش کیا، حضرتؑ مدینہ کی گلیوں میں کھانا خریدنے کی خاطر تشریف لائے، اچانک مقداد بن کندیؓ سے جو راستے پر بیٹھے تھے ملاقات ہو گئی.

فرمایا ——— مقداد غمگین کیوں ہو؟

عرض کیا ——— میں وہ بات کہوں گا، جو عبد صالح موسیٰ بن عمرانؑ نے کہی تھی.

رب انی لما انزلت الی فقیر

فرمایا ——— کتنے دن سے بھوکے ہو!

عرض کیا ——— چار روز سے۔

فرمایا ——— اللہ اکبر، اللہ اکبر، آل محمدؐ تین روز سے بھوکے ہیں اور تم چار روز سے فاقہ میں ہو، اس دینار کے مجھ سے زیادہ تم حقدار ہو، حضرتؑ نے دینار مقدادؓ کے حوالے کر دیا۔ مسجد میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہؐ نے آپ کے شانہ پر ہاتھ مار کر فرمایا

"یا علیؑ! اپنے گھر چلو، شاید ہمیں وہاں کچھ کھانے کے لئے میسر آجائے، ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ آپ کو ابو جبلہ نے ایک دینار دیدیا ہے"

علیؑ نے شرم کی وجہ سے رسول اللہؐ سے کچھ نہ کہا، بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھے در فاطمہؑ پر آئے، دونوں نے دق الباب کیا، سیدہؑ نے دروازہ کھولا، رسول اللہؐ کے چہرے پر بھوک کی علامات دیکھیں. دوڑتی ہوئی گھر میں آئیں کہنے لگیں

"اے ابو الحسنؑ! آپ کو معلوم ہے، ہمارے گھر میں تین دن سے کچھ بھی نہیں گھر میں رسول اللہ تشریف لائے ہیں" ——— کمرۂ عبادت میں تشریف لے گئیں، دو رکعت نماز پڑھی اور ندا دی ———

"پالنے والے! یہ محمدؐ تمہارے نبی ہیں، فاطمہؑ تمہارے نبیؐ کی بیٹی ہے، علیؑ تمہارے رسولؐ کے داماد اور ابن عم ہیں، حسنؑ اور حسینؑ تمہارے نبی کے فرزند ہیں، پالنے والے! بنو اسرائیل نے تم سے سوال کیا تھا. تم نے ان پر کھانے کا دسترخوان نازل کیا تھا. باوجود اس کے کہ انہوں نے کفر کیا. پالنے والے! آل محمدؐ اس کا کفران نہیں کریں گے۔"

فوراً آسمان سے ثرید اور شوربے سے بھرا ہوا دسترخوان نازل ہوا، سیدہؑ نے اٹھا کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ رسول اللہؐ نے شوربے اور ثرید سے بھرے ہوئے پیالے

کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ——

وان من شیٔ الا یسبح بحمدہٖ

ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے —— اے علیؑ! پیالے کے کناروں سے

کھاؤ، درمیان کے حصّہ کو منہدم نہ کرو، اس میں برکت ہے۔"

نبی کریمؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ نے کھانا شروع کیا۔ رسول اللہ کھاتے جاتے اور

علیؑ کی طرف تبسم سے دیکھتے جاتے۔ علیؑ کھانا کھاتے اور تعجب سے فاطمہؑ کی طرف دیکھتے، رسولؐ

اللہ نے علیؑ سے فرمایا ——

"فاطمہؑ سے کچھ نہ پوچھو شکر ہے اس ذات کا جس نے تمہاری مثال اور فاطمہ

کی مثال مریم بنتِ عمرانؑ اور زکریاؑ جیسی بنائی ہے۔

کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقاً

قال یامریم انی لک هذا قالت هو من عند الله ان الله

یرزق من یشاء بغیر حساب۔

"جب زکریاؑ مریمؑ کے پاس گئے تو اُن کے پاس کھانا دیکھا اور کہا

اے مریم یہ کھانا کہاں سے آگیا ہے، کہنے لگی، خدا کی جانب سے اللہ

تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔"

اے علیؑ! یہ اُس دینار کا عوض ہے جو تم نے قرض کے طور پر لیا تھا۔ خدا

نے آج رات تمہیں اس کے پچیس حصے عنایت کئے ہیں۔ ایک حصہ دنیا میں

دیا ہے کہ تمہیں جنت کا کھانا کھلایا ہے، باقی چوبیس حصے آخرت میں ملیں

گے، تمہارے لئے ذخیرہ کر رکھے ہیں۔"

زید بن ربیع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت بھوک

کی وجہ سے شکم پر پتھر باندھے ہوئے تھے، ایک روز روزہ رکھا آپ کے پاس کھانے کی

کوئی چیز نہیں تھی، فاطمہؑ کے گھر تشریف لائے، حسنؑ اور حسینؑ رو رہے تھے۔ رسول اللہ کو دیکھا تو آپ کے کندھوں پر سوار ہو گئے۔ کہنے لگے ــــــ ہماری ماں سے فرمایئے ہمیں کھانا کھلائے رسول اللہ نے فاطمہؑ سے فرمایا بیٹی انہیں کھانا کھلاؤ، عرض کیا رسول اللہ کی برکت کے سوا گھر میں کوئی چیز موجود نہیں ہے، رسول اللہ نے دونوں شہزادوں کو اپنے لعاب دہن سے سیر کیا اور سو گئے۔ قرض لیکر جو کی تین روٹیاں سیدہ نے تیار کیں، رسول اللہ نے دیکھا بیٹی نے روٹیاں پیش کر دیں، سائل نے اگر آواز دی ــــــ

"اے اہل بیت نبوت، معدن رسالت، مجھے کھانا کھلاؤ، اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے کھانے کھلائے گا۔ میں مسکین ہوں"

رسول اللہ نے فرمایا ــــــ اے فاطمہ بنت محمدؐ بھوکا مسکین آیا ہوا ہے۔ علیؑ جاؤ اس کو کھانا دو، میں اٹھی اور روٹی لیکر اس کو دی۔ ــــــ دوسرے دن ایک شخص نے آکر آواز دی۔

"اے اہل بیت نبوت، معدن رسالت میں یتیم ہوں، بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ، خدا آپ کو جنت کے کھانے کھلائے گا"

آنحضرتؐ نے فرمایا ــــــ یا علیؑ اٹھو، اس کو کھانا کھلاؤ۔ میں اٹھی اس کو کھانا دیدیا، تیسرے روز ایک شخص نے آکر آواز دی۔

"اے اہل بیت نبوت اور معدن رسالت میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ۔ خدا آپ کو جنت کے کھانے کھلائے گا"

رسول اللہ نے فاطمہؑ سے فرمایا ــــــ ایک بھوکا قیدی آیا ہوا ہے اے علیؑ! اٹھو اسے کھانا کھلاؤ ــــــ میں اٹھی اور اسکو روٹی دیدی۔

رسول اللہ نے حسب دستور بھوکے رات بسر کی اور بھوکے رہے اور تکلیف میں رات گزار دی، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

"خدا کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو روٹی کھلاتے ہیں"

عبداللہ بن ابی ارفع اپنے باپ سے اور آپ کا باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ——— حذیفہ نے کھانا تیار کیا اور حضرت علیؑ کو بلایا آپ روزہ کی حالت میں تشریف لانے کوئی کام پڑ گیا، حضرت واپس چلے گئے۔ حذیفہ نے کھانا جو ثرید تھا گھر پر بھجوا دیا علیؑ نے ثرید کو تین حصوں میں بانٹ دیا ایک حصہ اپنے لیے دوسرا فاطمہؑ کے لئے اور تیسرا اپنی نوکر کے لئے۔ حضرت علیؑ باہر تشریف لے گئے، راستے میں ایک عورت سے ملاقات ہوئی، جس کے پاس یتیم بچے تھے، اس نے غربت اور بھوک کی شکایت کی اور یتیموں کی حالت بیان کی، حضرت نے اپنا حصہ یتیموں کو دے دیا۔ پھر ایک اور سائل آیا جس نے بھوک کی شکایت کی، حضرت نے فاطمہؑ سے فرمایا ———

"کیا کھانا موجود ہے، اس کھانے سے جنت کا کھانا بہتر ہے، اپنا حصہ دے دو"

سیدہ نے اپنا حصہ دے دیا، علیؑ نے کھانا مسکین کے حوالے کر دیا، پھر ایک قیدی گزرا، اس نے شدتِ بھوک کی شکایت کی، آپ نے خادم سے کھانے کے حصہ کا اسی طرح سوال کیا، جس طرح فاطمہؑ سے سوال کیا تھا، سیدہ نے کہا کھانا لے لو آپ نے کھانا لیا اور قیدی کو دے دیا۔ خدا نے یہ آیت نازل کی ———

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا سے لیکر ان کان لکم جزاءً وکان سعیکم مشکوراً تک

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا ———

یدخل من یشاء فی رحمتہ۔

خدا جس کو چاہتا ہے، اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے

رحمت، علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

ابن عباس نے کہا ــــــــ

وَیطعمون الطعام علی حبہٖ مسکیناً ویتیماً واسیراً

علیؑ، فاطمہؑ اور دونوں کی لونڈی (فضہ) کے بارے میں نازل ہوئی۔

واقعہ اس کا یوں ہے کہ علیؑ، فاطمہؑ اور خادمہ فضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرتؐ نے ہر ایک کو ایک ایک صاع کھانا دیا، جب واپس اپنے گھر جانے لگے تو ایک سائل نے سوال کیا، حضرتؑ نے اپنے حصہ کا کھانا اس کے حوالے کر دیا، پھر ایک یتیم نے سوال کیا، فاطمہؑ نے اپنے حصہ کا کھانا اس کو دے دیا۔ پھر ایک مشرک قیدی آیا جو مسلمانوں کی قید میں تھا۔ علیؑ نے اپنی حبشن نوکرانی (فضہ) سے کھانا دینے کو کہا، اس نے اپنے حصہ کا کھانا، اس کو دے دیا، ان حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ــــــــ

وَیطعمون الطعام علی حبہٖ مسکیناً ویتیماً واسیراً
اِنّما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً وّ لا شکوراً۔

"خدا کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) صرف خدا کی رضامندی کی خاطر تمہیں کھانا کھلاتے ہیں، تم سے کسی بدلہ اور شکریہ کی خواہش نہیں رکھتے۔"

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے مفضل

ان اللہ خلقنا من نورہٖ وَخلق شیعتنا منّا

خدا نے ہمیں اپنے نور سے پیدا کیا، ہمارے شیعوں کو ہم سے پیدا کیا۔ ہماری وجہ سے خدا کی اطاعت ہوتی ہے اور ہماری وجہ سے اس کی نافرمانی۔ اے مفضل! خدا نے پکا ارادہ کر رکھا ہے، ہماری وجہ سے لوگوں

کے اعمال قبول کرے گا اور ہماری وجہ سے عذاب دے گا۔ نحن باب اللّٰہ
ہم خدا کا دروازہ ہیں وحجتہ اور اس کی حجت ہیں وامنائہ
علی خلقہ خلق میں خدا کے امین وخزانہ فی سمائہ وارضہ
آسمان اور زمین میں خدا کے خازن وحلالنا عن اللہ وحرامنا
عن اللہ ہماری حلال کی ہوئی چیز اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور ہماری
حرام کی ہوئی چیز اللہ کی جانب سے واقع ہوتی ہے۔ خدا سے ہمارا ارادہ مخفی
نہیں ہوتا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ تم وہی چاہتے ہو جو اللہ
چاہتا ہے ان اللہ جعل قلب ولیہ وکراً لارادتہ فاذا شاء
اللہ شئنا۔ خدا نے اپنے ولی کا دل اپنے ارادے کا آشیانہ بنایا ہے
جب اللہ چاہتا ہے تو ہم چاہتے ہیں۔

بینھما برزخ لا یبغیان

کی تفسیر میں عبداللہ بن مسعود نے مہاجرین اور انصار کے مجمع میں بیان کی، علیؑ فاطمہؑ
کے خلاف اور فاطمہؑ، علیؑ کے خلاف بغاوت نہیں کرتے۔

ابن عباس نے کہا ـــــــ

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً

علیؑ اور فاطمہؑ کی شان میں نازل ہوئی، کیونکہ دونوں حضرات کے پاس تین روٹیاں
تھیں، جو انہوں نے مسکین، یتیم اور قیدی کو کھلائیں اور یہ آیت اتری۔

سورۃ المرسلات ـــــــ امام محمد باقر علیہ السلام نے ذیل کی آیت
کی یوں تفسیر فرمائی۔ ـــــــ

واذا قیل لھم ارکعوا لا یرکعون۔

"جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے"۔
باطنی قرآن کی تفسیر یہ ہے کہ ناصبیوں اور نہ ماننے والوں کو کہا جاتا ہے کہ علیؑ کو دوست رکھو، وہ دوست نہیں رکھتے ازلی بدبختی کی وجہ سے۔

سورہ عم

امام محمد باقر علیہ السلام آیت ذیل کی تفسیر میں فرماتے ہیں ـــــ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ

"لوگ، کس کی نسبت ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں، اس خبر بزرگ کی نسبت جس کے بارے میں وہ اختلاف کرنے والے ہیں"۔

علی علیہ السلام نے فرمایا ـــــ خدا کی قسم میں وہ بڑی خبر ہوں جس کے متعلق ہر زمانے میں اپنی اپنی زبانوں میں لوگ اختلاف کرتے آئے ہیں۔ مجھ سے زیادہ بڑی خدا کی کوئی خبر نہیں ہے اور نہ ہی مجھ سے کوئی بڑی آیت"۔

ابو حمزہ ثمالیؒ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر پوچھی ـــــ عم یتساءلون الخ

فرمایا ـــــ حضرت علی علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے کہ خدا کی قسم میں وہ بڑی خبر ہوں جس کے بارے میں ہر زمانہ میں اختلاف رہا ہے۔ خدا کی مجھ سے بڑی خبر یا آیت نہیں ہے"۔

ابو الجارود امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔ ـــــ

یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا۔

(اس دن) جس دن روح (جو فرشتوں سے بڑھکر ہے) اور فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے۔ وہی بات کرتے ہیں جس کی ان کو خدا اجازت دیتا، اور ٹھیک کہے گا۔"

جن لوگوں نے علیؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا ہوگا، ان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ کا کلمہ نکال دے گا۔ الا من اذن له الرحمن اگر جن کو خدا اجازت دے گا۔ یہ صاحبانِ ولایت علیؑ ہوں گے، جن کو خداوند عالم لا الہ الا اللہ کہنے کی اجازت دے گا۔

ابوحمزہؓ ثمالی سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

ابوحمزہؓ ———— فرزندِ رسولؐ! مجھے ایسی حدیث بتائیے جو ہمیں فائدہ دے

امامؑ ———— ہر شخص جنت میں جائے گا۔ مگر جس نے انکار کیا۔

ابوحمزہؓ ———— فرزندِ رسولؐ! جو بھی انکار کرے گا؟

امامؑ ———— ہاں۔

ابوحمزہؓ ———— کس چیز کا انکار کرے گا؟

امامؑ ———— جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں کہہ سکے گا۔

ابوحمزہؓ ———— مولا! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ حدیث آپ کے حوالے سے روایت نہ کروں۔

امامؑ ———— کیوں؟

ابوحمزہؓ ———— مرجیہ، قدریہ، حروریہ اور بنوامیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں۔

امامؑ ــــــــــ جب قیامت کا روز ہوگا۔ تو یہ کلمہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے سلب کر لے گا۔ اس کو صرف ہم اور ہمارے شیعہ کہہ سکیں گے اور کوئی بھی نہیں کہہ سکے گا۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی ــــــــ

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا۔

"جس روز روح اور فرشتے صف باندھکر کھڑے ہوں گے، کوئی شخص بات نہیں کر سکے گا۔ مگر جس کو خدا اجازت دے گا اور ٹھیک کہے گا" ــــــــــ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھیک کہیگا۔

سورۃ النازعات

ــــــ ابوعبداللہ علیہ السلام ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ــــــــ

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ

"جس دن ایک بڑے ہلانے والی آواز آئے گی، پھر ایک دوسری آواز آئے گی" ــــــــ راجفہ حسینؑ ابن علیؑ اور رادفہ علی بن ابی طالبؑ ہیں آپ پہلے شخص ہیں جو ۵۹ ہزار آدمیوں کیساتھ قبر سے حسین بن علیؑ کیساتھ باہر آئیں گے اس بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے ــــــــــ

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُھُمْ وَلَھُمُ اللَّعْنَۃُ وَلَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ

"ہم زندگانی دنیا میں اپنے رسولوں کی مدد کرتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی جو ایمان لائے ہیں۔ اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے اس

دن نافرمانوں کو ان کی معذرت کوئی نفع نہ پہنچائیگی اور انہی کے
لئے لعنت ہوگی اور انہی کے لئے اس گھر کی برائی "
(پ ۲۴ ع ۱۱ سورۂ مومن)

سورہ عبس ـــــ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم کو ذیل
کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سُنا ـــــ
یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ
وَبَنِیْهِ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی بِوِلَایَۃِ عَلِی بْنِ اَبِی طَالِبٍ۔
"یاد کرو اس روز کو جس روز آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ اور اپنے بیٹوں
سے بھاگے گا۔ مگر جس شخص نے اقرار کیا علیؑ کی ولایت کیساتھ، وہ
شخص نہیں بھاگے، جس نے علیؑ کو دوست رکھا ہوگا۔ علیؑ کے دوست
سے دشمنی اور علیؑ کے دشمن سے دوستی نہیں رکھے گا۔ ایسے شخص کے
لئے بہشت میں سُرخ یاقوت کا محل ہوگا۔ محل کا وسط بھی سُرخ ہوگا ایک
تہائی مختلف یاقوت اور جواہر سے مرصع ہوگا۔ اس میں علیؑ اور آپ کے
اصحاب رہیں گے۔ میں اور علیؑ ایک گھر میں رہیں گے۔ علیؑ حق کیساتھ ہیں
آپ کا غیر باطل پر ہے "

سورۂ کورت ـــــ محمد بن حنیفہ اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں ـــ
وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ
زندہ درگور سے پوچھا جائے گا ـــــ کہا ہماری مودت
کے متعلق پوچھا جائے گا۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ

زندہ درگور لڑکی کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس جرم میں قتل کی گئی۔ — امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہماری مودت کے جرم میں قتل کیا گیا۔ اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

صادق آل محمدؐ نے — واذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت — کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار ہیں۔ (مودت کے لفظ پر غور فرمائیں کیا اس کے معنی زندہ درگور کی بجائے مودت نہیں ہو سکتے)

امام محمد باقر علیہ السلام نے وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ الخ کی تفسیر میں فرمایا کہ —
خدا نے کہا کہ میں تم سے سوال کروں گا۔ اس مودت کے بارے میں جو تم پر نازل کی اور رسول اللہ کے قرابت داروں کو کس جرم میں قتل کیا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا —
وَاِذَا الْمَوَدَّۃُ سُئِلَتْ یعنی ہماری مودت کا سوال کیا جائیگا بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ لوگوں پر فرض ہے ہم سے محبت رکھنا، انہوں نے ہماری مودت کو قتل کیا ہے۔

سورۃ المطففین — ابن عباس ذیل کی آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں۔ —

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ

"جو گنہگار تھے وہ ایمان لانے والوں پر ہنسی کیا کرتے۔"

اس سے مراد حارث بن قیس اور وہ لوگ ہیں، جو اس کے پاس بیٹھے تھے علی علیہ السلام گزرے تو مذاق کرنے لگے دیکھو یہ شخص وہ ہے جس کو محمدؐ نے اپنے اہل بیت سے منتخب کیا ہے۔

جب قیامت کا روز ہو گا، اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دروازہ کھولے گا، علی علیہ السلام ایک تخت پر تکیہ لگا کر تشریف فرما ہوں گے، آپ فرمائیں گے آجاؤ، جب وہ آئیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا۔ حضرت علیؑ ان سے مذاق کریں گے اور ہنسیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۔

"تو آج کے دن وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کافروں سے ہنسیں گے۔ تختوں پر بیٹھے نظارے کریں گے (پورا پورا) بدلہ مل گیا؟"

عطا ابن ابی رباح سے مروی ہے کہ میں نے فاطمہ بنت حسینؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسی حدیث سے آگاہ فرمایئے، جس کو میں لوگوں کے سامنے بطور دلیل پیش کر سکوں۔

فرمایا ـــــــــ مجھے میرے باپ نے آگاہ کیا کہ رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے فرمایا کہ منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو اپنی طرف دعوت دو اور ان سے کہو اے لوگو! جس نے مزدور کی اجرت کم کردی، اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے۔ جو شخص اپنے حقیقی مالک کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اس کو اپنا مقام دوزخ میں بنانا چاہیئے"

ایک شخص نے عرض کیا یا ابوالحسن! اس کی تشریح کیا ہے؟ ـــــــــ فرمایا اللہ اور اس کا رسولؐ اس کی بہترین تشریح جانتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ اور اس شخص کو آگاہ فرمایا، تین دفعہ فرمایا ـــــــــ

"اگر اس کی تشریح کروں تو قریش کے لیے اس میں ہلاکت ہے"۔ پھر فرمایا

اے علیؑ! جا کر ان لوگوں کو آگاہ کر دو ——— میں وہ مزدور ہوں۔
جس کی محبت خدا نے آسمان سے ثابت قرار دی ہے، میں اور آپ مومنین
کے حاکم ہیں؛
جب قریش مہاجر اور انصار جمع ہو گئے تو رسول اللہؐ نے تشریف لا کر فرمایا ———
۔ اے لوگو! علیؑ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ سب سے زیادہ
عہد خدا کو پورا کیا۔ سب سے زیادہ حکمِ خدا کا پاس کیا۔ فیصلہ کرنے
میں سب سے زیادہ عالم۔ سب سے زیادہ برابر تقسیم کرنے والے، رعیت پر سب
سے زیادہ مہربان۔ خدا کے نزدیک افضل مرتبہ کے مالک، فرمایا ان اللہ
مثل امتی فی الطین علمنی اسمائھم کما علم ادم الاسماء کلھا
خدا نے عالم واَب دگل میں میری اُمت میرے سامنے پیش کی جس طرح
آدمؑ کو ناموں سے آگاہ فرمایا تھا۔ اسی طرح مجھے ان کے تمام ناموں سے
آگاہ فرمایا، میرے پاس سے جھنڈوں والے صاحبان کا گزر ہوا۔ میں
نے علیؑ اور ان کے شیعوں کے لئے (اللہ تعالیٰ سے) مغفرت طلب کی میں
نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ میرے بعد میری اُمت
علیؑ کے بارے میں متفق ہو جائے۔ میرے رب نے میری یہ دُعا نامنظور
کی۔ وہ جس کو چاہے گا ہدایت دے گا اور جس کو چاہے گا گمراہ کرے گا
علیؑ کو میرے ساتھ، سات باتوں میں شریک کیا، ا۔ سب سے پہلے میرے
ساتھ قبر سے باہر تشریف لائیں گے، میں اس بات پر فخر نہیں کرتا
۲۔ میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح ہٹا دیں گے۔ جس طرح لاوارث
اونٹ کو چرواہے بھگاتے ہیں۔ ۳۔ علیؑ کے فقراء شیعہ قبیلہ ربیعہ اور
مضر کے برابر (قیامت کے روز) لوگوں کی سفارش کریں گے ۴۔ علیؑ سب سے

پہلے میرے ساتھ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ میں اس بات پر فخر نہیں کرتا ۵۔ آپ بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کریں گے، ۶۔ سب سے پہلے مُہر شدہ شراب پئیں گے، جس پر مشک کی مہر لگی ہو گی، اس کی خواہش کرنے والوں کو خواہش کرنی چاہیئے۔ ۷ آپ سب سے پہلے میرے ساتھ علیین میں تشریف لے جائیں گے، میں اس بات پر فخر نہیں کرتا۔"

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ پانچ آیات نازل ہوئیں۔ جو یہ ہیں۔ ———

کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ماعلیون کتاب مرقوم یشھدہ المقربون۔

بے شک نیک لوگوں کا نوشتہ علیین میں ہو گا، تم کو کیا خبر کہ علیون کیا ہے۔ وہ لکھا ہوا نوشتہ ہے، جسکو بارگاہِ الٰہی دیکھتے رہتے ہیں، وہ پانچ آیات یہ حضرات ہیں۔۔ رسول اللہ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ احجاز ایت کے مقام پر رسول اللہؐ نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر علی علیہ السلام کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر اس قدر بلند فرمایا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، دو مقامات پر حضرت کے بغلوں کی سفیدی نظر آئی، ایک آج اور دوسرے غدیر خم کے مقام پر دکھائی دی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ———

اے لوگو! علی بن ابی طالب امیرالمومنین ہیں، سید المسلمین ہیں مسلمانوں کے سردار ہیں۔ قائد الغر المحجلین روشن پیشانی والوں کے راہنما ہیں۔ عیبتہ علمی میرے علم کا صندوق ہیں۔ وصیی فی اھل بیتی

وفی امتی میرے اہل بیت اور میری امت میں میرے وصی ہیں۔
یقضی دینی میرے قرض ادا کریں گے۔ وینجز وعدی میرے
وعدے پورے کریں گے۔ وعونی علی مفاتیح الجنۃ جنت
کی کنجیوں کو لیتے وقت میرے مددگار ہوں گے۔ ومعی فی الشفاعۃ
(قیامت کے روز) شفاعت کے وقت میرے ساتھ ہوں گے۔ ایھا
الناس اے لوگو! من احب علیاً فقد احبنی جس نے علیؑ سے
محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی ومن احبنی فقد احب اللہ
جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی ومن ابغض
علیا جس نے علیؑ سے بغض رکھا۔ فقد ابغضنی اس نے مجھ سے
بغض رکھا ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ جس نے مجھ سے بغض
رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا یا ایھا الناس انی سالت اللہ
فی علی خصلۃ فمنعنیھا واعطانی بسبع اے لوگو! میں نے علیؑ
کے حق میں ایک چیز چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے انکار کر دیا اور سات چیزوں
میں میرے ساتھ شریک کیا۔

قال جابر بابی انت وامی یا رسول اللہ جابر نے عرض کیا میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! ما الخصلۃ التی سألت اللہ فی
علی فمنعکھا وہ کونسی چیز ہے جو آپ نے علیؑ کے حق میں خدا سے مانگی اور اس
نے انکار کیا۔

قال ویحک یا جابر سألت اللہ ان یجتمع الامۃ علی
علی (ع) لعدی فابی الا ان یضل من یشاء و
یھدی من یشاء قال قلت بابی انت وامی یا رسول اللہ (ص)

فما السبع التی بدأت بهن نبیء قال ویحک یا جابر

فرمایا — اے جابرؓ! تم پر افسوس ہے، میں نے خداوند عالم سے عرض کیا کہ میرے بعد امت کو علیؑ کے بارے میں متفق کردے مگر اللہ تعالیٰ نے انکار کیا، جس کو وہ چاہے گا ہدایت دے گا، جس کو چاہے گا گمراہ کرے گا۔

میں نے عرض کیا — آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ وہ سات خصوصیات کون سی ہیں جن میں علیؑ آپ کے ساتھ شامل ہیں؟

فرمایا اے جابر! افسوس ہے انا اول من یخرج یوم القیامۃ من قبرہ وعلی معی۔ وانا اول من یقرع باب الجنۃ وعلی معی۔ وانا اول من یکن فی علیین وعلی معی، وانا اول من یزوج من الحور العین وعلی معی وانا من یسقی من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون وعلی معی۔

سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا علیؑ میرے ساتھ ہوں گے، میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا علیؑ میرے ساتھ ہوں گے میں سب سے پہلے جنت میں رہوں گا، علیؑ میرے ساتھ ہوں گے میری سب سے پہلے بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی ہوگی، علیؑ میرے ساتھ ہوں گے، میں سب سے پہلے مہر شدہ شراب پیوں گا۔ جس پر مشک کی مہر لگی ہوئی ہوگی، خواہش کرنے والوں کو اس کی خواہش کرنی چاہیے اور علیؑ میرے ساتھ ہوں گے"

ابو عبداللہ علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ —

کلا ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادراک ماسجین

کتاب مرقوم۔

حق بات یہ ہے کہ بدکاروں کا نوشتہ سجین میں ہوگا۔ تمہیں کیا معلوم سجین کیا ہے؟ وہ بغض محمدؐ و آل محمدؐ کیساتھ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے

کلا کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ماعلیون

کتاب مرقوم۔

نیک لوگوں کا نوشتہ علیون میں ہے، تم نہیں جانتے کہ علیون کیا ہے، ایک لکھی ہوئی کتاب، محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت کیساتھ۔

یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون مزاجہ من تسنیم عینا یشرب المقربون۔

وہ مہر شدہ شراب پئیں گے جس پر مشک کی مہر ہوگی، خواہش کرنے والوں کو اس کی خواہش کرنی چاہیئے۔ جس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی، یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب بارگاہ خداوندی پئیں گے"
کعب نے کہا کہ یہ آیت محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق میں نازل ہوئی ہے، پھر کعب نے کہا، خدا کی قسم ان حضرات سے صرف وہ شخص محبت کرے گا۔ جس سے خداوندعالم نے (عالم ارواح میں) عہد لیا ہوگا۔

سورہ انشقت ـــــ معاذ بن جبل نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار سے افسردہ اور غمگین حالت میں خدیجہؓ کے گھر میں تشریف لاتے ـــــ خدیجہؓ نے کہا جب سے میں آپ کے گھر میں آئی ہوں، اس قدر افسردہ

اور غمگین آپ کو کبھی نہیں دیکھا، فرمایا، علیؑ غائب ہو گئے ہیں اس وجہ سے مغموم ہوں، عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے مسلمانوں کو دور دراز علاقوں میں بھیج دیا ہے، یہاں صرف آٹھ آدمی موجود ہیں، آج رات تو صرف سات آدمی تھے، ایک آدمی کے غائب ہونے سے غمگین ہو گئے ہو یہ سن کر رسول اللہ ناراض ہو گئے، خدیجہؓ سے فرمایا ——

" خداوند عالم نے مجھے تین چیزیں علیؑ کے ذریعے دنیا میں عطا کی ہیں اور تین چیزیں آخرت میں عطا کی ہیں۔ دنیا کی تین چیزیں یہ ہیں، مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں گے، لیکن ایک چیز کے بارے میں مجھے آپ سے خوف لاحق ہے "

خدیجہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی دنیا کی تین چیزیں اور آخرت کی تین چیزیں کیا ہیں اور جس ایک چیز سے آپ کو ڈر لگتا ہے وہ کیا ہے؟ میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر علیؑ کو تلاش کروں گی، اگرچہ مجھے اس سلسلہ میں موت ہی کیوں نہ آجائے،

فرمایا —— اے خدیجہؓ! دنیا کی تین چیزیں یہ ہیں کہ علیؑ میری موت کے وقت میری ستر پوشی کریں گے۔ علیؑ اپنی موت یا شہادت سے پہلے میرے سامنے چونتیس آدمیوں کو قتل کریں گے۔

آخرت میں علیؑ جو میرے تین کام کریں گے وہ یہ ہیں (۱) میں بارگاہِ خداوندی میں اجب لوگوں کی سفارش کروں گا، تو آپ مجھے سہارا دیں گے، جب بہشت کے دروازے کھولوں گا تو میری کنجیاں آپ کے پاس ہوں گی، قیامت کے روز مجھے چار جھنڈے ملیں گے۔ لوائے الحمد میرے پاس ہوگا۔ لوائے تہلیل علیؑ کو دونگا (جنت میں جانے والی پہلی فوج کیساتھ آپ کو روانہ کروں گا جنت میں جانے والے یہ وہ لوگ ہوں گے، جن سے معمولی حساب تک لیا جائے گا، بلا حساب بہشت میں جائیں گے۔ لوائے تکبیر جناب حمزہ رضؓ

کے حوالہ کروں گا۔ آپ کو جنت میں جانے والے دوسرے دستہ کیساتھ روانہ کروں گا۔ لوائے تسبیح جعفرؓ کو دوں گا۔ آپ تیسری فوج کے ہمراہ جائیں گے۔ پھر میں کھڑا ہو کر اپنی امت کی سفارش کروں گا، پھر میں قائد بنوں گا اور ابراہیم سائق ہوں گے۔ میں اپنی اُمت کو جنت میں داخل کردوں گا۔

مجھے آپ کے بارے میں قریش کے جہال کی مخالفت کا ڈر ہے۔"

خدیجہؓ نے کہا ——— میں اونٹنی پر سوار ہو کر آپ کی تلاش میں روانہ ہو گئی، رات سخت تاریک تھی۔ اچانک مجھے ایک شخص ملا۔ میں نے یہ معلوم کرنے کے لئے سلام کیا کہ آیا یہ شخص علیؑ ہے یا کوئی اور، اس نے سلام کا جواب دیا اور کہا ———

"اے خدیجہؓ! آپ پر سلام ہو۔"

میں نے اپنا اونٹ بٹھا دیا اور عرض کیا ——— میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ سوار ہو لیں۔ فرمایا ——— آپ سوار ہونے کی زیادہ حق دار ہیں، نبیؐ کے پاس تشریف لے جائیے اور میں ابھی آتا ہوں۔

میں نے اونٹ کو دروازے پر بٹھا دیا، رسول اللہ گدی کے بل لیٹے، گردن اور ناک کے درمیان سی پینے دائیں ہاتھ سے صاف کر رہے تھے، اور فرماتے تھے۔

"پالنے والے! میرے غم کو دور کر دے، میرے خلیل علی بن ابی طالبؑ کو واپس کر کے میرے جگر کو ٹھنڈا کر دے۔"

آپؐ نے تین مرتبہ یہ کلام فرمایا ——— آنحضرتؐ سے خدیجہؓ نے کہا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا کو قبول کر لیا ہے۔ آپ نے کھڑے ہو کر ہاتھ بلند کئے اور گیارہ مرتبہ فرمایا ———

"میں دُعا قبول کرنے والے کا شکر ادا کرتا ہوں۔"

ابوعبداللہ علیہ السلام ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ———

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ

مگر وہ لوگ جنہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے"

اس سے مراد سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ ہیں ان کے لئے بے پایاں اجر ہے

فمایکذبک بعد بالدین

دین کے بعد تمہاری تکذیب نہیں کریں گے —— یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

سورۃ الغاشیہ —— امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا ہر ناصبی دشمن اس آیت کی طرف منسوب ہے۔

وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ۔

"اس دن کتنے چہرے رسوا ہوں گے، مشقتیں جھیلتے تھکے ہوئے بھڑکتی ہوئی آگ میں چلے جائیں گے، انہیں کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی پلایا جائے گا۔

صفوان نے کہا میں نے ابوالحسنؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ——

ان الینا ایاب ھذا الخلق اس مخلوق کی بازگشت ہماری طرف ہوگی وعلینا حسابھم۔ ہم ان سے حساب وکتاب لیں گے۔"

فیضہ بن یزید جعفی سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس مندرجہ ذیل حضرات بیٹھے تھے۔ ابوبصیر بن ابی الدرس، ابن البیان

اور القسم بن صبیرن، سلام کرنے کے بعد بیٹھ گیا۔ عرض کیا ـــــ فرزند رسول! میں آپ سے مستفید ہونے کی خاطر خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا مختصر بیان کیجئے۔ عرض کیا زمین و آسمان، تاریکی اور نور کی خلقت سے پہلے آپ حضرات کہاں تھے!
فرمایا ـــــ اے فیضہ، تم نے یہ بات اس وقت کیوں دریافت کی! حالانکہ تم جانتے ہو۔ کہ تم ہماری محبت کو چھپانے اور بغض کو ظاہر کرتے ہو، ہمارے دشمن جنات ہماری حدیث کو ہمارے دشمن انسانوں کے پاس لے جاتے ہیں۔ وان الحیطان لھا اذان کاذان الناس دیواروں کے آدمیوں کی طرح کان ہیں ـــــ اے فیضہ! اگر پوچھا ہے تو سنو

"ہم اشباح نور تھے، عرش کے گرد آدمؑ کی خلقت سے پندرہ ہزار سال پہلے خدا کی تسبیح کرتے تھے، آدمؑ کو پیدا کیا اور ہمیں اس کی صلب میں ودیعت کیا گیا، لگاتار صلب طاہر سے رحم مطہر کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو مبعوث کیا۔ ہم خدا کی مضبوط رسی ہیں جس نے اس کو پکڑا نجات پا گیا، جس نے اس کو چھوڑا ہلاک ہو گیا۔

نحن رعاة شمس اللہ ونحن عترة رسول اللہ ونحن القبة التی طاعت اطنابھا واتسع فنائھا۔

ہم خدا کے سورج کے نگران ہیں، رسول اللہؐ کی اولاد ہیں وہ قبہ جس کی طنابیں لمبی ہیں اور جس کا صحن چوڑا ہے، جو ہمارے پاس آیا وہ جنت میں چلا گیا جو ہمیں چھوڑ گیا وہ آگ میں گرا۔"

میں نے کہا خدا کا شکر ہے آپ سے اس آیت کے بارے میں سوال کرتا ہوں

إن الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم

وہ ہماری طرف آئیں گے پھر ہم ان کا حساب لیں گے۔

فرمایا ہم ہیں تنزیل نازل ہوئی ہے۔
عرض کیا کہ ــــ میں قرآن کی تفسیر دریافت کرتا ہوں ۔ــــ فرمایا اے فیضہ

اذا کان یوم القیامۃ حساب شیعتنا علینا
قیامت کے روز شیعوں کا حساب ہم لیں گے۔
فما کان بینھم وبین اللہ استوھبہ محمد من اللہ
اگر خدا کا کچھ دینا ہے تو محمد خدا سے معاف کرائیں گے۔
وما کان فیما بینھم وبین الناس المظالم اداہ محمد عنھم
اگر بندوں کا کچھ دینا ہے تو محمد اس کو ادا کر دیں گے۔
وما کان فیما بیننا وبینھم وھبنا لھم حتی یدخلون
الجنۃ لغیر حساب۔
اگر ہمارا کچھ دینا ہے تو ہم معاف کردیں گے اور وہ جنت
میں بے حساب چلے جائیں گے۔"

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں ایک روز اپنے باپ کیساتھ
باہر نکلا رسول اللہ کی قبر اور منبر کے درمیان ہمارے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے، آپ
نے ان پر سلام کیا اور فرمایا ــــــــ

"میں تمہاری خوشبو اور ارواح کو دوست رکھتا ہوں، پرہیزگاری
کر میری مدد کرو۔ انتم شیعہ آل محمد تم آل محمدؐ کے شیعہ ہو وانتم
شرط اللہ تم اللہ کی شرط ہو وانتم انصار اللہ تم اللہ کے انصار
ہو۔ وانتم السابقون الاولون تم سابق اول ہو، دنیا میں سابق
آخر ہو، آخرت میں سابق الی الجنۃ ہو قد ضمنا لکم الجنۃ بضمان
اللہ تبارک وتعالی وضمان رسول اللہ (ص) خدا اور اس کے رسول

کی ضمانت سے ہیں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں انتم الطیبون ونسائکم الطیبات تم پاک ہو، تمہاری عورتیں پاک ہیں کل مومنۃ حوراء ہر مومنہ حور ہے۔ کل مومن صدیق ہر مومن صدیق ہے۔ کئی مرتبہ علی علیہ السلام نے قنبر سے کہا اے قنبر تمہیں بشارت ہو، تین مرتبہ فرمایا کہ حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ شیعہ کے سوا تمام امت پر ناراض تھے، ہر چیز کا شرف ہوتا ہے دین کا شرف شیعہ ہے ہر چیز کی ایک مضبوط رسّی ہوتی ہے، دین کی مضبوط رسی شیعہ ہے ہر چیز کا ایک امام ہوتا ہے، زمین کا امام وہ زمین ہے جس پر شیعہ آباد ہوں، ہر چیز کا سردار ہوتا ہے مجلس کا سردار مجلس شیعہ ہے، اگر تم دنیا میں نہ ہوتے تو تمہارے مخالف ذرا بھر دنیا کی پاک چیز سے فائدہ نہ اٹھاتے، آخرت میں انہیں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ ہر ناصبی اس آیت کا مصداق ہے۔

وجوہ یومئذ خاشعۃ عاملۃ ناصبۃ تصلی نارا حامیۃ تسقی من عین آنیۃ (ترجمہ گزر چکا ہے)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ــــــــــــ

خدا کی قسم تم میں روزہ دار جنت کے باغات کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائے گا، افطار تک فرشتے اس کی مدد کے لئے دعا کرتے ہیں تم میں حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا، وہ خدا کا خاص بندہ ہوتا ہے، تم تمام کے تمام اللہ سے دعا کرتے ہو اور تمہاری دعا قبول ہوتی ہے اور تم اہل ولایت ہو، تم پر کوئی خوف اور حزن نہیں ہے، تم سب جنت میں جاؤ گے، درجات فضائل کی خواہش کریں گے، خدا کی قسم! روز

قیامت خدا کے عرش کے نزدیک ہمارے شیعوں سے زیادہ کوئی قریب نہیں ہوگا۔ خُدا جتنا اچھا سلوک تم سے کریگا، اتنا کسی سے نہیں کرے گا۔ خدا کی قسم اگر تمہارے مصیبت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا اور تمہارے دشمن تمہارا مذاق نہ اڑاتے تو تم پر فرشتوں کے گروہ سلام کرتے

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ـــــ اھل ولایتنا یخرج من قبورھم یوم القیامۃ مشرقۃ وجوھھم قرت اعینھم ہماری ولایت کے قائل قیامت میں قبروں سے اس شان سے نکلیں گے کہ ان کے چہرے روشن اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی واعطوا امان وہ امان یافتہ ہوں گے یخاف الناس ولا یخافون لوگ خوف میں ہوں گے، مگر وہ بے خوف ہوں گے و یحزن الناس ولا یحزنون لوگ غم میں ہوں گے اور وہ بے غم ہوں گے، خدا کی قسم تم میں سے جو بھی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، فرشتے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کے حق میں طلب رحمت اور دعا کرتے ہیں نماز سے فارغ ہونے تک۔ وان لکل شئی جوھر وجوھر ولد ادم (ع) محمد (ص) ونحن وشیعتنا۔ ہر ایک چیز کا جوہر ہوتا ہے۔ اولاد آدمؑ کا جوہر محمدؐ، ہم لوگ اور ہمارے شیعہ ہیں۔"

عن معاویہ بن عمار عن ابی عبداللہ (ع) قال قال ابوعبداللہ (ع) واللہ لولاکم ما زخرفت

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ـــــ "اگر تم لوگ نہ ہوتے جنت نہ سجائی جاتی، واللہ لولا کم ماخلقت حوراء خدا کی قسم اگر تم لوگ نہ ہوتے تو حوریں پیدا نہ کی جاتیں واللہ

لولاکم ما نزلت قطرۃ خدا کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کی ایک بوند نہ برستی، واللہ لولاکم ما نبتت حبۃ اگر تم نہ ہوتے تو ایک دانہ نہ اگتا، واللہ لولاکم ما قرت عین خدا کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو آنکھ ٹھنڈی نہ ہوتی، میرے ساتھ زیادہ محبت تمہاری یہ ہوگی کہ تم میری مدد کرو، پرہیزگار ہوتے ہیں، کوشش کرتے ہیں خدا کی اطاعت کرتے ہیں واللہ لولاکم ما رحم اللہ طفلاً، خدا کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو خدا بچے پر رحم نہ کرتا ولا رتعت بھیمۃ اور نہ ہی کوئی جانور گھاس چرتا"

سورۃ الفجر ــــــ عن ابی بصیر قال قلت لابی عبداللہ (ع) جعلت فداک یستکرہ المؤمن علی خروج نفسہ فقال لا واللہ قال قلت کیف ذاک قال ان المؤمن اذا حضرتہ الوفاۃ حضرۃ رسول اللہ (ص) واھل بیتہ۔

ابوبصیرؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ پر قربان جاؤں کیا جب مومن کی روح نکلتی ہے وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے،

فرمایا ــــــ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے، میں نے عرض کیا، کیونکر؟

" فرمایا جب مومن کی وفات کا وقت آتا ہے تو رسول اللہؐ اور آپ کے اہل بیت تشریف لاتے ہیں امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ وفاطمۃ والحسنؑ والحسینؑ وجمیع الائمۃ (ع) امیرالمومنین علیؑ فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور تمام آئمہ علیہم السلام تشریف لاتے ہیں۔

ولکن التوا عن اسم فاطمۃ لیکن فاطمہؑ کا نام التوا میں رکھو ویحضر
جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل وملک الموت (ع)
جبرائیلؑ، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل اور موت کا فرشتہ آتے ہیں قال
فیقول امیر المومنین یارسول اللہ انہ کان ممن یحبنا و
یتولانا فاحبہ امیر المومنینؑ کہیں گے یارسولؐ اللہ یہ شخص ہم سے محبت
کرتا تھا۔ اور ہمیں دوست رکھتا تھا، میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔
فیقول رسول اللہ (ص) یاجبرائیل انہ کان ممن یحب
علیاً وذریتہ فاحبہ اے جبرائیلؑ یہ شخص علیؑ اور اولاد علیؑ کو
دوست رکھتا تھا، اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ فیقول
جبرائیل لمیکائیل واسرافیل مثل ذلک جبرائیلؑ میکائیل
اور اسرافیل سے اسی طرح کہیں گے، قال ثم یقول جمیعاً لملک
الموت پھر تمام فرشتۂ موت سے کہیں گے، انہ کان یحب محمداً
وآلہ ویتولی علیاً وذریتہ فارفق بہ یہ محمدؐ وآل محمدؐ، علیؑ
اور اولاد علیؑ کو دوست رکھتا تھا، تو اس کی جان نکالنے میں نرمی سے کام
لے، قال فیقول ملک الموت والذی اختارکم وکرمکم واصطفیٰ
محمداً (ص) بالنبوۃ وخصہ بالرسالۃ لانا ارفق بہ من
والد رفیق واشفق من اخ شفیق موت کا فرشتہ کہے گا قسم ہے
اس ذات کی جس نے تمہیں منتخب کیا، مکرم کیا اور محمدؐ کو نبوت کیساتھ
چنا اور آپ کو رسالت کے درجہ پر فائز کیا میں والد مہربان اور شفقت
کرنے والے بھائی سے بھی زیادہ اس پر شفقت کرنے والا ہوں ثم
مال الیہ ملک الموت فیقول لہ یاعبد اللہ اخذت فکاک

رقبتک اخذت رھان امانک فیقول نعم فیقول انما ذا

فیقول بحبی محمداً و آلہ ومولائی علیاً وذریتہ فیقول

اما ما کنت تحذر فقد امنک اللہ منہ واما ترجو

فقد اتاک اللہ افتح عینیک وانظر الی ما عندک فقال

یفتح عینیہ فینظر الیھم واحداً واحداً ویفتح لہ باب الجنۃ

فینظر الیھا فیقول لہٗ ھذا ما اعد اللہ لک وھؤلاء

رفقائک انحب اللحاق بھم والرجوع الی الدنیا ولا

الرجوع الیھا۔ پھر موت کا فرشتہ اس کی طرف رجوع کریگا، کہیگا اب کیوں ڈرتا ہے خدا نے ڈر سے تمہیں امان دی ہے، کیا چاہتا ہے خدا کے پاس جانے کا وقت آچکا ہے، آنکھیں کھولو دیکھو تمہارے پاس کون ہے آنکھیں کھولے گا اور چہاردہ معصومینؑ سے ایک ایک دیکھے گا، جنت کا دروازہ کھل جائے گا۔ اس کو دیکھے گا، موت کا فرشتہ کہے گا یہ جنت خدا نے تمہارے لئے تیار کی ہے، اور یہ لوگ تیرے ساتھی ہیں ان کے پاس جانا چاہتا ہے یا دنیا میں رہنا چاہتا ہے، کہے گا میں دُنیا میں نہیں رہنا چاہتا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، عرش کے کونے سے آواز آئے گی، اس کو وہ خود اور اس کے پاس بیٹھے ہوئے سب سُنیں گے اے نفس مطمئن! محمدؐ اور اس کے وصی کے پاس جاؤ، وصی کے بعد آئمہؑ کے پاس جاؤ، جاؤ اپنے رب کے پاس، علیؑ کی ولایت کیساتھ راضی ہو کر، ثواب سے خوش ہو کر میرے بندوں کیساتھ داخل ہو جاؤ، محمدؐ اور آپ کے اہل بیت کیساتھ میری جنت میں بے عیب ہو کر جا۔"

محمد بن سلیمان دیلمی سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ میں نے

افریقی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مومن روح کے قبض ہونے کو ناپسند کرتا ہے؟

فرمایا ——— نہیں۔ عرض کیا یہ کیونکر؟ فرمایا ———

"جب ملک الموت آتا ہے تو مرنے والا گھبراتا ہے، ملک الموت کہتا ہے مت گھبراؤ، بخدا میں تم پر والد مہربان سے بھی زیادہ مہربان ہوں، آنکھیں کھول دو، دیکھو رسول اللہ، امیرالمومنینؑ، حسنؑ حسینؑ، ائمہؑ اور فاطمہؑ اس کی خاطر تہلیل کہیں گے اور وہ ان حضرات کو دیکھکر خوش ہوگا، فمارایت شخصته تلک قلت بلیٰ قال فانما ینظر الیھم قال قلت جعلت فداک قد یشخص المومن والکافر قال ویحک ان الکافر یشخص منقلباً الیٰ خلفه لان ملک الموت یاتیه لیحمله من خلفه۔ ——— عرض کیا مومن اور کافر دونوں دیکھتے ہیں؟ ——— فرمایا تم پر افسوس ہے کافر کو پشت کی طرف بدل دیا جاتا ہے موت کا فرشتہ اس کے پیچھے آتا ہے اور مومن سامنے دیکھتا ہے اس کی روح کو عرش کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا۔ انتی اعلیٰ سے اے نفس مطمئن! محمدؐ اور اس کی آل کی طرف جاؤ، راضی خوشی رب کی طرف جاؤ، میرے بندوں کیساتھ میری جنت میں داخل ہوجاؤ۔ موت کا فرشتہ کہے گا، مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپ کو آگاہ کردوں کہ کیا آپ واپس دنیا میں جانا چاہتے ہیں، مگر اس شخص کی خواہش ہوگی کہ میری روح نکال لی جائے"

علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ———

"اے علیؑ! تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب لوگ آخرت کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کرلیں گے،

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا

"اور میراث کا مال (حلال و حرام) ملا کر نگلتے چلے جاتے ہو اور مال کو جمع کرنے میں بڑے حریص ہو" ——— دینِ خدا کی دھجیاں اڑائیں گے، مالِ خدا کو اپنی دولت تصور کریں گے:

عرض کیا ——— میں ان لوگوں کو چھوڑ دوں گا۔ میں خدا اور اس کے رسولؐ کا راستہ اختیار کروں گا۔ آخرت کو ترجیح دوں گا۔ دنیا کے آلام و مصائب پر صبر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے اس کی ہدایت کی گئی ہے۔ پالنے والے میں ایسا کروں گا"

ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آیت ———

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

اے نفس مطمئن ——— علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

سورۃ البلد

امام محمد باقر علیہ السلام نے ———

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ

پھر بھی وہ گھاٹی سے نہ اترا

حضرت نے اپنے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا ——— نحن العقبۃ التی من اقتحمھا نجی۔ "ہم وہ گھاٹی ہیں جو شخص اس گھاٹی میں داخل ہوا، وہ نجات پاگیا۔"

یوسف بن بصیر نے کہا کہ ابان نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ———

فلا اقتحم العقبۃ

گھاٹی سے نہ اترا۔

امامؑ ——— اس بارے میں کسی سے کوئی چیز سنی ہے؟

ابانؓ ——— نہیں۔

امامؑ ——— اے ابان! گھاٹی ہم ہیں، ہماری طرف کوئی نہیں چڑھے گا۔ مگر وہ جو ہم سے ہوگا۔ کیا کچھ اور وضاحت کردوں جو تمہارے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہو؟

ابانؓ ——— کیوں نہیں، آپ پر قربان جاؤں۔

امامؑ ——— تم اور تمہارے اصحاب کے سوا تمام لوگ آگ کے بندے ہیں تم نے دوزخ سے نجات حاصل کرلی ہے۔

ابانؓ ——— مولا! کیوں چھٹکارا حاصل کیا ہے؟

امامؑ ——— تم لوگ امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے قائل ہو۔

ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فلا اقتحم العقبۃ کا مطلب پوچھا۔ حضرت نے اپنے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا ——

نحن العقبۃ التی من اقتحمھا نجی ثم ہم وہ گھاٹی ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ نجات پاگیا۔ پھر آپ خاموش ہوگئے، پھر فرمایا ہم لوگ وہ گھاٹی ہیں جو شخص اس کے پاس آگیا وہ نجات پاگیا پھر فرمایا۔ کیا ایک مفید کلمہ بتاؤں جو تمہارے دُنیا و مافیہا سے بہتر ہو؟ ——— عرض کیا کیوں نہیں۔

فرمایا ——— ہم اور ہمارے شیعوں کے علاوہ سب لوگ دوزخ کے غلام ہیں۔ ہماری وجہ سے تمہاری گردنیں دوزخ سے آزاد ہوں گی۔

ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ "گردن آزاد ہونے کا" کیا مطلب ہے؟

فرمایا ـــــ لوگ آگ کے غلام ہیں، تمہارے اور تمہارے اصحاب کے سوا۔ خدا نے تمہاری گردنیں آگ سے اس لئے آزاد کی ہیں کہ تم اہل بیت کی ولایت کے قائل ہو۔

سورہ الشمس

عکرمہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا ـــــ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا۔

قسم ہے سورج کی اور اس کی چڑھتی ہوئی دھوپ کی قسم ہے، چاند کی جب وہ سورج کے پیچھے ظاہر ہو، قسم ہے دن کی جب کہ (خدا) اس (آفتاب) کو روشن کرے، قسم ہے رات کی جب وہ آفتاب کو ڈھانپ لے۔

کہا والشمس سے مراد رسول اللہؐ ہیں والقمر اذا تلھا سے علیؑ و النہار اذا جلھا سے آل محمدؐ و حسن اور حسین علیہما السلام مراد ہیں۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ والشمس وضحھا سے رسول اللہؐ والقمر اذا تلاھا سے علیؑ والنہار اذا جلھا سے حسنؑ اور حسینؑ واللیل اذا یغشھا سے بنوامیہ مراد ہیں۔

ذیل کی آیت کے بارے میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ـــــ

والشمس وضحھا سے رسول اللہؐ والقمر اذا تلھا سے علیؑ والنہار اذا جلاھا سے حسنؑ اور حسینؑ واللیل اذا یغشھا سے بنوامیہ مراد ہیں۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
"خدا نے مجھے نبیؐ بنا کر بھیجا، میں بنو امیہ کے پاس گیا۔ ان سے کہا کہ اے
بنو امیہ میں تمہارے پاس رسول ہو کر آیا ہوں، انہوں نے کہا تو جھوٹا ہے،
تو رسول نہیں ہے۔ بنو ہاشم کے پاس گیا انہیں کہا میں تمہاری طرف خدا
کا رسول بنکر آیا ہوں۔ وہ ایمان لائے، ان میں سے علیؑ ایمان لائے
ابوطالب نے میری حمایت کی"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——
"خدا نے جبرائیل کو اپنا جھنڈا دیکر بھیجا، اس نے بنو ہاشم میں جا کر اپنا
جھنڈا گاڑھ دیا۔ ابلیس کو بھیجا اس نے بنو امیہ میں جھنڈا لگا دیا۔
بنو امیہ ہمارے ہمیشہ ہمارے دشمن رہیں گے۔ ان کے شیعہ ہمارے شیعوں
کے دشمن رہیں گے قیامت تک"

حارث الموو نے امام حسین علیہ السلام سے پوچھا، فرزند رسولؐ! قربان جاؤں
مجھے والشمس وضحھا کے بارے میں بتائیے! —— فرمایا افسوس ہے
اس سے مراد محمد رسول اللہ ہیں۔ عرض کیا والقمر اذا تلاھا سے فرمایا علی جو
محمدؐ کے تالی ہیں —— والنہار اذا جلاھا سے —— فرمایا قائم آل محمدؐ
مراد ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے"

صادق آل محمد علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ——
والشمس وضحھا رسول اللہ والقمر اذا تلہا علیؑ والنہار
اذا جلاھا سے ہم اہل بیت میں سے آئمہ مراد ہیں۔ آخری زمانہ میں زمین کے مالک
ہوں گے، زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے۔ ان کی مدد کرنے والا ایسا
ہے جیسے فرعون کے خلاف موسیٰ کی مدد کرنے والا۔ ان حضرات کے مخالف کی مدد

کرنے والا الیاس ہے، جیسے موسیٰ کے خلاف فرعون کی مدد کی "
ابوعبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ــــــــــ
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا
" وہ کامیاب ہو گیا، جس نے نفس کو پاک کر لیا " ــــــ اس سے مراد علیؑ ہیں، جنکا نبی کریمؐ نے تزکیہ کیا۔
سلیمان دیلمی نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا والشمس وضحھا کا کیا مطلب ہے؟ ــــــ فرمایا اس سے رسول اللہؐ مراد ہیں لوگوں کا دین ان کے لئے واضح کیا۔ والقمر اذا تلاھا؟ ــــــ فرمایا اس سے مراد علی علیہ السلام ہیں، جو رسول اللہؐ کے تالی ہیں، رسولؐ اللہ نے علم کو علیؑ میں بھر دیا۔ والنھار اذا جلاھا؟ ــــــ فرمایا اس سے فاطمہؑ کی اولاد سے امام مراد ہیں "

سورۃ واللیل

ــــــ علی بن حسین علیہما السلام سے روایت ہے کہ ــــ
رسول کریمؐ کے زمانہ میں ایک شخص تھا، جس کے گھر میں باغ تھا، اس کے ہمسائے کے بچے تھے۔ کھجور سے کچے پکے پھل گرتے یا پرندے کاٹ کر پھینکتے تو بچے اٹھا کر خوش ہو کر کھا لیتے۔ باغ کا مالک امیر تھا؛ بچوں کے حلق سے پھل نکال لیتا تھا۔ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی، رسولؐ اللہ بذات خود تن تنہا امیر آدمی کے پاس تشریف لائے۔ فرمایا ــــــ
" اس باغ کے بدلے جنت کا باغ لے لو "
امیر آدمی نے کہا کہ میں نقد دیکر ادھار لینے پر تیار نہیں ہوں، یہ سنکر رسولؐ اللہ رونے لگے، واپس مسجد میں تشریف لائے۔ امیرالمومنین سے ملاقات ہوئی، عرض کیا

یارسول اللہ کیوں روتے ہو، خدا آپ کی آنکھوں کو نہ رلائے۔ رسول اللہ نے اس ضعیف الایمان آدمی کی بات سے آگاہ کیا، حضرت علیؑ امیر آدمی کے پاس خود تشریف لائے اس کو گھر سے نکالا، فرمایا اپنا گھر مجھے بیچ دو، اس نے کہا کہ باغِ حسینی کے عوض دوں گا (سودا طے ہوگیا) امیرالمومنینؑ واپس تشریف لائے۔

جبرائیل محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اس سورہ کو پڑھو واللیل اذا یغشی الی اخرہ ——— رسول اللہ اٹھے، علیؑ کو دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا ———

"میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ تمہارے حق میں پورا سورہ نازل ہوا ہے۔"

موسیٰ بن عیسیٰ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ نماز پڑھنے کے بعد میں امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک شخص آیا اور عرض کیا۔ یا ابوالحسنؑ! ایک ضرورت لیکر آیا ہوں وہ پوری فرما دیجئے،

فرمایا بیان کیجئے۔

عرض کیا میں ایک شخص کے گھر میں رہتا ہوں۔ اس میں کھجور کا درخت ہے جب ہوا چلتی ہے تو کچی پکی کھجوریں گرتی ہیں، یا جب پرندے کھجور پر بیٹھتے ہیں تو تب کھجوریں گرتی ہیں۔ میں اور میرے بچے وہ کھجوریں کھاتے ہیں، اس شخص سے فرمائیے کہ اس بات کی ہمیں اجازت دیدے، میرے ساتھ چلیئے۔

میں حضرت کیساتھ چل پڑا، اس شخص کے پاس آئے، امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ نے اسے سلام کیا، اس نے مرحبا کہا اور خوش ہوا، فرمایا ——— میں ایک مطلب سے تمہارے پاس آیا ہوں، انشاءاللہ تعالیٰ تم اس کو پورا کروگے، عرض کیا فرمایئے فرمایا ——— یہ شخص تمہارے گھر میں رہتا ہے جو فلاں جگہ ہے، جس میں کھجور کا درخت

ہے۔ ہوا کی وجہ سے اس کے کچے پکے پھل گر پڑتے ہیں، یا پرندوں کے کاٹنے سے گرتے ہیں۔ یہ شخص بذاتِ خود پتھر مار کر بالکل نہیں گراتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس کو اس بات کی اجازت دیدو۔

اس نے انکار کیا دوسری مرتبہ فرمایا، پھر بھی انکار کیا، حضرت نے کافی کوشش کی مگر وہ شخص نہ مانا، آخر کار فرمایا کہ میں رسول اللہ سے ضمانت دلا دیتا ہوں کہ اس کے عوض تم کو جنت میں باغ دلا دیں گے۔ اس نے پھر بھی انکار کیا۔ رات چھا گئی، علی علیہ السلام نے فرمایا ——— اس گھر کو میرے فلاں باغ کے عوض میں فروخت کر دگے؟

کہا کیوں نہیں ——— فرمایا خدا اور موسیٰ بن عیسیٰ انصاری کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اس باغ کو اس گھر کے عوض فروخت کر دیا، اور تم نے مجھے اپنا گھر اور اس کی تمام چیزیں فروخت کر دیں ——— کہا ٹھیک ہے، میں بھی خدا اور عیسیٰ بن موسیٰ انصاری کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے تمام چیزوں سمیت اس گھر کو تمہارے ہاتھ اس باغ کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ حضرت نے اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ———

"اٹھو اور اس گھر کا قبضہ لے لو، خدا اس میں برکت دے۔ تمام چیزیں تمہارے لیے حلال ہیں۔"

اسی اثنا میں بلالؓ کی اذان کی آواز سنی، جلدی جلدی چل کر آئے اور رسول اللہ کیساتھ نماز مغرب اور عشاء پڑھی، پھر ہر ایک آدمی اپنے اپنے گھر چلا گیا۔ صبح کو رسولؐ اللہ کیساتھ نماز پڑھی، جبرائیلؑ وحی لیکر آئے، رسول اللہ نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ———

"تم میں سے رات یہ کام کس نے کیا ہے؟ جس کا قصہ خدا نے بیان کیا ہے۔ تم میں سے کوئی بتاتا ہے یا میں خود بتادوں؟"

علیؑ نے عرض کیا ——— یا رسول اللہ! آپ بیان فرمائیے۔

فرمایا ـــــ جبرائیلؑ نازل ہوئے اور مجھے خدا کا سلام پہنچایا اور کہا کہ علیؑ نے
گذشتہ رات ایک کام کیا ہے، میں نے اپنے حبیب جبرائیلؑ سے پوچھا
وہ کیا؟ کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں؟ کہا پڑھو بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم، واللیل اذا یغشی سے لیکر ولسوف یرضیٰ تک۔ اے علیؑ
کیا تم نے باغ کے عوض گھر خرید کر صدقہ نہیں کیا!؟ "
عرض کیا ـــــ یارسول اللہ ایسا ہی ہے ـــــ فرمایا یہ سورہ تیرے
بارے میں نازل ہوا ہے، آنحضرتؐ علیؑ کی طرف لپکے، دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ
دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا ـــــ
" انت اخی تم میرے بھائی ہو، وانا اخوک میں تمہارا
بھائی ہوں "
ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ـــــ
کذب بالحسنیٰ درست بات کو جھٹلایا، ولایت (علیؑ) کو جھٹلایا
فسنیرہ للعسریٰ بہت جلد اس کو سختی میں مبتلا کر دیں گے وما
یغنی عنہ مالہ اذا تردی جب وہ مرے گا تو اس کا مال اس کو
کوئی فائدہ نہ دے گا۔ ان علینا للھدی ہمارے ذمے ہدایت کر دینا
ہے۔ ان علیاً ھذا الھدیٰ علیؑ ہدایت ہیں۔ ان لنا للاخرۃ
والاولیٰ ہمارے لئے آخرت اور دنیا ہے، فانذرتکم
ناراً تلظّی میں نے تم کو بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے، جب
قائم آل محمدؑ غضب ناک ہو کر کھڑے ہوں گے، ہزار آدمیوں میں سے
نو سو ننانوے کو قتل کر دیں گے، لا یصلیھا الا الاشقی الذی
کذب اس میں کوئی نہیں جائیگا مگر وہ بدبخت جس نے ولایت کو جھٹلایا

وسیجنبها الا تقی عنقریب پرہیزگار بچا لیا جائیگا، مومن بچا لیا جائیگا، الذی یؤتی مالہ یتزکی جو اپنا اپنے پاک ہونے کی غرض سے دیتا ہے، وہ جو علم کو علم کے اہل کے سپرد کرے، وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ اس پر کسی کا احسان نہیں ہے جسکا بدلہ دیا جائے۔ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ بلکہ وہ اپنے رب کی رضا چاہتا ہے خدا کی قربت حاصل کرنے کے لئے، ولسوف یرضیٰ عنقریب وہ راضی ہو جائے گا، جب ثواب کو دیکھے گا۔"

ابوعبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی تفسیر میں فرمایا ــــــــ

فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی جس شخص نے دیا، پرہیزگاری برتی، ٹھیک باتوں کی تصدیق کی، ولایت کی تصدیق کی فسنیسرہ للیسریٰ بہت جلد اس کو آسانی کی توفیق دیں گے واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنیٰ بالولایۃ فسنیسرہ للعسریٰ۔

جس نے کنجوسی کی اور بے پرواہی برتی اور اچھی باتوں کو جھٹلایا علیؑ کی ولایت کو جھٹلایا اور بہت جلد اس کو سختی میں پھنسا دیں گے۔"

سورۃ الضحیٰ

ذیل کی آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں ــــــــ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

"اے محمدؐ! عنقریب تمہارا رب تم کو اس قدر دے گا کہ تو راضی ہو جائیگا

کہا ــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ رضا ہو گی کہ آپ کے اہل بیت کو خدا جنت میں داخل کرے۔"

ابن عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیر یوں کی ــــــ

وَجَدَکَ ضَآلاً نبوت نہیں تھی فَھَدٰی ہدایت دی، نبوت دی
وَجَدَکَ عَآئِلاً خدیجہؓ کے ذریعے مالدار بنایا۔
ابن عباس ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ــــــــ
وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ دُنیا سے آخرت تمہارے لئے بہتر ہے، آخرت کا بدلہ دُنیا سے اچھا ہے۔ آخرت کا ثواب دنیا کے عطیہ سے اچھا ہے خدا آخرت میں اتنا ثواب دے گا تو راضی ہو جائیگا
اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا کیا تم یتیم نہیں تھے ابوطالب کی گود میں فَاٰوٰی پناہ دی۔ ابوطالب نے آنحضرتؐ کی کفالت کی۔ وَجَدَکَ ضَآلاً
تم کو گمراہ قوم میں پایا فی قوم ضال یعنی بہ الکفار فَھَدٰی
ہدایت دی توحید کی۔ وجدک عائلاً فاغنٰی فقیر پایا غنی کر دیا
خدا نے جو رزق دیا، اس پر تجھے قانع کر دیا۔
ابن عباس نے کہا ــــــ ولسوف یعطیک ربک فترضٰی
عنقریب رب تمہیں اتنا دے گا۔ کہ تو راضی ہو جائے گا، خدا آنحضرتؐ کی اولاد کو جنّت میں داخل کرے گا۔"

امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ ــــــ زمین سات آدمیوں کی خاطر خلق کی گئی ہے، ان کی وجہ سے تمہیں روزی ملتی ہے، ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ اور ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔

سات آدمی یہ ہیں ۔ (۱) عبداللہ بن مسعودؓ (۲) ابوذرؓ
(۳) عمارؓ بن یاسر (۴) سلمان فارسیؓ (۵) مقداد بن اسودؓ
(۶) حذیفہؓ (۷) میں خود ہوں جو ان سب کا امام ہوں۔ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنے رب کی نعمت بیان کر ان حضرات نے فاطمہ زہراؑ سے نیکی کی۔

www.hubeali.com admin@hubeali.com

نشر بن شریح بصری سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قرآن مجید میں ایسی کون سی آیت ہے جس سے بخشش کی امید کی جا سکتی ہے فرمایا اس بارے میں تمہاری قوم کیا کہتی ہے؟ عرض کیا کہ —— وہ ذیل کی آیت کے بارے میں کہتے ہیں ——

یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا

"اے وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے، خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دے گا۔"

فرمایا —— ہم اہل بیت اس پر متفق نہیں ہیں، عرض کیا پھر آپ حضرات کونسی آیت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں فرمایا ——

ولسوف یعطیک ربک فترضی

"عنقریب تمہارا رب تمہیں اس قدر دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔"
شفاعت کا حق دے گا، خدا کی قسم شفاعت کا حق دے گا، خدا کی قسم شفاعت کا حق دے گا۔"

ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کے تحت فرمایا ——

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ عَلِیًّا بِالْوَلَایَۃِ

"جب فارغ ہو جاؤ تو علیؑ کی ولایت کا اعلان کرو۔"

سورہ الشرح

ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کے بارے میں فرمایا ——

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

کیا ہم نے تیرے سینہ کو کشادہ نہیں کیا۔

یعنی ہم نے تمہیں تمہارے وصی کے بارے میں آگاہ نہیں کیا۔
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ہمیشہ اپنے وصی کی فضیلت میں کوئی نہ کوئی حدیث بیان فرماتے رہتے۔ آخر کار یہ سورہ نازل ہوا جب رسول اللہ کو اپنی موت کی خبر سے آگاہ کیا گیا تو آنحضرتؐ نے کھلم کھلا اپنے وصی کی ولایت کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔
فَاِذَا فَرَغْتَ جب فارغ ہو جائے فانصب علیؑ کو امام نامزد کر و الی ربک فارغب
جب نبوت کی تبلیغ سے فارغ ہو جائے تو اپنے بعد علیؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کر اور علیؑ تمہارے وصی ہیں، اعلانیہ علیؑ کی فضیلت سے لوگوں کو آگاہ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خم غدیر کے مقام پر) فرمایا ــــــــ

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

تین مرتبہ فرمایا۔ حدیث ولایت سے پہلے علیؑ کے فضائل تعریض (چوٹ) کے طور پر بیان ہوتے تھے، مثلاً فتح خیبر کے موقع پر فرمایا ــــــــ

"میں کل اس شخص کو میدان جنگ میں روانہ کروں گا، جو خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے، خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں جو جنگ سے بھاگنے والا نہیں ہے"

یہ تعریفیں چوٹ ہیں، اس شخص پر جو جنگ سے بھاگ آیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ــــــــ

"علیؑ ایسے نہیں ہیں جو جنگ سے ناکام لوٹ آئیں۔ اس کے دوست اس کو بزدل کہیں اور وہ ان کو بزدل کہیں"

اس سے قبل رسول اللہ نے ارشاد فرمایا تھا ــــــــ

علی سید المسلمین علیؑ مسلمانوں کے سردار ہیں، علی بن ابی طالبؑ عمود الاسلام

ہیں، میرے بعد لوگوں کو حق پر چلائیں گے، حق ہمیشہ علیؑ کیساتھ ہوگا، وصیت کا حق یہ ہے کہ ائمہ اکبر اور میراثِ علم اس کے ساتھ ہوگا۔

اسماء بنتِ عمیس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا

اللهم انی اسئلك اخی موسیٰ أن تشرح لی صدری وان یسرلی امری وان تحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیراً من اهلی علیاً اخی اشدد به ازری واشرکه فی امری کی نسبحک کثیراً انک کنت بنا بصیراً۔

"اے معبود! میں اپنے بھائی، موسیٰ کی طرح آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اہل سے میرا وزیر علیؑ کو بنا، اس سے میری کمر مضبوط کر، اس کو میرا شریکِ کار بنا، تاکہ ہم تیری تسبیح اور تیرا ذکر زیادہ کریں، تو ہمارے حال سے آگاہ ہے۔"

سورۂ تین ــــ ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیت ــــ

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ

دین لانے کے بعد تیری تکذیب نہیں کریگا۔ ــــ سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا کہ والتین قسم ہے انجیر کی والزیتون اور قسم ہے زیتون کی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ــــ تین سے امام حسنؑ اور زیتون سے امام حسینؑ علیہ السلام مراد ہیں۔

عرض کیا وطورِ سینین قسم ہے طورِ سینین کی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا طورِ سینین نہیں بلکہ طورِ سینا ہے۔ اس سے مراد امیر المومنین ہیں۔ وَهذا البلد الامین

اور یہ امین شہر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا رسول اللہ مراد ہیں، پھر خاموش ہو گئے۔ عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے سے کیا مراد ہے؟ —— فرمایا امیرالمومنینؑ اور آپ کے شیعہ۔ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۔ ان کو بے حساب اجر ملے گا۔

محمد بن فضیل صیرفی کا بیان ہے کہ —— میں نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہم السلام سے پوچھا کہ والتین والزیتون سے کون مراد ہیں، فرمایا تین سے حسنؑ اور زیتون سے امام حسینؑ۔ عرض کیا طور سینین۔ فرمایا طور سینا ہے، اس سے مراد حضرت امیرالمومنینؑ ہیں۔ —— عرض کیا بلاد الامین؟ فرمایا رسول اللہ عرض کیا الا الذین امنوا وعملوا الصالحات سے —— فرمایا امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور آپ کے شیعہ مراد ہیں فلھم اجر غیر ممنون ان کو بے حساب ثواب ملے گا۔

موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام نے ذیل کی آیت کی یوں تفسیر فرمائی ——
والتین والزیتون سے بالترتیب حسنؑ اور حسینؑ اور وطور سینین سے علیؑ وھذا البلاد الامین سے محمدؐ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات سے امیرالمومنین علیؑ اور آپ کے شیعہ مراد ہیں۔"

سورۃ القدر

—— ابوعبداللہ علیہ السلام سورۃ قدر یوں تلاوت فرماتے تھے۔

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ اَیْ بِكُلِّ اَمْرٍ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ سَلَامٌ

فرشتے اور روح شب قدر کو خدا کے حکم سے ہر معاملہ لیکر اترتے ہیں یعنی

ہر معاملہ محمدؐ اور علیؑ کے پاس سلامتی سے لاتے ہیں۔"

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ الی اخرہ کی تفسیر میں فرمایا کہ —
"لیلہ (رات) سے مراد فاطمہؑ والقدر سے مراد اللہ تعالیٰ فَمَنْ عَرَفَ
فَاطِمَةَ حَقَّ مَعْرِفَتِهَا فَقَدْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ جو شخص
فاطمہؑ کی معرفت اچھی طرح حاصل کرے گا، وہ لیلۃ القدر کو پا لے گا۔
وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ
اَلْفِ شَهْرٍ۔ تم نہیں جانتے قدر کی رات کیا چیز ہے۔ قدر کی رات
ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ یعنی فاطمہؑ ہزار مومنوں سے بہتر ہیں، کیونکہ آپ ام المومنین
ہیں تنزل الملائکۃ والروح فیھا اس میں فرشتے اور روح
نازل ہوتے ہیں، فرشتوں سے مراد مومن فرشتے جو علم آل محمدؐ رکھتے ہیں۔
روح القدس سے مراد فاطمہؑ ہیں بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ
سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اپنے رب کی اجازت سے امر
سلام لے کر فجر کے نکلنے تک نازل ہوتے ہیں، قائم آل محمدؐ کے تشریف
لانے تک آتے رہیں گے۔"

سورۃ البیّنۃ —— امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ——
ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ
وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہ تمام مخلوق سے اچھے ہیں
خدا کی قسم علیؑ تمام مخلوق سے اچھے ہیں رسول اللہ کے بعد۔

معاذ سے روایت ہے کہ ——
ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ

کیا جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ تمام مخلوق سے اچھے ہیں:
خیرالبریۃ علیؑ ہیں اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔
جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، اسی دوران میں علی علیہ السلام تشریف لائے، آنحضرت نے آپ کو دیکھا، فرمایا تمہارے پاس میرے بھائی تشریف لائے ہیں، کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا ———
" اس گھر کے ربّ کی قسم یہ شخص اور اس کے شیعہ قیامت میں کامیاب ہوں گے۔"
ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ———
" خدا کی قسم! سب سے پہلے ایمان لانے والے، خدا کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہنے والے، عہد خدا پر سب سے زیادہ وفا کرنے والے، حکم خدا میں سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے، اچھی طرح برابر تقسیم کرنیوالے رعیت میں زیادہ انصاف کرنے والے، خدا کے نزدیک بڑی منزلت والے۔" جابر نے کہا کہ خدا نے یہ آیت نازل کی۔
" وہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ لوگ تمام کائنات سے افضل ہیں"
جابرؓ نے کہا علی علیہ السلام تشریف لائے آنحضرتؐ نے اصحاب سے کہا رسول اللہؐ کے بعد سب سے افضل شخص تمہارے پاس تشریف لائے ہیں۔"
عن ابی جعفر ان النبی قال یا علیؑ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ انت وشیعتک ترد علیّ انت وشیعتک راضون مرضیون۔
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ لوگ تمام لوگوں سے افضل ہیں اس

سے مراد تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ تم اور تمہارے شیعہ میرے پاس راضی مرضی ہو کر آئیں گے۔

عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال قال رسول اللہ (ص) یا علی الآیۃ التی انزلھا اللہ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ ھم انت و شیعتک یا علی۔

" امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا۔ خداوند عالم نے آیت نازل کی ہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ وہ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ اے علیؑ! وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں "

عن ابی جعفر (ع) قال قال رسول اللہ (ص) لعلی (ع) من الخیر مالم یقد لاحد قال النبی (ص) اولئک ھم خیر البریۃ ھم انت و شیعتک یا علی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے حق میں ایسی اچھی بات کہی ہے ایسی بات کسی کے حق میں نہیں کی، نبی علیہ السلام نے فرمایا اے علیؑ! خیر البریہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔

ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ــــــــ

" میں آسمان پر گیا، سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا، ہوا چل پڑی، میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ کہا سدرۃ المنتہیٰ تیرے ابن عم (علیؑ) کی زیارت کے لئے مشتاق ہے، جب کہ آپ کو دیکھا۔ میں نے رب کی طرف سے ایک ندا دینے والے کی آواز سنی، محمد خیر الانبیاء۔ محمدؐ بہترین نبی ہے۔ وامیر المومنین خیر الاولیاء

امیرالمومنین علیؑ بہترین ولی ہیں واھل ولایتہ خیرالبریۃ اس
کی ولایت کے قائل بہترین مخلوق ہیں جزاتھم عند ربھم جنات
تجری تحتھا الانہار خالدین فیھا ابداً - اللہ تعالیٰ آپ کو
بہشتوں میں داخل کرے گا. جن میں نہریں بہتی ہوں گی، اس میں ہمیشہ ہمیشہ
رہیں گے، رضی اللہ عن علی واھل بیتہٖ اللہ علیؑ اور آپ
کے اہل بیت سے راضی ہیں ھم المخصوصون برحمۃ اللہ وہ اللہ کی
رحمت سے مخصوص ہیں الملبسون نوراللہ خدا کے نور سے ملبوس
ہیں المقربون الی اللہ اللہ کے مقرب ہیں طوبیٰ لھم طوبیٰ
ان کے لئے ہے یغبطھم الخلائق یوم القیامۃ بمنزلتھم
عند ربھم۔ خدا کے نزدیک ان کا مرتبہ دیکھکر قیامت کے روز
مخلوق ان کی ریس کرنے لگے گی۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آیت کوثر کا نزول ہوا تو علی علیہ السلام
نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس نہر سے شرف عطا کیا
ہے تو ہمیں اس کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔

فرمایا ـــــــ یہ نہر عرش کے نیچے سے جاری ہوتی ہے، جسکا پانی
دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، مکھن سے زیادہ نرم
ہے، جس کے سنگریزے موتی، مرجان اور یاقوت کے ہیں مشک
اذفر اس میں جاری ہوتا ہے، اس کے خس وخاشاک زعفران کے ہیں
اس کے قوائم رب العالمین کا عرش ہے، اس کے پھل سبز زبرجد، سرخ
یاقوت اور سفید موتیوں کی بیلوں کی طرح ہیں، جسکا ظاہر اور باطن ایک
جیسا ہے ـــــــ یہ کہکر رسولؐ اللہ اور آپ کے اصحاب رو پڑے۔

علیؑ پر ہاتھ مار کر فرمایا ——

"یہ اکیلے میرے لئے نہیں ہے، وہ میرے اور تیرے لئے ہے اور تیرے ان محبوں کے لئے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔"

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپؐ کا وصال ہوا۔ فاطمہؑ سے کہا —— میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ علیؑ کو میرے پاس بلائیے۔ آپ نے حسنؑ سے فرمایا کہ اپنے باپ کو بلا لاؤ، کہ میرے نانا آپ کو یاد کرتے ہیں۔ امام حسنؑ علی علیہ السلام کو بلا لائے۔ آپ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فاطمہؑ بھی پاس ہی بیٹھی تھیں فرماتی تھیں ——

"اے بابا! ہائے تکلیف۔"

فرمایا —— "اے فاطمہؑ! آج کے بعد آپ کے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اپنے باپ کی موت پر گریبان نہ پھاڑنا، منہ پر طمانچے نہ مارنا اور واویلا نہ کرنا۔ بلکہ ایسا کرنا، جیسا ابراہیمؑ کی موت پر تیرے باپ نے کیا تھا۔ آنکھوں میں آنسو ہوں اور دل غمگین ہو۔ ہمیں ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے جس سے خدا ناراض ہو جائے، فرمایا اے ابراہیمؑ! مجھے آپ کی موت پر غم لاحق ہے اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو نبی ہوتے.....

اے علیؑ! میرے قریب ہو جائیے۔ آپ قریب ہو گئے، فرمایا اپنا کان میرے منہ میں داخل کیجئے، آپ نے ایسا ہی کیا فرمایا میرے بھائی خدا کا کلام نہیں سنا

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ

وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے، وہ بہترین مخلوق ہیں۔ عرض کیا، ہاں سنا ہے یا رسول اللہ۔ فرمایا اس سے مراد تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ کتاب خدا

ہیں یہ آیت نہیں پڑھی۔

ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی نارِ جہنم خالدین فیھا اولئک ھم شر البریۃ۔

" وہ لوگ جو اہل کتاب سے ہیں اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، وہ بدترین مخلوق ہیں"۔۔۔۔۔۔ عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ پڑھی ہے، فرمایا۔ وہ تمہارے دشمن اور ان کے ماننے والے ہیں، وہ قیامت کے روز پیاسے لائے جائیں گے بدبخت ہیں عذاب میں گرفتار ہوں گے، منافق ہیں، وہ مراتب تمہارے اور تمہارے شیعوں کے ہیں اور یہ ذلت تمہارے دشمنوں کی اور ان کو ماننے والوں کی ہے"۔

سورۃ الزلزلۃ ۔۔۔۔۔۔ عمر ذی مرہ نے کہا کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھا، زمین نے حرکت شروع کر دی، حضرت زمین پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے، "تجھے کیا ہو گیا ہے؟ زمین نے کوئی جواب نہ دیا ۔۔۔۔۔۔ پھر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے؟ زمین نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا ۔۔۔۔۔۔

" میں وہ شخص ہوں جس کو زمین اپنے حالات سے آگاہ کرے گی۔ یا ہم میں سے ایک شخص کو آگاہ کرے گی"۔

سورۃ العادیات ۔۔۔۔۔۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ ذات سلاسل کے روز ابوبکر کو بلایا انہیں جھنڈا دیا اس نے واپس کر دیا، پھر عمر کو دیا، اس نے واپس کر دیا، پھر خالد بن ولید کو دیا وہ بھی واپس آگیا۔ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو بلایا آپ کو جھنڈا عطا کیا، اور سب حضرات کو حضرت امیر کی ماتحتی میں دے کر جنگ کے لئے روانہ کیا، حضرت منزل مقصود تک پہنچ

گئے۔ دشمن اور ان کے درمیان پہاڑ حائل تھا۔ حضرت نے حکم دیا کہ پہاڑ کے نشیبی حصہ میں چلے جاؤ، اور گھوڑوں پر سوار رہو، خالد بن ولید نے ابوبکر اور عمر سے کہا کہ اس نوجوان نے ہمیں ایسی وادی میں لا کھڑا کیا ہے جس میں بہت سے سانپ اور بچھو اور چیر نے پھاڑنے والے درندے موجود ہیں۔ ہمارا انتہائی برا حشر ہوگا، یا تو ہمیں اور ہمارے جانوروں کو درندے کھا جائیں گے یا سانپ ہمیں اور ہمارے جانوروں کو ڈسیں گے اور جب دشمن کو ہمارے نزدیک آنے کا علم ہوگا، تو ہمیں قتل کر دے گا......

حضرت علیؑ نے فرمایا ــــــ کیا تمہیں رسول اللہ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا جہاں میں نے کہا ہے وہاں اتر جاؤ،

خالد بن ولید کے بھڑکانے پر پھر آپ کے پاس آئے آپ نے وہی جواب دیا تیسری مرتبہ آئے تو آپ نے پہلا جواب دیا۔ فرمایا ــــــ

"اتر جاؤ، خدا تمہیں برکت دے گا۔ خوف کی کوئی بات نہیں ہے۔"

مقررہ جگہ پر اتر تو گئے مگر ڈرے ہوئے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام تمام رات نماز پڑھتے رہے، سحر کے وقت فرمایا سواریوں پر سوار ہو جاؤ، خدا تمہیں برکت دے گا۔ سوار ہو گئے، پہاڑ پر چڑھ گئے اور دشمن پر حملہ کرنے کے لئے نیچے اترنے لگے، اور سامنے ان کو دیکھا ــــــ حضرت نے حکم دیا کہ گھوڑوں کے چھلکے اتار دو تاکہ دشمن کی گھوڑیوں کی ہوا سونگھیں، گھوڑے ہنہنانے لگے۔ جب دشمن کے گھوڑوں نے ان کی آواز کو سنا تو بھاگ کھڑے ہوئے، آپ نے ان کو قتل کیا اور ان کی اولاد کو قیدی کیا،

جبرائیل محمدؐ پر نازل ہوئے اور کہا ــــــ

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا

قسم ہے سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی جو فراٹے بھرتے جاتے ہیں۔

فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا

جو پتھر پر ٹاپ مار کر آگ نکالتے جاتے ہیں۔

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا فَوَسَطْنَ بِہٖ جَمْعًا

پھر صبح کے وقت چھاپہ مارتے ہیں تو اس سے گرد و غبار بلند کر دیتے ہیں۔

ابن عباس نے کہا کہ پھر آنحضرتؐ کے پاس فتح کی خوشخبری آگئی۔"

ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ ــــــــ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب صفہ کے درمیان قرعہ اندازی کی ان میں سے اسی آدمی منتخب کئے اس کے علاوہ اور آدمی بھی منتخب کر کے بنوسلیم کی طرف بھیجے، انہوں نے پے در پے شکست دی۔

آنحضرتؐ نے بلالؓ کو بلایا اور حکم دیا کہ میری بحرانی چادر اور قبائے خطیہ لیکر آؤ۔ اس نے دونوں چیزیں پیش کر دیں۔ حضرت علی علیہ السلام کو طلب کیا اور لشکر دے کر بنوسلیم کی طرف بھیجا اور فرمایا ــــــــ

" میں اس شخص کو بھیج رہا ہوں۔ جو بار بار حملہ کرنے والا ہے اور بھاگنے والا نہیں ہے۔"

علیؑ لشکر لیکر روانہ ہو گئے، رسول اللہ کچھ فاصلے تک ساتھ گئے، راوی نے کہا کہ میں رسول اللہ کو مسجد احزاب کے پاس دیکھ رہا ہوں، اور علیؑ اشقر گھوڑے پر سوار ہیں اور آنحضرتؐ آپ سے وصیت کر رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے آپ کو رخصت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آگئے، علیؑ لشکر کیساتھ عراق کی طرف روانہ ہوئے مگر سپاہیوں کا خیال تھا کہ حضرت کہیں اور جا رہے ہیں۔ وادی میں پہنچ گئے حضرت رات کو چلتے اور دن کو چھپ جاتے، آخر کار دشمن کے قریب پہنچ گئے، حضرت نے اپنی فوج کو پہاڑ کے نشیبی علاقہ میں اترنے کو کہا اس بات پر بعض نے چہ میگوئیاں کیں، صبح کو حضرت نے دشمن پر حملہ کر دیا، خدا نے آپ کو فتح دی۔ اللہ تعالیٰ نے نبیؐ پر یہ آیت نازل کی۔ ــــــــ

والعادیات ضبحًا الی اخرہ

رسول اللہ فجر کی نماز کے لئے تشریف لائے فرمایا ـــــــــ

"خدا کی قسم سرپٹ دوڑ ہے"

"خدا کی قسم لشکر میں مڈبھیڑ ہو گئی ہے"

رسول اللہ نے مسلمانوں کو نماز پڑھائی اور یہ آیت پڑھی والعادیات ضبحًا الی اخرہ

دشمن کے ایک سو بیس آدمی مارے گئے اور اتنے ہی قیدی بنائے گئے ان کا رئیس

حارث بن بشیر تھا۔

سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ـــــــــ

ہم لوگ حضرت علیؑ کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں

حاضر تھے اتنے میں ایک اعرابی بدوی مہاجر اور انصار کی صفوں سے گزرتا ہوا رسولؐ

کی خدمت میں آیا اور عرض کیا ـــــــــ

اعرابی ـــــــــ السلام علیک میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ

آنحضرتؐ ـــــــــ وعلیک السلام اے اعرابی تم کون ہو؟

اعرابی ـــــــــ یا رسول اللہ بنو لحیم سے ہوں۔

آنحضرتؐ ـــــــــ کیا خبر ہے؟

اعرابی ـــــــــ یا رسول اللہ! میں نے بنو خثعم کو اس حال میں چھوڑ آیا ہوں کہ وہ

آپ کے خلاف تیاریوں میں مصروف ہیں، جھنڈے لہرا رہے ہیں اور آدمی جمع کر رہے

ہیں۔ حارث بن کبیدہ خثعمی ان کا سپہ سالار ہے، پانچ سو خثعمی سپاہی ان

کے ساتھ ہیں انہوں نے آپس میں قسم کھا رکھی ہے کہ وہ مدینہ پر حملہ کریں گے وہ

آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کریں گے۔

یہ سن کر رسول اللہ اور تمام اصحاب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور رونے لگے۔

آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اعرابی کی بات سُنی ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ سنی ہے۔ فرمایا تم میں سے کون اس قوم کا مقابلہ کرے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ تمہارے گھر برباد کریں اور تمہاری بے عزتی کریں، ممکن ہے خدا ایسے شخص کے ہاتھ پر فتح دے، میں ایسے شخص کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

خدا کی قسم ہم میں سے کسی نے نہیں کہا کہ یارسول اللہ میں جانے کے لئے تیار ہوں، رسول اللہؐ کھڑے ہو گئے فرمایا، اعرابی کی بات سُنی ہے؟ کہا یارسول اللہؐ سُنی ہے۔ فرمایا تم میں سے کون ان سے مقابلہ کرے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ ہمارے گھر اور عزت تباہ کر دیں، ممکن ہے کہ ایسے شخص کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا کرے۔ میں خدا کی طرف ضمانت دلاتا ہوں کہ میں اس کو جنت میں محل دلاؤں گا۔ ——— رسول اللہؐ ابھی کھڑے تھے کہ اسی دوران میں امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے، رسول اللہؐ کی طرف نگاہ کی دیکھا آنسوؤں کی نہ ٹوٹنے والی لڑی جاری ہے، علیؑ سے نہ رہا گیا اپنے آپ کو اونٹ سے گرا دیا، دوڑ کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنی چادر سے رسول اللہؐ کے مُنہ سے آنسو پونچھتے تھے۔ عرض کرتے جاتے خدا کے حبیب آپ کو کس نے رلایا، خدا نے آپ کو نہ رلائے کیا امت کے بارے میں آسمان سے کوئی چیز نازل ہوئی ہے، فرمایا یا علیؑ! امت کے حق میں خیر کی خبر آئی ہے، مگر اس اعرابی نے مجھ کو آگاہ کیا ہے کہ خشعم کی قوم نے لشکر جمع کر رکھا ہے اور جھنڈے لہرا رہے ہیں اور میری بات کو جھٹلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ میرے رب کو نہیں جانتے، حارث بن مکیدہ خشعمی پانچ سو خشعمی لشکر لیکر میری طرف بڑھ رہا ہے۔ لات ومنات کی قسمیں کھائی ہیں کہ وہ مدینہ میں داخل ہو کر دم لیں گے، مجھے اور میرے ساتھیوں کو قتل کریں گے، میں نے اپنے اصحاب سے کہا ہے کہ تم پہلے جا کر ان سے لڑو، کہیں یہ آکر تمہارے گھر اور عزت کو برباد نہ کر دیں، میں ضمانت دیتا ہوں کہ قیامت کے روز بارہ محل جنت کے خدا سے دلا دوں گا، علی علیہ السلام نے کہا، ———

"یارسول اللہؐ ان بارہ محلات کا حدود اربعہ تو بتلایئے؟"

رسول اللہؐ نے فرمایا، ان محلات کی اینٹیں، چاندی اور سونے کی ہیں۔ جسکا گارا مشک اذفر اور عنبر ہے، اس سنگریزے موتی اور یاقوت ہیں۔ اس کی زمین زعفران کی ہے جس کے ٹیلے کافور کے ہیں، ہر محل کے صحن میں چار نہریں ہیں، شہد، شراب، دودھ اور ایک پانی کی نہر ہے، جس کے چاروں طرف درخت ہیں، تمام انہار کے کناروں پر مرجان کے درخت ہیں، خدا نے ان کے اندر بغیر جوڑ کے ایک سفید موتی خلق کیا ہے، جس کو کہا ہو جا، پس وہ ہوگیا، جسکا اندر باہر سے اور باہر اندر سے صاف دکھائی دیتا ہے، ہر خیمہ میں ایک تخت موجود ہے جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے، جس کے پائے سبز زبرجد کے ہیں، ہر تخت پر بڑی آنکھوں والی حوریں بیٹھی ہوئی ہیں، ہر حور ستر جوڑے سبز اور ستر جوڑے زرد پہنے ہوئے ہیں، ان کی پنڈلی کے اندر کا گودا ہڈی اور چمڑے سے باہر دکھائی دیتا ہے۔ ان کے جوڑے اور زیورات اس طرح چمکتے ہیں جس طرح صاف سرخی سفید شیشے کے اندر چمک رہی ہو جو موتیوں سے مرصع ہو، ہر حور کا ستر لوبان دان ہوگا، ہر لوبان دان ایک غلام کے ہاتھ میں ہوگا۔ ہر غلام کے ہاتھ میں جلانے کا آلہ ہوگا، جس سے لوبان دان کو جلایا جائیگا، جلانے والے آلہ سے دھواں نکلے گا، جس سے خوشبو پھیل جائے گی، آگ سے نہیں بلکہ قدرتِ خدا سے پھیلے گی، علی علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہؐ ان لوگوں کی میں خبر دوں گا۔

حضورؐ نے فرمایا ——— "اے علیؑ یہ سعادت آپ کو نصیب ہوگی،

فوج لیکر تشریف لے جایئے"

آنحضرتؐ پانچ سو مہاجر اور انصار کی فوج تیار کی، ابن عباس نے عرض کیا، یارسول اللہؐ اپنے ابن عم کو صرف پانچ صد سوار دیکر روانہ کر رہے ہیں، پانچ صد عرب کی طرف جن میں حارث ابن مکیدہ بھی ہے جو اکیلا پانچصد آدمیوں کے برابر شمار ہوتا ہے فرمایا اے فرزندِ عباس قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا، اگر وہ لوگ ریگ

کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور علیؑ صرف اکیلے ہوں تو خدا علیؑ کو فتح دے گا۔ علیؑ ان کو قیدی کرکے میرے پاس لائے گا۔ نبیؐ نے ان کو لشکر تیار کرکے دیا اور فرمایا ــــــــ

"میرے حبیب! جاؤ، خدا اُوپر نیچے دائیں اور بائیں تمہاری حفاظت کرے۔ خدا آپ کا نگران ہو"

علیؑ لشکر سمیت مدینہ سے تین میل دُور جاکر وادی میں جسکا نام ذی خشب تھا اُتر گئے وادی میں رات کو وارد ہوئے راستہ بھول گئے۔ آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرکے فرمایا

" اے ہر گمراہ کو ہدایت دینے والے، اے ہر غرق ہونے والے کو نجات دینے والے، اے ہر مغموم کا غم دُور کرنے والے، ظالم کو ہم پر قدرت نہ دے، ہمارے دشمن کو ہم پر فتح نہ دے۔ ہمیں درست راستے کی ہدایت دے۔"

اچانک گھوڑوں کے قدموں سے آگ کی چنگاریاں نکلنا شروع ہوئیں۔ درست راستہ پالیا۔ اس پر چل پڑے خدا نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل کی۔ ــــــــ

والعادیات ضبحا

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو سرپٹ دوڑے

فالموریات قدحا

جن کے قدموں کے ٹاپوں سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔

والمغیرات صبحا

جو صبح کو غارت کر ڈالتے ہیں۔

طلوعِ فجر کے وقت علیؑ نے ان پر حملہ کر دیا، مسلمانوں نے اذان دی، مشرکین نے سمجھا، پہاڑوں پر شاید چرواہے خدا کو یاد کر رہے ہیں، جب محمد الرسول اللہ کی آواز سنی تو کہنے لگے، جادوگر اور جھوٹے آدمی کے ماننے والے معلوم ہوتے ہیں۔ علیؑ نے سوچ

نکلنے کے بعد حملہ کیا اور دن کے فرشتے نازل ہو چکے تھے، جب اچھی طرح دن نکل آیا تو علیؑ نے جھنڈے والے سے کہا، جھنڈا بلند کرو، اس نے جھنڈا بلند کیا، جھنڈا دیکھکر مشرک پہچان گئے، مشرک ایک دوسرے کو کہنے لگے، تمہارا دشمن محمدؐ اور اس کے اصحاب آ گئے ہیں، جس کو تم تلاش کرتے تھے۔

مشرکین میں سے ایک نوجوان جو بہادر و رعب داب والا اور پکا کافر تھا، نکلا اور بلند آواز سے کہا ——— تم میں جادوگر اور کذاب محمدؐ کون ہے؟ اگر میرا مقابلہ کرے۔

علی علیہ السلام مقابلہ کے لئے تشریف لائے، وہ کہنے لگا۔ تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے تو جادوگر جھوٹا محمدؐ ہے، حق لے کر حق کے پاس آیا ہے۔ تو کون ہے؟

آپ نے فرمایا ——— "میں علی بن ابی طالبؑ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی، ابن عم اور داماد ہوں" ——— محمدؐ سے تم کو بھی رتبہ بڑا ہے، فرمایا، ہاں ——— کہا پھر تم اور محمدؐ ایک ہی مسلک کے پیرو ہو تمہارے ساتھ لڑنا محمدؐ کیساتھ لڑنے کے برابر ہے۔

دونوں میں مقابلہ ہوا۔ علیؑ کے ایک وار میں فی النار والسقر ہوا۔ علیؑ نے آواز دی کوئی ہے مقابلہ کے لئے، حارث بن بکیدہ مقابلہ میں آیا جو تنہا، پانچصد آدمیوں کے برابر طاقت میں شمار ہوتا تھا، یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں خداوند عالم نے یہ آیت نازل کی ہے۔

ان الانسان لربہ لکنود

انسان اپنے رب کے بارے میں بڑا کافر ناشکرا ہے

وانہ علی ذلک لشہید

وہ اس بات پر گواہ ہے، اپنے کفر پر گواہ ہے

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ

علیؑ محمدؐ کی اتباع میں سخت ہیں۔

حارث نے رجز پڑھا۔ لڑائی شروع ہو گئی۔ علیؑ کے ایک وار نے اس کو جہنم واصل کیا، علیؑ نے مقابلہ کے لئے للکارا، اس کا ابن عم عمرو بن الفتاک رجز پڑھتا ہوا۔ مقابلہ میں آیا۔ علیؑ نے رجز کا جواب دیا۔

جنگ شروع ہو گئی، علی علیہ السلام نے ایک وار میں اُسے جہنم واصل کیا۔ پھر علیؑ نے مقابلہ کے لئے بلایا مگر کوئی مقابلہ میں نہ آیا۔ آپ نے شدت کا حملہ کیا اور ان کے وسط میں پہنچ گئے۔ اس آیت کا یہی مطلب ہے ———

فوسطن بہ جمعًا

مقابلہ کرنے والوں کو حضرتؑ نے فی النار کیا اور بقایا کو قید کیا۔ مال اور قیدیوں کو ساتھ لیکر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ کو فتح کی اطلاع مل گئی تھی۔ خود اپنے اصحاب کیساتھ مدینہ سے تین میل دور علیؑ کے استقبال کے لئے تشریف لائے۔ آنحضرتؐ نے اپنی چادر سے علیؑ کے چہرہ سے غبار صاف کیا، دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، رونے لگے اور فرمایا ———

خدا کا شکر ہے اے علیؑ! جس نے تیرے ذریعے میری کمر مضبوط کی اور میری پشت مضبوط کی اے علیؑ، میں نے تیرے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اس طرح سوال کیا جس طرح میرے بھائی موسیٰ بن عمران نے سوال کیا تھا۔ کہ ہارون کو اپنے کام میں شریک کر، میں نے خدا سے سوال کیا کہ وہ آپ کے ذریعے میرے بازو مضبوط کرے، پھر اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا اے میرے اصحاب کا گروہ، میں علیؑ سے محبت کرتا ہوں، مجھے اس بارے میں ملامت نہ کیا کرو۔ میں خدا کے حکم سے علیؑ سے محبت کرتا ہوں مجھے

خدا نے حکم دیا ہے کہ میں علیؑ سے محبت کروں اور اسے اپنے قریب کروں۔
اے علیؑ! جس نے تجھے دوست رکھا، اس نے مجھے دوست رکھا، جس نے
مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا، جس نے خدا کو دوست
رکھا خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ خدا پر واجب ہے کہ اپنے دوستوں
کو جنت میں ساکن کرے، اے علیؑ! جس نے تم سے بغض رکھا اس نے
مجھ سے بغض رکھا، جس نے مجھ سے بغض رکھا، اس نے خدا سے بغض رکھا
جس نے خدا سے بغض رکھا، خدا نے اس سے بغض رکھا اور اس پر لعنت کی
خدا پر واجب ہے کہ قیامت کے روز اس شخص کو بغض رکھنے والے لوگوں
کیساتھ ٹھہرائے، اس کا مال، انصاف کوئی چیز اس سے مقبول نہ کرے۔
صادق آلِ محمد علیہم السلام سے روایت ہے کہ آیت والعادیات ضبحاً وادی
یابس کے رہنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا فرزند رسولؐ
ان کا واقعہ اور قصہ کیا ہے؟
فرمایا ——— انہوں اس بات پر عہد کر لیا تھا کہ آپس میں اس قدر متحد رہیں
گے کہ ان میں سے ایک آدمی بھی اختلاف نہیں کرے گا اور نہ جنگ سے بھاگے گا
مرتے مرجائیں گے مگر ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ جب تک حضرت محمد صلعم
اور علی علیہ السلام کو قتل نہ کریں، یہ معاہدہ کرنے والوں کی تعداد بارہ ہزار شہسواروں پر
مشتمل تھی، جبرائیلؑ نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات سے آگاہ کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے، خطبہ دیا اور حمد وثنا کے
بعد فرمایا ———
"اے گروہ مہاجرین وانصار! مجھے جبرائیلؑ نے آگاہ کیا ہے کہ وادی یابس
کے بارہ ہزار شہسواروں نے آپس میں عہد وپیمان کیا ہے کہ ان میں سے

ایک فرد بھی بے وفائی نہیں کرے گا اور نہ ہی جنگ سے بھاگے گا۔ جب تک مجھے اور علیؑ کو قتل نہ کریں۔ میں چار ہزار کی فوج دیکر ابوبکر کو ان کی سرکوبی کے لئے بھیج رہا ہوں، تم جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ، سوموار کے روز خدا کا نام لیکر اس کی برکت کے سہارے دشمن کی طرف کوچ کر جاؤ، ابوبکر کو تمام نشیب و فراز سمجھائے، فرمایا ——— ان کے سامنے اسلام پیش کرنا، اگر قبول کریں تو بہتر ورنہ ان سے جنگ کرنا، لڑنے والوں کو قتل اور بقایا افراد اور بال بچوں کو قید کر لینا۔ ان کا مال لینا حلال اور ان کے گھروں کو برباد کرنا درست ہے۔"

ابوبکر کیساتھ مہاجر اور انصار اچھی حالت اور اچھی صورت میں روانہ ہوئے، آرام سے چلے آخر کار وادی یابس میں پہنچ گئے، ان لوگوں کو ان کے آنے کا علم ہو گیا۔ دو صد آدمی یابس وادی سے نکل آئے، انہوں نے پوچھا، کہاں سے آئے ہو، کیوں آئے ہو؟ اپنے سردار کو بھیجو ہم اُن سے بات کرتے ہیں، ابوبکر کچھ مسلمانوں کیساتھ ان کے پاس گئے ابوبکر نے کہا میں رسول کا صحابی ہوں، انہوں نے کہا، یہاں کیوں آئے ہو؟ ابوبکر نے کہا ———

"مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے اسلام پیش کروں اگر تم اسلام قبول کر لو تو بہتر ہے تمہارے ساتھ وہی سلوک ہوگا، جو دوسرے مسلمانوں کیساتھ ہوتا ہے۔ تمہارے مال و متاع سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے ورنہ تمہارا اور ہمارا فیصلہ جنگ سے ہوگا۔"

انہوں نے ابوبکر سے کہا ——— لات اور عزیٰ کی قسم اگر تمہارے اور ہمارے درمیان رشتہ داری اور قرابت قریب نہ ہوتی تو تمہارا وہ حشر کرتے کہ دنیا یاد رکھتی، اسی میں بھلائی تصور کرو کہ اپنے اصحاب کو ساتھ لیکر واپس چلے جاؤ، اسی میں تمہاری خیر خوبی ہے، ہم صرف تمہارے صاحب (محمدؐ) اور اس کے بھائی علیؑ کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔"

ابوبکر نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یہ لوگ تعداد میں ہم سے کئی گنا زیادہ ہیں اور ہم وطن سے بھی دور ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ ہم واپس وطن چلے چلیں اور تمام حالات سے رسول اللہ کو آگاہ کریں۔ ——— سب نے ملکر کہا اے ابوبکر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کر رہے ہو۔ خدا سے ڈرو، ان لوگوں سے جنگ کرو، رسول اللہ کے فرمان کی عدولی نہ کرو۔ ابوبکر نے کہا میں جو کچھ جانتا ہوں، تم اس کو نہیں جانتے موقع پر موجود آدمی جس بات کا مشاہدہ کرتا ہے اُسے غائب آدمی نہیں دیکھ سکتا ابوبکر تمام لوگوں کیساتھ واپس آگیا۔ آنحضرتؐ کو جبرائیلؑ نے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔ رسول اللہ نے ابوبکر سے فرمایا ———

"تم نے مخالفت کی، میرے حکم کی تعمیل نہیں کی، تم میرے نافرمان ہو"

رسول اللہ کھڑے ہوئے اور حمد وثنا کے بعد فرمایا ———

"اے گروہِ مسلمین! میں نے ابوبکر کو وادی یابس کی طرف روانہ کیا تھا اور اس کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگ اسلام قبول کرلیں تو بہتر، ورنہ ان سے جنگ کرنا، مگر ابوبکر نے ایسا نہیں کیا، ان کے دو صد سلاح پوش آدمیوں کو دیکھکر ڈر گئے اور میرے قول پر عمل نہیں کیا، میرا حکم بجا نہیں لایا۔ اب جبرائیل نے مجھے کہا ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ ابوبکر کی بجائے عمر کو چار ہزار آدمی دیکر بھیجو۔ عمر چار ہزار انصار و مہاجر لیکر گئے، وہی جن کو ابوبکر لے کر گئے تھے، آخرکار عمر ان کے قریب پہنچ گئے، فریقین نے ایک دوسرے کو ملاحظہ کیا۔ وادی کے دو صد آدمی عمر کے پاس آئے اور وہی بات کی جو ابوبکر سے کی تھی۔ جب ان لوگوں کی طاقت اور اتفاق کو دیکھا حضرت عمر کے ہوش اڑ گئے۔ قریب تھا کہ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے۔ مع چار ہزار آدمیوں کے واپس تشریف لائے جبرائیل نے رسول اللہؐ کو آگاہ کیا اور عمر کی تمام کاروائی سے آگاہ کیا۔ رسول اللہ منبر پر

تشریف لے گئے خدا کی حمد و ثنا کے بعد اصحاب کو عمرؔ اور آپ کے اصحاب کی تمام کاروائی سے باخبر کیا۔ عمر کھڑے ہو کر اپنے صاحب (ابو بکر) کو حالات بتانے لگے، رسول اللہ نے عمر سے فرمایا

"تم نے عرش کے تلے میری اور خدا کی نافرمانی کی ہے، تم اپنی رائے کو وزن دینے لگے ہو، خدا تمہاری رائے کو تباہ کرے۔ مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں علیؑ کو ان لوگوں کے پاس بھیجوں، آپ نے حضرت کو وہی وصیت کی جو ابو بکر، عمر اور ان کے ساتھیوں کو کی تھی، رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا خدا عنقریب تمہیں اور تمہارے اصحاب کو فتح دے گا۔"

حضرت علیؑ مہاجرین و انصار کی جماعت لیکر روانہ ہو گئے۔ آپ کا چلنا، ان دونوں حضرات کے چلنے سے مختلف تھا۔ آپ نے چلنے میں ذرا سختی برتی۔ لوگوں کو ڈر لاحق ہوا کہ تکان سے تھک کر رنزرہ جائیں اور ان کے گھوڑے چلنے سے معذور نہ ہو جائیں، فرمایا

"ہرگز نہ ڈرو، مجھے رسول اللہ نے جو حکم دیا ہے میں اس کو بجا لاؤں گا۔ مجھے آپ نے بتایا تھا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں فتح کی دولت سے مالا مال کرے گا۔ تمہیں بشارت ہو کہ تم خیر اور بھلائی لیکر واپس لوٹو گے۔"

یہ سن کر مہاجرین اور انصار کی روح اور دل خوش اور مفرح ہو گئے، تمام شکوک اور شبہات دل سے نکل گئے، تمام لوگ چلتے رہے، لیکن تھکن سے برا حال تھا آخر کار رات کو ان کے قریب پہنچ گئے، فریقین ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے، حضرت نے اپنے اصحاب کو اترنے کا حکم دیا، وادی یابس کے ساکنین کو علی ابن ابی طالبؑ کی آمد کا علم ہو گیا، دو صد سلاح پوش آدمی حضرت کی خدمت میں آئے، حضرت نے جب ان کو دیکھا تو اپنے اصحاب میں سے چند آدمی ان کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو، کہاں کا ارادہ ہے، فرمایا ——————

"امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ۔ ابن عم رسولؐ۔ اور آپ کا بھائی ہوں۔

قاصد بن کر آیا ہوں۔ تم کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کلمۂ شہادت پڑھنے کی دعوت دینے آیا ہوں۔ اگر اس بات کو قبول کر لو تو
دکھ اور سکھ میں تم مسلمانوں کے زمرہ میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے کہا
ہمیں زیر کرنا چاہتے ہو، ہمیں دھونس دیتے ہو، ہم نے تمہاری بات
کو سن لیا، ہم تمہاری کوئی بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں، تم خود اور تمہارے ساتھی ہلاک
ہوں، ہتھیار کس لے اور جنگ کے لئے تیار ہو جا، ہم تمہارے اصحاب اور تم سے جنگ
کرنا چاہتے ہیں، ہماری اور تمہاری قسمت کا فیصلہ کل میدانِ جنگ میں ہوگا۔ حضرت علیؑ
نے ان سے فرمایا ــــــــ

"تمہارے لئے ہلاکت ہو، اپنی کثرت اور اتحاد کی بدولت مجھے دھمکی
دیتے ہو۔ میں تمہارے خلاف خدا، فرشتوں اور مسلمانوں کی امداد طلب
کرتا ہوں، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
یہ سن کر وہ لوگ اپنے مراکز میں اور حضرت علیؑ اپنے مرکز اور اپنے اصحاب کے
پاس تشریف لائے، جب رات ہوئی تو حضرت نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اپنے گھوڑوں
سے مٹی جھاڑ لو اور گھاس کھلا کر ان کو باندھ لو اور زینیں کس لو، صبح نمودار ہوئی، لوگوں کو
باجماعت نمازِ صبح صادق کی سیاہی میں پڑھائی، اپنے اصحاب کیساتھ دشمن پر حملہ کر دیا
گھوڑوں نے ان کو کچل کے رکھ دیا۔ حضرت کا آخری صحابی ابھی نہیں پہنچا تھا کہ آپ نے
لڑنے والوں کو قتل کر دیا، ان کے بال بچوں کو قید کر لیا، ان کا مال و اسباب لوٹ لیا
اور ان کے گھروں کو تباہ کر دیا، قیدی اور مال لیکر روانہ ہوئے۔
جبرائیلؑ نے حاضر ہو کر امیر المومنینؑ اور آپ کے اصحاب کی فتح مندی سے رسول اللہ
کو مطلع کیا، آنحضرتؐ منبر پر تشریف لے گئے، خدا کی حمد و ثنا کے بعد مسلمانوں کی فتح سے
لوگوں کو آگاہ کیا، فرمایا کہ مسلمان فوج کا صرف ایک سپاہی کام آیا ہے، رسول اللہ

اور مدینہ کے تمام مسلمانوں نے مدینہ سے تین میل دُور جاکر حضرت علیؑ کا استقبال کیا. علیؑ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آتے ہوئے دیکھا تو گھوڑے سے اُتر پڑے رسول اللہؐ بھی اُتر پڑے، علیؑ کو گلے لگا لیا، آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان رسول اللہ نے بوسہ دیا. جہاں رسول اللہؐ اُترے وہاں مسلمان بھی علیؑ کے استقبال کے لئے اُتر آئے. حضرت علیؑ قیدی اور مالِ غنیمت لیکر واپس تشریف لائے. جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وادی یابس کے لوگوں سے عطا کیا تھا۔

صادق آلِ محمدؑ فرماتے ہیں کہ اس قدر مالِ غنیمت خیبر کی جنگ کے سوا اور کہیں نہیں ملا تھا. خدا نے اس دن یہ آیت نازل فرمائی۔

والعادیات ضبحاً فالموریات

عادیات، گھوڑے جو آدمیوں کو لے کر سرپٹ دوڑے، فالموریات قدحاً جن کے قدموں کی ٹاپوں سے پتھر سے آگ نکلتی تھی۔ فالمغیرات صبحاً، ان پر صبح کو حملہ ہوا. فاثرن به نقعاً وادی میں غبار اڑاتے تھے. فوسطن به جمعاً پھر دشمنوں کے دل میں گھس جاتے یعنی یہاں لانسان له به لکنود انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

وانه علیٰ ذلک لشهید

وہ خود اس بات پر گواہ ہے۔

وانه لحب الخیر لشدید

وہ نیکی کو سخت چاہنے والا ہے ـــــ یعنی علیؑ

سورۃ الحکم

ثم لتسئلن یومئذٍ عن النعیم

پھر اس روز تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

فرمایا ـــــــ وہ نعمتیں ہم لوگ ہیں جن کا ذکر خدا نے کیا ہے، پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کو پڑھا۔

وَاذ تقول للذی انعم اللّٰہُ علیہ وَ انعمت علیہ
امسک علیک زوجکَ وَاتق اللہ وتخفی فی نفسک
ما اللہ مبدیہِ وَ تخشی النّاس واللہ احقُّ
اَن تخشٰہُ ط

اور (اے رسولؐ) جس وقت تم اس سے جس پر اللہ نے بھی احسان کیا تھا۔ اور تم نے بھی احسان کیا تھا۔ یہ کہہ رہے تھے کہ تو اپنی زوجہ کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے، جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور تم لوگوں (کی بدگوئی) سے ڈرتے تھے۔ حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرا کرو"

حنان بن سعید سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے بتایا کہ میں جعفر بن محمدؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ کھانا آیا۔ میں نے کھانا کھایا۔ میں نے ایسا کھانا پہلے کبھی نہیں کھایا تھا فرمایا سدیر کھانا کیسا تھا؟

عرض کیا ـــــــ میں نے ایسا کھانا پہلے کبھی نہیں کھایا اور نہ آئندہ ایسا کھانے کی توقع ہے۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میں رو پڑا۔

فرمایا ـــــــ سدیر روتے کیوں ہو؟

عرض کیا ـــــــ کتاب خدا کی ایک آیت یاد آگئی ہے۔

فرمایا ـــــــ کون سی آیت؟

عرض کیا ـــــــ ثم لتسئلنّ یومئذٍ عن النّعیم ـــــــ مجھے خوف ہے کہ کہیں اس کھانے کے بارے میں پوچھا نہ جائے۔

فرمایا ــــــ اے سدیر! اچھے کھانے، نرم کپڑے، عمدہ خوشبو کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ بلکہ یہ چیزیں ہمارے لئے پیدا ہوئی ہیں اور ہم خدا کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہمیں خدا کی اطاعت کرنی چاہیئے۔

انس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ تکلیف میں مبتلا تھے، مسکراتے ہوئے سر بلند فرمایا۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ ہنستے ہیں۔ فرمایا ــــــ ابھی میرے پاس یہ سورہ نازل ہوا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر آخر تک تلاوت فرمایا ــــــ

سورۃ الکافرون

جعفر بن محمدؑ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریمؐ پر یہ آیت نازل ہوئی

لولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیاء قلیلا اذاً لاذقناک ضعف الحیوٰۃ وضعف الممات۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں نے کہا ایک سال ہم آپ کے خدا کی عبادت کریں اور ایک سال آپ ہمارے معبود کی عبادت کریں۔ اس پر خدا نے اس آیت کو نازل فرمایا ــــــ

قل یآ ایھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد آخر سورہ تک

سورۃ الفتح

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب ہم کوئی چیز رسول اللہ سے کوئی بات دریافت کرتے تو مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کو بھیج کر دریافت کرتے، حضرت علیؑ، سلمانؓ فارسی، اور ثابت بن معاذ انصاری جب

آیت اذا جآءنصر اللہ والفتح (جب خدا کی نصرت اور فتح آئی، نازل ہوئی تو ہم سمجھ گئے کہ رسول اللہ کی موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ ہم نے سلمانؓ سے کہا کہ رسول اللہ سے دریافت کریں کہ آپ کے بعد ہمارا کون خلیفہ ہوگا۔ جہاں ہم پناہ لے سکیں سلمان نے خدمت میں حاضر ہو کر تین بار دریافت کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا۔ یہ دیکھ کر سلمانؓ ڈر گئے کہ رسول اللہ آپ سے ناراض ہو گئے ہیں ــــــــ پھر آنحضرتؐ سے سلمانؓ ملے تو فرمایا۔ تمہیں وہ بات بتاؤں جو تم نے دریافت کی تھی؟ عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ بتایئے۔ میں تو ڈر گیا تھا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ ــــــ فرمایا ــــــ

"اے سلمانؓ، میرے بھائی! میرا وزیر، میرے اہل میں میرا خلیفہ، میرے بعد سب سے بہتر، جو میرے قرض ادا کرے گا اور میرے وعدے پورے کرے گا۔ وہ امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔"

ابن عباس نے 'اذا جاء نصر اللہ والفتح' کی تفسیر میں فرمایا کہ ــــــ فتح سے مراد قریش وغیرہ پر فتح مراد ہے۔ فتح سے فتح مکہ مراد ہے ورایت الناس لوگوں کو دیکھے گا، یعنی قبائل کو دیکھے گا۔ وہ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے۔ اس سے قبل لوگ ایک ایک ہو کر اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ لوگ اب گروہوں کی صورت میں دین میں داخل ہوں گے۔ آپ انتقال کرنے والے ہیں۔ فسبح بحمد ربک اپنے رب کی تسبیح بیان کر یعنی خدا کے حکم سے نماز پڑھ واستغفرہ انہ کان توابا۔ خدا سے بخشش طلب کر وہ درگزر کرنے والا ہے۔"

سورۃ الاخلاص

ــــــ ابن عباس سے روایت ہے کہ قریش نے رسول اللہ سے سوال کیا، جن میں حسن بن مطعم، ابوجہل اور سرداران قریش

شامل تھے کہ اے محمدؐ! ذرا یہ بتایئے کہ آپ کا رب کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ لکڑی کا بنا اور لوہے میں سے کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ یہودیوں نے کہا کہ توراۃ میں خدا کے علامات تحریر ہیں، خدا نے یہ سورہ نازل کیا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ

کہو خدا ایک ہے اور بے نیاز ہے، صمد اس کو کہتے ہیں جو کھوکھلا نہ ہو اور لم یلد ولم یولد ہے، مشرکین نے کہا فرشتے خدا کی لڑکیاں، یہود نے کہا عزیز خدا کا بیٹا اور نصاریٰ نے کہا مسیح خدا کا بیٹا ہے اللہ تعالیٰ نے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد نازل کیا، خدا کا کوئی مثل، ضد، ند، مقابل نہیں ہے۔ اس کی کوئی شبیہ نہیں ہے ولا شریک لہ لا الہ الا اللہ۔

ابو جعفر علیہ السلام نے کہا کہ یہ تمام آیت مکیہ ہے۔

سورۃ الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

کہدو میں سپیدۂ صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ لبید بن اعصم یہودی اور ام عبداللہ یہودیہ نے سرخ، سبز اور زرد ریشم کے ہار میں گیارہ گرہیں دیکر بادام کے چھلکوں کی ڈبیہ میں ڈال کر مدینہ کی وادی کے ایک کنویں کی تہ میں پتھر کے نیچے ڈال دیا۔ اس جادو کا یہ اثر ہوا کہ آنحضرتؐ تین دن تک نہ کھا سکے نہ پی سکے۔ نہ سن سکتے تھے اور نہ ہی اپنی عورتوں کے پاس جا سکتے تھے۔ جبرائیلؑ سورہ معوذتین لیکر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا محمدؐ! کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ میری حالت آپ کے سامنے ہے۔ عرض کیا ام عبداللہ اور لبید بن اعصم

نے آپ پر جادو کر دیا ہے۔ آپ کو آگاہ کیا گیا کہ جادو کہاں کیا گیا ہے، جبرائیل نے اس سورت کو تلاوت کیا ——————

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل اعوذ برب الفلق

رسول اللہ نے ساتھ تلاوت کی جادو کی ایک گرہ کھل گئی جبرائیل لگاتار آیت تلاوت کرتے رہے اور ساتھ ہی رسول اللہ بھی تلاوت کرتے رہے آخر کار گیارہ کی گیارہ گرہیں کھل گئیں، آنحضرتؐ بیٹھ گئے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ کو جبرائیلؑ کی بتائی ہوئی بات سے آگاہ کیا اور فرمایا جاکر مجھے جادو کیا ہوا (ہار) لادو، علی علیہ السلام نے لاکر خدمت میں پیش کر دیا آنحضرتؐ نے اس کو توڑا اور پھر بند کر کے لبید بن اعصم اور ام عبداللہ یہودیہ کے پاس بھیج دیا۔ فرمایا تم لوگوں نے یہ کام کیوں کیا۔ رسول اللہ نے لبید کو بد دعا کی اور فرمایا کہ تم دنیا سے صحیح و سالم نہیں جاؤ گے۔ یہ شخص رئیس اور بڑا مالدار تھا

سورۃ الناس

قل اعوذ برب الناس ......

—————— "کہہ دیں لوگوں کے پیدا کرنے والے سے، لوگوں کے مالک سے، لوگوں کے خدا سے جس کا کوئی شریک نہیں، شیطان کے وسوسوں کے شر سے بچنے کے لئے پناہ مانگتا ہوں۔ جو لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے (ان میں سے) ایک جنوں میں سے ہے اور ایک آدمیوں میں سے ہے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب جادو ہوا۔ تو یہ دونوں سورتیں آپ پر نازل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ ان کے ذریعے پناہ مانگا کریں۔

صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

ونحن علی ذلک من الشاہدین ولا لک ربنا حامدین

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ
۲] علامہ مجلسیؒ
۳] علامہ ساغر حسین
۴] علامہ سید علی نقی
۵] بیگم و سید عابد علی رضوی
۶) بیگم و سید احمد علی رضوی
۷) بیگم و سید رضا امجد
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹) بیگم و سید سبط حسن
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱) بیگم و سید جبار حسین
۱۲) بیگم و مرزا توحید علی
۱۳) سید حسین عباس فرحت
۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵) سید انعام حسین زیدی
۱۶) سیدہ ممتاز بیرہ
۱۷) سیدہ رضویہ خاتون
۱۸) سید نجم الحسن
۱۹) سید مبارک رضا
۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱) بیگم و مرزا محمد ہاشم
۲۲) سید باقر علی رضوی
۲۳) بیگم و سید باسط حسین
۲۴) سید عرفان حیدر رضوی
۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲۶) سید ممتاز حسین
۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۲۸) سید محمد علی
۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۳۰) سید مظفر حسنین
۳۱) سید باسط حسین نقوی
۳۲) غلام محی الدین
۳۳) سید ناصر علی زیدی
۳۴) سید وزیر حیدر زیدی
۳۵) ریاض الحق
۳۶) خورشید بیگم